فہرست

نمبرشمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	حرف آغاز	1
2	تعارف وتقریظ	5
3	تقریظ	20
4	آغاز کائنات وآفرینش آدم (خلیفۃ اللہ)	23
5	تلاوت الوجود	26
6	حمد باری تعالیٰ	30
7	توحید الٰہی	31
8	ہوالظاہر	32
9	نقشِ حیات کائنات	32
10	رباعیات	33
11	فناوبقا	34
12	پہرہ تھا میخانے میں	34
13	ضربِ مومن	34
14	جرائیلی صفتِ الیہ	35
15	کائناتی جوہراورروح وتن	35
16	تقدیراورجبروقدر	36

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
17	نور مجسم	36
18	محبوب کبریا پہ درود و سلام ہو	37
19	نور ہے کوئی یا مشت خاک ہے بندہ تیرا	37
20	نور سے تخلیق ارض و سما ہے	38
21	رباعیات	38
22	نعت درِ شان مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	40
23	دل میں نبی نبی ہے	41
24	دل میں اللہ زباں پہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	42
25	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	43
26	شان خیر البشر	44
27	شاہ زمان دیکھ مصور کا کمال	44
28	ہدیہ عقیدت (از اہل سنت و جماعت)	45
29	محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اللہ کو ہی پوجتا ہوں	45
30	بارگاہ رسالت	46
31	ذرے ذرے میں بسی ہے بوئے سید الانبیاء	46
32	ہم کو سہارا ہے مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا	47

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
33	نعت (ذکر محبوب خدا)	48
34	مومنو صلِّ علیٰ کا بھی تو مطلب سمجھو	49
35	ناقصاں را پیر کامل	50
36	در شبِ معراج بر براق رفت اُو عرش بریں	51
37	میں ہوں راز تعمیر ارض و سما کا	52
38	جام رحمت	52
39	جہاد نفس	53
40	دریا ہے حباب اندر	54
41	رباعی	54
42	پوشیدہ ہم سے عالم کون و مکان نہ تھا	55
43	وہ تیرا ہی تو گھر نکلا	55
44	نکالیں دوسروں کے عیب جو خود بیں نہیں ہوتے	56
45	ازل میرا ابد میرا	57
46	تیری بزم کی رونق تھا	58
47	کیوں مجھے آپ نے دیوانہ بنا رکھا ہے	59
48	خود شناسی خدا کا عرفان ہے	60

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
49	ساقئ میخانہ	60
50	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	61
51	سلام	62
52	لے جا سلام میرا	62
53	سید یہی تو چارہ ہے	64
54	رباعی شان علی المرتضیٰ	64
55	مشکل کشا علی	65
56	رباعی	65
57	مرثیہ	66
58	مرثیہ سید الشہدا امام حسینؓ	67
59	نماز عشق یوں ادا ہو رہی ہے	67
60	کیوں بندا یار نا بینا	68
61	نوید جمہوریت	69
62	تغیّر و تفکّر	70
63	تعمیر نو کے واسطے اجتہاد چاہیے	71
64	منشور دین حق	71

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
65	مومنین کا معراج	72
66	تکمیل عبدیت	72
67	جنت کا حقدار کون	72
68	نذرانہ عقیدت	73
69	سالک کے مراحل عمل	74
70	چہار منازل تصوف و یقین کامل	74
71	علم و عمل	74
72	حالت وجد و وجدان	74
73	علم و اخلاص مع اللہ	75
74	ذکر نفی و اثبات کلمہ طیب	75
75	جاہل عالم	75
76	جِت کے ہرن دا مُل ہیرا	75
77	حسرت ناتمام	76
78	سفر ناتمام	76
79	علمائے ظواہر کو دعوتِ فکر	76
80	دیدار الٰہی	76

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
81	آدمی خوش نصیب ہوتے ہیں	77
82	ہر کلی میں ہے تیری رعنائی	77
83	زہے نصیب	78
84	درد بھرا افسانہ	78
85	زلفِ برہم	79
86	تکمیل ولایت	79
87	وحدت الوجود وحدت الشہود	79
88	دُعائے فقیر	80
89	تصوف کے چار حروف میں ولایت مضمر ہے	80
90	حد اور بے حد کون ہے احد	81
91	صلوٰۃ دائمون	81
92	نابود ہیں تو یا بود ہے تو	82
93	دو نصائح	83
94	سچا بول	83
95	اَلآنَ کَمَا کَانَ	84
96	تاویل عرفان القرآن	84

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
97	مدح سلطان العارفین (بابا پیر محمد حسین)	87
98	یادِ رفتہ	88
99	منقبت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری (بطرز قوالی)	89
100	مدح خواجہ معین الدین چشتی اجمیری	90
101	منقبت خواجہ غریب نوازؒ	91
102	حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری عرس گزار بدرگاہِ غوث اعظم	92
103	غوث اعظم کے حضور نذرانہ عقیدت	92
104	سکھوں کی دعوت پر لندن کے گوردوارے میں پڑھی گئی سیاسی نظم	93
105	سنہری اصول تندرستی اسلامی طب	94
106	اسلامی افکار	95
107	اسلامی تصوف پر فکری نظر	97
108	اقوالِ زریں	99
109	اپنا محاسبہ کیجئے	104

حقوق بحق پیر شاہ زمان ٹرسٹ محفوظ ہیں

نام کتاب: رازِ دل

مصنف: سلطان العرفا شیخ التصوف اسلام پیر محمد شاہ زمان سید

پروف ریڈرز: خلیفہ محمد عثمان فاروق (ایم ایس سی)

محمد فاروق نورنگ آبادی (شاعر)

کمپوزر: حکیم خلیفہ مقصود احمد چشتی

ناشر: خلیفہ محمد عثمان فاروق (شاہ زمان ٹرسٹ)

اشاعت سوئم: نومبر 2018ء

تعداد: 1000

مطبوعہ: وقاص پرنٹنگ پریس امین پور بازار، فیصل آباد

کتاب ہذا ملنے کا پتہ

1- سید مجتبیٰ، آستانہ عالیہ شاہ زمان سید۔ 104 بی مسلم پارک، پیپلز کالونی، فیصل آباد

2- خلیفہ محمد عثمان فاروق چشتی MC-1811 عظیم پورہ، شاہ فیصل ٹاؤن، کراچی

3- خلیفہ ڈاکٹر محمد رمضان چشتی MC-1397 گلی 3، مین بازار عظیم پورہ کراچی

(دائیں) اعلیٰحضرت پیر شاہ زمان سید مع برادرِ خورد (بائیں) پیر اسلم شاہ، مریدین و وابستگان

حرف آغاز

کوئی دین یا مذہب روحانیت کے بغیر ایک تاریخ بن کر رہ جاتا ہے مختلف مکاتب فکر نے خالق ومخلوق میں قربت اورنسبت کو عقلی دلیلیں دے کر اہل ایمان کو شک وشبہ میں ڈال رکھا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن میں آیات تنزیہ وآیات تشبیہ بکثرت ملتی ہیں۔ اسلامی تصوف کا مقصد اور ماخذ کتاب اللہ اور سنت کی روشنی میں تزکیہ نفس وتصفیہ قلب، الاخلاص فی العبادہ ،محویت فی الحق اور خلق وحق کے مقام کا حصول ہے یعنی خَلق کے ساتھ خُلق اور حق کے ساتھ صدق کا نام ہے۔

دنیائے روحانیت میں عرفان خداوندی کو مرکزیت کا مقام حاصل ہے۔تصوّف کی غرض ونمائت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اوراس کے محبوب نبی ﷺ کی محبت واتباع، زہدو تقویٰ ،توکل، اخلاص اوراحسان نصیب ہو اس لیے اسلامی تصوف قرآن سے الگ چیز نہیں ہے بلکہ قرآن مجید میں بعض مقامات پر کاملین ،مومنین ،علم وعرفان میں اعلیٰ وارفع مقام رکھنے والے متقین عارفین اللہ کی صفات کا ذکر ہے ۔ اسلامی تصوف یہ ہے کہ دنیا کے معاملات میں مصروف کار رہتے ہوئے قلب وباطن رب کی یاد سے غافل نہ ہو بقول مولانا جلال الدین رومی۔

بظاہر درمیاں بازار باشم   بباطن ہمہ را آں یار باشم

بسا اوقات صوفیا اکرام اہل تصوف اپنی روحانی کیفیات میں اسقدر کھوجاتے ہیں کہ گوشہ نشینی کو ترجیح دیتے ہیں۔ مجدّد الف ثانی نقشبندؒ فرماتے ہیں کہ اگر جمعہ کی نماز باجماعت کا حکم نہ ہوتا تو میں گھر سے باہر نہ نکلتا صوفی اپنی انفرادی تجربہ گاہ سے واپس آنا نہیں چاہتا کیونکہ اس کی روحانی تجربہ گاہ آخری مقام ہوتی ہے۔اُسے دنیاوی معاملات کی

وجہ سے واپس آنا پڑتا ہے۔ ہمارے چشتیہ صابریہ سلسلہ تصوف کے ایک صوفی بزرگ حضرت داؤد گنگوہی فرماتے ہیں کہ محمد عربی ﷺ افلاک کی بلندیوں پر پہنچ کر اپنے رب سے ہمکلام ہو کر واپس آ گئے خدا شاہد ہے کہ میں اسی مقام پر پہنچ جاتا تو کبھی واپس نہ آتا بیشتر صوفیا اکرام عارفین اللہ نے شاعری کو اپنی الہامی ،روحانی ،فکری کیفیات اور تعلیمات کا ذریعہ اظہار بنایا اور اللہ سے اہل اللہ تک مکمل روحانی تعلیمات پیش کیں۔ چنانچہ مجھے بھی اپنے احساسات ونظریات صوفیانہ افکار، جذبات قلبی ،وارداتِ محبت اور مشاہدات حقیقت کے اظہار کیلئے نثر کے علاوہ شعرگوئی پسند آئی۔ جو کچھ محسوس کیا شاعری کی آسان زبان میں بیان کر دیا۔

ہر شخص کو زندگی کے نشیب وفراز سے گزرنا پڑتا ہے۔ کچھ ایسی ہی زندگی کی مشکلات سے گزرنا پڑا 1947ء میں تقسیم ہندوستان پر اسلامی مملکت خداداد پاکستان کی طرف اپنی جائے پیدائش شاہ پور سیّداں ضلع ہوشیار پور ترک کر کے ہجرت کی اور اپنے والد کے ہمراہ فیصل آباد (لائل پور) میں سکونت اختیار کی۔ کالج کی تعلیم کے دوران سترہ سال کی عمر میں اپنے والد گرامی سے دست بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ نعتیہ اور نظم سے اُردو اور پنجابی زبان میں شاعری کا آغاز کیا۔ وحدت الوجود اور وحدت الشہود جیسے موضوعات پر اشعار تحریر کئے اور رباعیات قلمبند کر کے اپنے پیرو مرشد کی خدمت میں پیش کیں۔ مثلاً۔

شاہ زماں مصور کا کمال
پسِ تصویر چھپا ہو جیسے   (وحدت الوجود ہمہ اوست)
نہیں وہ کسی سے سبھی ہیں اُسی سے
ہمیں اپنی ہستی کا پردہ پڑا ہے   (وحدت الشہود ہمہ از اوست)

جو اسرار مخفی ہیں لوح و قلم میں
وہ ہیں عرش و کرسی میں ہفت و نہم میں
یہ سب شاہ زماں نُور کی منزلیں ہیں
حدوث و قدِم میں وجود و عدم میں

میری اوائل عمر کے عارفانہ اشعار والد محترم کو اسقدر پسند آئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو ولائتیں عطا کر دیں میری عبادات کا ثمر اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کر دیا اور تم ولایت جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرو گے اور غیر مسلم انگریزوں کو حلقہ بگوش اسلام کرو گے چنانچہ ولی کامل کی دعا قبول ہوئی۔ انڈسٹریل انجینئرنگ اور مینجمنٹ سروسز کنسلٹنٹ کے اعلیٰ منصب پر کام کیا۔ دینی تبلیغ اور اشاعت کا سلسلہ بھی جاری رکھا اب تک کئی غیر مسلم انگریز یورپین دست حق پر بیعت ہو کر مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں۔تقریباً 840 سال سے اسلامی تصوف کا سلسلہ چشتیہ جو خواجہ معین الدین ہندالولی چشتی سے چلتا آ رہا ہے والد محترم شیخ کامل کی روحانی وابستگی کی وجہ سے سلسلہ فیوض و برکات عام و خاص تک پہنچا اُن کے وصال کے بعد بطور سجادہ نشین وقت مقررہ پر دینی فرائض سرانجام دئے اور اپنے اسلاف بزرگان چشت کی دینی رہنمائی میں اسلامی تصوف کے اسرار و رموز کو سلیس نظم و نثر میں تحریر کیا اور یہ مشن جاری و ساری ہے کہ ہر ذرہ خاک جہاں نمائی جس نے اللہ کی معرفت حاصل کر لی اس نے حرص و ہوس کو ترک کر دیا اور رضائے الٰہی پر قناعت اور فقر کا راستہ اختیار کر لیا۔ صاحبِ حضور وہ لوگ ہیں جو ہمہ وقت مقام عبودیت میں ہوں۔ سربسجود رہنے کے باوجود یہ جانے کہ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ ہم نے تیری ایسی عبادت نہیں کی جیسا کرنے کا حق تھا۔ فرمانِ رسول ہے۔ کہ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ نہیں ہوتی نماز بغیر حضوری

قلب کے صاحبِ حضور کے سامنے جمالِ لامتناہی کی انتہا نہیں قلب میں سوائے اللہ کے کوئی مقصود و مطلوب نہیں ہوتا۔ کیونکہ کوئی خود بیں خدا بیں نہیں ہو سکتا اپنی ہستی موہوم سے نظر اٹھانی پڑتی ہے۔ طالب سالک ابتدا میں اپنی باطنی آنکھ سے بے خبر اور نابینا ہوتا ہے۔ جب حق کی طرف اس کی آنکھ کھلتی ہے تو صرف حق ہی کو دیکھتا اور سنتا ہے اور ماسوائے حق کو دل سے دور کر کے ہمیشہ کے لیے زندہ جاوید ہو جاتا ہے۔ لیکن اتباع رسول سے ہمیں حریت، عدل، استقامت، یقین محکم عمل پیہم کا درس بھی ملتا ہے۔ اس لئے فلسفہ اسلامی تصوف پر عمل پیرا ہونے کے باوجود میرا پیغام نوجوانانِ ملتِ اسلامیہ کو یہ ہے کہ۔

وہی جوش براہیمی دکھا دیں شاہ زماں مِل کر
نہیں بھاتے مجھے ہرگز بتان خانہ آذر
قمر کتنا ہی تاباں ہو ، رہے گی پھر بھی شب آخر
سحر ہوتی نہیں ہرگز طلوع جب تک نہ ہو خاور
عفتِ قلب و نگاہ اور تسلیم و رضا
ضربِ مومن لا الہ ہے شاہ زماں حق کی صدا

دعائے فقیر

چشم بینا نور ازل ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ دیکھے
پیر محمد شاہ زمان سیّد

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
ور حسابم را تو بینی ناگزیر
از نگاہِ مصطفی پنہاں بگیر
علامہ اقبال

﴿تعارف وتقریظ﴾

مدعائے تقریظ یہ ہے کہ مصنف کی تالیف وتصنیف کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ طالبانِ حق، غواصِ بحرِ طریقت وحقیقت قارئین کتاب کے مصنف کے نام کو زندہ رکھیں اور دعائے خیر سے یاد کرتے رہیں۔

اسلامی تصوف سے متعلق کتب کے عمیق مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہے کہ دنیا کی کوئی قوم کسی دور میں اخلاقی تربیت، علمی تحقیق، اصلاحِ نفس وقلب تعمیری اور صالح اندازِ فکر، خواہ ادبی ہو یا روحانی سے خالی اور بے بہرہ ورنہیں رہی۔ مختلف ادیان کے مصلحین اپنے مخصوص طریق اور انداز میں انسانوں کے فکر وعمل کی درستگی و اصلاحِ قلب ونظر کی پاکیزگی کیلئے کوشاں رہے۔ انسان فطرتاً خیر پر پیدا کیا گیا تاکہ بحیثیت خلیفہ اور نائب حق تعالیٰ وہ اپنے فرائضِ منصبی ادا کرے اور اپنے خالقِ حقیقی معبودِ یکتا کی غلامی، بندگی اور معرفت حاصل کرے۔ رب العزت کی دی ہوئی امانت کا امین بن کر تعلیمِ نبوت کی پیروی میں اللہ کے اخلاق و اوصاف سے اپنے آپ کو متصف بنائے۔ خدا نے انسان کو اپنی معرفت کا مکلف بنایا ہے اگر ہمارے اندر خدائے تعالیٰ شعورِ اعظم کی خودشعوری یا اس کی روح کے نوری جلوہ کا عکس نہ ہوتا تو ہم خدا کو پہچان نہ سکتے بلکہ اس کی عبادت بھی نہ کر سکتے کیونکہ خدا کو پہچاننے کیلئے خود کی پہچان ضروری ہے۔ صوفیائے کرام نے امام الاولیا حضرت علی المرتضٰے کَرَّمَ اللّٰہ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کے اس قول پر عمل کر کے تصوف کی منازل طے کیں اور ولایت کے اعلیٰ مقام پر پہنچے، مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ، گویا۔

اپنی پہچان کی خاطر رب نے مجھے تخلیق کیا ہو جیسے
لَا مَوجودَ اِلَّا اللہ ہر جا تیری ضیاء ہو جیسے
شاہ زماں دیکھ مصور کا کمال پس تصویر چھپا ہو جیسے

جو اسرار مخفی ہیں لوح و قلم میں وہ ہیں عرش و کرسی میں ہفت و نہم میں
یہ سب شاہ زماں نور کی منزلیں ہیں حدوث و قدم میں وجود و عدم میں

یہ اشعار ایسے ولی کامل کے ہیں جن کا تذکرہ مدعائے تقریظ ہے۔ دنیائے روحانیت میں عرفانِ خداوندی کو مرکزیت کا مقام حاصل ہے عرفانِ الٰہی بغیر عرفانِ قرآن ناممکن ہے۔ آباءِ آئمہ وامام الاولیاء حضرت علی المرتضٰے کَرَّمَ اللّٰہ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم عارفِ قرآن اور فقرا کے امام ہیں، آپ کا زریں قول مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ۔ جس نے اپنے نفس کی معرفت حاصل کر لی گویا اس نے اپنے رب کی معرفت حاصل کر لی۔ بے شک یہ قول قرآنِ مجید، فرقان حمید میں ارشادِ باری کا مفہوم ہے۔

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ

ترجمہ: عنقریب ہم ان اطرافِ عالم میں اور ان کے نفسوں (جانوں) میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے حتیٰ کہ اُن کو یقین ہو جائے کہ حق ہے۔

(حم السجدۃ: ۵۳)

یعنی جہاں تک ان پر آشکارا ہوجائے کہ (عرفان القرآن کی رو سے) خودشعوری ومعرفتِ الٰہی حق ہے۔ بحوالہ سورہ الذریات: آیت ۵۱، میں خود تمہارے نفوس میں ہوں، کیا تم نہیں دیکھتے یعنی اپنے باطن اور خارج پر غور نہیں کرتے۔ کشف المحجوب بعنوان تصوف مترجم معین الدین نعیمی صفحہ 31 میں حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری ؒ نے حدیثِ نبوی تحریر کی ہے:

مَنْ سَمِعَ صَوْتَ اَهْلِ التَّصَوُّفِ فَلَا يُؤْمِنُ عَلٰى دُعَائِهِمْ كُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْغَافِلِيْنَ۔ جس نے اہلِ تصوف کی آواز نہ سنی اور اس پر کان نہ دھرے اس کا شمار اللہ

کے نزدیک غافلوں میں ہوگیا۔

تحقیقی غور و فکر کرنے سے حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ تصوف تزکیۂ نفس صفائی قلب سے طالب سالک اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں پاک ہو کر بحیثیت ولی اللہ، اللہ کے دوستوں کی صف میں عجز و نیاز کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے، دنیا و مافیہا سے کٹ کر اللہ کا ہی ہو کر رہ جاتا ہے یعنی فنائے ذاتِ حق میں گم رہنا اس کیلئے باعثِ کیف و سرورِ طہور ہے۔

تجھی کو ڈھونڈنا دیکھنا اور تجھ میں گم رہنا
مقام معرفت اہل طریقت اسکو کہتے ہیں
یہی ہے شاہ زماں تکمیل عبدیت کہ سب عارف
صلوٰۃ دائمون کے سُکر میں ہی مست رہتے ہیں

اعلیٰحضرت شیخ الشیوخ تصوف اسلام سیدنا محمد شاہ زمان سید (مصنفِ کتاب ھذا) دینی و دنیوی تعلیم کے معراج سے یکساں طور پر ہمکنار ہیں۔ آپ قرآن کی روحانی، حکمیاتی، نفسیاتی، سائنسی، طبیعاتی، حیاتیاتی غرضیکہ علوم جدید کی تفسیرات اور تشریحات کے قائل ہیں۔ آپ نے اپنے والد گرامی سلطان العارفین بابا پیر سید محمد حسین شاہ گیلانی چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ سے سترہ سال کی عمر میں بیعت ہو کر عارفانہ شاعری کا آغاز کیا اور کالج کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے مرشد سے تصوف کے اسرار و رموز سے کماحقہ آگہی حاصل کی اور 23 سال کی عمر میں تصوف و سائنسی علوم کی روشنی میں ایک جامع کتاب بعنوان ''عرفانِ الٰہی'' تحریر کر کے 1954 میں پہلا ایڈیشن پیش کیا۔ علمائے کرام، مشائخ دین اور اہلِ قلم نے کتاب کو تصوف اور معرفت کی ایک مکمل روحانی دستاویز قرار دیا۔ تشنگانِ روحانیت کے ذوق وشوق کے پیشِ نظر 1965ء میں کتاب کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا جبکہ آپ کی عمر

34 سال تھی۔ آپ کے مرشد گرامی بابا جی جو تاج والی سرکار کے نام سے مشہور تھے نے وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے موضوع پر گفتگو کے دوران آپ سے وضاحتاً تبصرہ کرنے کو فرمایا تو آپ نے بلا تامل اپنے عرفانی اشعار میں اس پیچیدہ مسئلہ کو حل کر دیا۔

شاہ زمان مصور کا کمال   پسِ تصویر چھپا ہو جیسے

یہ ہمہ اُوست وحدت الوجود کی دلیل ہے۔ پھر مزید وضاحت کیلئے اپنی پنجابی میں تحریر کردہ نعت کا شعر پڑھا:

بے حد بے مثل جے کہندا زماں   کیوں اندر لُک لُک بہندا زماں
تُوں ہیں یا مَیں ہاں ایہہ دس کھاں   نابُود ہیں توں یا بُود ہیں توں
تیرا کیوں نائیں یار دیدار ہندا   جد ہر شے وچہ موجود ہیں تُوں

اور وحدت الشہود (ہمہ از اُوست) کی وضاحت ایک مصرع میں بیان کر کے داد ہی نہیں بلکہ دُعا لی، شعر حسبِ ذیل تحریر ہے:

نہیں وہ کسی سے سبھی ہیں اُسی سے   ہمیں اپنی ہستی کا پردہ پڑا ہے

(ہمہ از اُوست)۔ پھر وحدت الوجود اور وحدت الشہود پر ایک رباعی پڑھی:

خود کا احساس عالمِ وحدت الوجود ہے   حدِ فکر کی کثرت وحدت الشہود ہے
کائنات میں یہ تکثر بھی لا حدود ہے   کثرت میں حُسنِ ازل کی وحدت موجود ہے

اعلیٰحضرت بابا تاج والی سرکار آپ کا کلام سن کر اس قدر مسرور اور خوش ہوئے کہ فرمایا: شاہ زمان تم نے ہماری بیس سالہ عبادت کا صلہ لے لیا، اللہ نے تمہیں دو ولایتیں عطا کر دیں، آپ نے معصومانہ انداز میں دو ولائتوں کی وضاحت طلب کی تو سلطان العارفین بابا جی تاج والی سرکار نے فرمایا: آپ بحیثیت ہمارے نائب ولایت کے حقدار ہو اور دوسری ولایت برطانیہ جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرو گے اور غیر مسلم انگریزوں کو حلقۂ بگوشِ اسلام کرو گے۔ یہ

دُعائیں تیر بہ ہدف ثابت ہوئیں، آپ کے ہاتھوں کئی غیر مسلم انگریز مسلمان ہوئے ان کیلئے آپ نے انگریزی میں قرآن ،صوفی ازم و سائنس کتاب لکھی۔ علاوہ ازیں عقائد صحابہ، مجتہدین اور اولیائے کرام اور کئی ایک کتب مختلف موضوعات اسلام پر شائع کیں۔ 1989ء میں مینارِ معرفت اشاعتِ اوّل اور 2000ء میں اشاعت دوم شائع ہوئیں۔ 1999ء میں ٹرالفالگر اسکوائر لندن میں جلسۂ عام کے دوران انگریز نو مسلم شاگردوں میں انگریزی کتاب قرآن، صوفی ازم اینڈ سائنس تقسیم کی گئی اور تصوف سے حاضرین کو آگاہی دی۔ وائس پریزیڈنٹ و کنسلٹنٹ آف مینجمنٹ سروسز کے عہدہ سے فارغ ہو کر 2002ء میں عرفانِ الٰہی مع عرفان القرآن کا پہلا ایڈیشن شائع کیا جس کی تین مرتبہ اشاعت ہو چکی ہے۔ جو کتاب عرفانِ الٰہی کے عنوان سے 23 سال کی عمر میں تحریر کی تھی اس کا دوسرا ایڈیشن 1965 میں منظر عام پر آیا۔

فاضل مصنف نے نہایت خوش اسلوبی سے پیچیدہ مسائل اور موضوعات پر سیر حاصل تقاریر ہی نہیں بلکہ تحریری طور پر اسلام اور تصوف کو عام فہم کر دیا۔ آپ کی تصانیف، مقالہ جات کے مطالعہ اور زندگی کے معمولات گفتار اور کردار، اخلاص بالعمل سے حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ یقیناً آپ مدارج ولایت کے منتہائے کمال اعلیٰ درجہ و مقام اور روحانی مرتبہ پر فائز ہیں۔ قرآن کے عرفان، علمِ تصوف کے بحر بیکراں کے غواص ہیں۔ آپ کو طالبانِ سالکین شریعت فی الحقیقت کیلئے روشنی کا مینار کہنا بجا ہوگا۔ حضرت باواجی پیر سیدنا شاہ زمان سید کو ایک مفکر قرآن کی حیثیت سے علم باطن، تصوفِ اسلام پر اس قدر عبور حاصل ہے کہ ہر بات کا جواب قرآن اور حدیث کے عین مطابق دلائل سے دیتے ہیں تاکہ لاعلمی اور غلط فہمی کی وجہ سے قارئین کے سطحی اختلافات دور ہوں، حقیقی تصوف میں پابندِ شریعت و طریقت ہونے سے کسی کو انکار نہیں۔ نفس کی اصلاح، قلب کی صفائی، روح و جسم کی ظاہری اور باطنی پاکیزگی، نشونما کیلئے مؤثر ذریعہ علم تصوف اور روحانی تربیت ناگزیر

ہے۔ سماع کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: سماع حق مکاشفہ الٰہی کا فیضان ہے اور سماعِ نفس حجابِ حق کا ذریعہ ہے۔ روح ایک لطیف چیز ہے، خوش الحانی ترنم میں ایک لطافت ہے جو روح اور دل کو گداز اور نرم کر دیتی ہے، آپ محفلِ سماع میں سریلی آواز اور ترنم میں بامعنیٰ کلام سننا پسند فرماتے ہیں۔ اگر کوئی قوال خلافِ شریعت فی الحقیقت قول گا کر بیان کرتا ہے تو اسے روک کر درست کر دیتے ہیں۔ ایک مرتبہ عرس کی محفلِ سماع میں ایک قوال بار بار مصرع گا رہا تھا۔ "خدا عرش کا فرش پر آ گیا"۔

آپ سرکار نے اُسے روک کر فرمایا کہ اِس طرح بیان کرو۔

خدا خدا ہے، مصطفیٰ مصطفیٰ ہے — اللہ ہی جانے کون جدا ہے

اسی وقت پنجابی زبان میں ایک شعر لکھ کر دیا کہ حضور ﷺ کی شان کو گا کر سمجھاؤ۔

حد لگے تے بشر اے بے حد لگے تے نور — حدناں بے حد لگے تے احمد پاک حضور

جس حد توڑی چڑھیا سولی وانگوں شاہ منصور — شاہ زماں میرا اللہ احد دل توں ناہیں دور

آپ کے روحانی فیض سے ہزاروں لوگ فیض یاب ہوئے ہیں۔ سحر و آسیب زدہ مریضوں کو قرآنی کلامِ الٰہی سے دم پڑھ کر صحت یاب کر دینا، بے اولادوں کو بفضل خدا آپ کی دعا سے نرینہ اولاد عطا ہو جانا کرامت سے کم نہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ کی گفتگو کا ہر حرف کھلی کرامت ہے۔ جنات اور آسیب زدہ مریضوں کو ٹیلی فون پر دم کر کے جنات وغیرہ کو بھگا دینے کے بارے میں میرے استفسار پر فرمایا کہ حکم خدائے رب کریم کا ہوتا ہے، زبان گویائی بظاہر وجودی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ اپنے پاس بیٹھے خلفا کو حکم فرماتے کہ تصورِ شیخ کے ساتھ مریض پر دم کرو تو وہ صحت یاب ہو جاتا ہے۔

آپ کے ایک نہایت قابل خلیفہ ڈاکٹر رمضان سے ایک واقعہ سنا ہے کہ حضرت قبلہ عالم کراچی میں پی آئی اے کے ریٹائرڈ آفیسر انور صاحب کے گھر مدعو تھے، اُن کے کسی دوست کا ٹیلیفون آیا کہ اپنے پیر و مرشد سے میرے لیے دُعا کروائیں کہ کاروبار میں

بہت بڑی رکاوٹ آگئی ہے انور صاحب نے حضور سے دُعا کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا تم اپنی زبان سے کہہ دو کہ تمہارا کام ہو گیا۔ دوسرے دن سائل کا ٹیلی فون آیا کہ غیر متوقع ہونے والا کام ہو گیا ہے۔ آپ کے درویش صفت مرید انور صاحب نے حضور سے پوچھا کہ میرے کہنے پر اس کا اتنا اہم کام کیسے ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: تمہاری روحانی نسبت اپنے شیخ سے ہے اور تمہارے شیخ کی نسبت اللہ اور اس کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ ایسے ہی ایک مسیحائی کرامت کا اظہار چشم دید واقعہ سے متعلق ہے۔ حضرت کے برادرِ خورد دماغی چوٹ سے ہسپتال میں زیرِ علاج تھے، ایک ہفتہ کے بعد ڈاکٹروں نے ان کو مردہ قرار دے کر تجہیز و تکفین کا بندوبست کرنے کو کہہ دیا۔ میں حسبِ معمول حضرت صاحب کو مریض کی تیمارداری کیلئے لے کر ہسپتال گیا اور اچانک میرے دل میں خیال آیا کہ باواجی ایک دم پڑھتے ہیں تو مریض صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ وہی دم اپنے بھائی پر بھی کرتے، میں نے باواجی کو دم پڑھنے کو کہا تو حضور نے یونہی دم پڑھ کر آواز دی، آنکھیں کھولو تو مردہ مریض نے آنکھیں کھول دیں۔ نرسیں حیرانی سے پوچھنے لگیں کہ آپ روحانی معالج ہیں۔ فرمایا: روحانی معالج اللہ ہے، ہم نے تو اللہ سے مدد طلب کی تھی۔

حدیثِ نبوی حق ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں ولی اللہ بمنزلہ صفتِ نبی کے ہوں گے۔

ایک واقعہ قابلِ تحریر ہے کہ میری بیوی شادی سے قبل کسی ہوائی چیز آسیب وغیرہ سے خوف زدہ ہو کر بے ہوش ہو جاتی تھی۔ اس کے دو بڑے بھائی یونیورسٹی پروفیسر حضرت قبلہ عالم باباجی کے مرید ہیں۔ ان کی درخواست پر باواجی گھر تشریف لائے اور مریضہ کو دم کیا تو مریضہ صحت یاب ہو گئی۔ آئندہ حفاظت کیلئے روحانی تعویذ عطا فرمایا۔ شادی کے بعد ہم دونوں نے لندن میں باواجی کے گھر پر رہائش پذیر ہونے کا فیصلہ کر لیا تا کہ آپ کی صحبت میں رہ کر دینی و روحانی فیض سے مستفید ہوں۔ باواجی نے ازراہِ کرم میرے ذوق و شوق اور روحانی مزاج و میلان کو دیکھ کر مجھے اپنے خرقہ خلافت کیلئے منتخب کر کے ہدایت فرمائی کہ خود کو اس روحانی منصب کیلئے تیار کرو۔ ایک دفعہ میرے سوال پر آپ نے فرمایا۔

" جب انسان خود کو اللہ کے سپرد کر دیتا ہے تو اللہ اپنے بندے کے کام اپنے سپرد لے لیتا ہے "۔ یہ فیوض و کرامات من جانب اللہ تعالیٰ ہیں۔ جس نے انسان کو اپنے نائب اور خلیفہ بنا کر مسجودِ ملائک اور اشرف المخلوقات کی خصوصیات سے سرفراز فرمایا۔ لہٰذا لازم ہے کہ انسان رب العزت کے عطا کردہ منصب اور انعام کے خود کو اہل بنائے۔

فرشتوں سے بڑھ کر ہے انسان بننا   مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

بسا اوقات آپ کی روحانی گفتگو سے ایسا لگتا ہے کہ آپ بحیثیت مفکرِ قرآن، نائب سلطان العارفین اپنے والد کے علوم باطن کے حقیقی وارث اور ترجمان ہیں۔ آپ نے علمِ تصوف کے نہایت پیچیدہ اسرار و رموز کو نہایت آسان طریقہ اور خوش اسلوبی سے جدید علوم کی روشنی میں بیان کر دیا ہے۔

نقشہ جات اور تمثیلات قرآن و حدیث اور سائنسی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ علمِ تصوف جو قرآن کی روح ہے کوئی مفروضہ نہیں۔ دور حاضر کے تعلیم یافتہ اور اہل بصیرت لوگوں کیلئے آپ کی تصانیف مشعلِ راہ ہیں۔ قرآنی تصوف اور دورِ جدید کے سائنسی علوم میں مسلسل تحقیق و ترقی جاری ہے۔ سائنس نے کرۂ ارض کی حدود پار کر کے خلائے بسیط میں سیٹیلائٹس معلق کر رکھے ہیں۔ خلائی سیاروں کی گزرگاہوں میں خلائی سفر کر رہے ہیں، اسی طرح انسان بھی مردِ حق بن کر ارتقائی عمل و تحقیق کے میدان میں نئی منازل کی طرف گامزن ہے، شدت سے ایسی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ قرآن پاک کی تاویلات و تعبیرات کو دورِ حاضر کے علمی، سائنسی تقاضوں کے مطابق عوام الناس کے سامنے لایا جائے، قرآن کو محض ثواب کی خاطر نہ پڑھا جائے، بلکہ تحقیق و عمیق نظر سے قرآن کی روح تصوف کو سمجھا جائے اور اسے سائنسی علوم سے ہم آہنگ کیا جائے۔ وصال سے دو سال قبل 84 سال کی عمر میں باواجی سرکار کی کاوش قابلِ تحسین ہے کہ آپ نے قرآنِ مجید کے بحرِ بیکراں میں اپنے علمی اور روحانی ادراک سے غوطہ زن ہو کر عرفانِ خداوندی کے انمول گوہر نکال کر قلم بند کر کے کتاب: قرآن، سائنس و تصوف کو ورقہ قرطاس پر لائے۔

نظر کوئی آئے چہرہ نورانی   عشقِ اویسی کا جذبۂ ایمانی

کہاں شاہ زماں ہیں تصوف کے بانی رومی غزالی، جنید الف ثانی

آپ فرماتے ہیں کہ میں تین سال کی عمر میں سخت بیمار ہو گیا تو والدہ محترمہ نے میرے والدمحترم سرکار خواجہ پیر محمد حسین تاج والی سرکار کو حضرت علی احمد صابر جو حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر کے بھانجے اور روحانی خلیفہ بھی تھے کے سالانہ عرس کی صدارت کیلئے سفر کا ارادہ ملتوی کرنے کو کہا تو آپ نے فرمایا لاکھوں عقیدت مند تشنگانِ تصوف کو محروم کرنے والی بات ہے، بیمار بچے کو ساتھ لیے چلتے ہیں، علی احمد صابر کسی روحانی طبیب سے کم نہیں۔ ضلع سہارن پور انڈیا میں کلیر شریف پہنچے اور مجھے علی احمد صابر پیا کی تربت مبارک کے ساتھ لٹا کر حجرہ میں زادِ سفر رکھنے چلے گئے، اسی دوران میرے پاس ایک دبلا پتلا سفید پوش بزرگ آیا اور میرے شکم پر مسلسل ہاتھ پھیر کر مجھے سلا دیا۔ بابا جی واپس آئے اور حجرہ میں لے گئے، شام کے وقت مجھے حاجت ہوئی تو پیٹ سیاہی مائل غلاظت سے ایسا صاف ہوا کہ میں عمر بھر بیمار نہ ہوا۔ رات کو باوا جی نے مزارِ مبارک پر حاضری دی اور کشفِ قبور کر کے علی احمد صابر کے مثالی وجود سے ملاقات کا شرف حاصل کیا تو علی احمد صابر پیا نے فرمایا: آپ کے فرزندِ ارجمند کو حکمِ الٰہی سے روبصحت کر دیا ہے، اسے پاک وصاف غذا دینا اور بدبو سے دور رکھنا۔ اعلحضرت نے ہمیشہ ان دو باتوں کو ملحوظِ خاطر رکھا۔

دوسرا دلچسپ واقعہ کالج کی تعلیم کے دوران پیش آیا۔ آپکے والد اپنے مریدین کو ملنے دو ماہ کے دورہ پر روانہ ہوتے وقت موسمِ گرما کی دو ماہ کی تعطیلات کیلئے کالج کی فیس دینا بھول گئے اور آپ کو بھی مانگنے کی عادت نہ تھی، لہٰذا کالج کی دو ماہ کی فیس ادا نہ ہو سکی۔ فیس کی عدم ادائیگی کی وجہ سے کالج سے خارج کر دینے کا نوٹس بورڈ پر پڑھ کر پریشانی ہوئی تو کالج کے پرنسپل صاحب سے جب لیٹ فیس جمع کروانے کی مہلت مانگی تو پرنسپل صاحب نے آفس سے میرا تعلیمی ریکارڈ منگوا کر دیکھا کہ میں ہر مضمون میں اوّل آیا تھا، اس بنا پر بقایا دو

سال گریجویشن کیلئے فیس معاف کر دی گئی۔ جب اعلیٰحضرت باوا جی تاج والی سرکار اپنے دورہ سے واپس تشریف لائے تو آپ نے میرے سر پر دستِ شفقت پھیر کر کہا کہ ہم آپ کو فیس کی رقم دینا بھول گئے تھے تو آپ کا معاملہ خواجہ اجمیری معین الدین غریب نواز کے سپرد کر دیا تاکہ آپ کو کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ آپ نے عرض کی: باباجان! دو ماہ کے بجائے میری کالج کی فیس اب آخری دو سال کیلئے بھی معاف ہوگئی ہے۔

ایک اور دلچسپ واقعہ قابلِ ذکر ہے کالج کے جلسہ تقسیم اسناد کی تقریب پر طلبا کو سیاہ رنگ کا گاؤن (جبہ) پہن کر تقریب میں شامل ہونے کیلئے کہا گیا تھا۔ باوا جی نے فرمایا: میرا جبہ (گاؤن) پہن کر جاؤ اور ڈگری لے آؤ، انکار کرنے کی جرأت نہ ہوئی، دل میں خیال آتا تھا کہ اطلس اور سنہری تاروں سے کڑھائی کیا ہوا گاؤن (جبہ) دیکھ کر کالج کے طلبا کیا کہیں گے۔ بہر حال اپنے بزرگوار مرشد کے حکم کی تعمیل کی یہ سنہری کڑھائی کیا ہوا نہایت قیمتی جبہ (گاؤن) جو بہاولپور کے نواب خاقان عباسی نے بطورِ تحفہ بھجوایا تھا اور آپ کے دیوان میں عرفانی حکایات کو کتابچہ کی صورت میں چھپوا کر عوام الناس میں تقسیم کرنے کی اجازت بھی طلب کی تھی۔ اس واقعہ سے ایسا لگتا ہے کہ آپ کی صوفیانہ خرقہ پوشی کی رسم تو اوائلِ عمر میں ہی ادا ہوگئی اور آپ دنیاوی اعلیٰ منصب پر فائز ہوتے ہوئے قصرِ شاہی میں فقیری کا سلیقہ سکھا دیا اور تمام تر منازلِ تصوف طے کروا دیں کہ کیسے بندۂ مومن خود شعور ہو کر خدا آشنا ہو جاتا ہے۔

تصوف کیا ہے خدا آشنائی   مومن کی زد میں ساری خدائی

میرے استفسار پر آپ نے اس شعر کی تشریح بیان کی کہ جب بندۂ مومن فقر کے درجۂ کمال تک پہنچ کر اللہ کا ہی ہو جاتا ہے تو اللہ اپنے بندہ کو اپنا رفیق اور محرم راز بنا لیتا ہے

بمطابق حدیثِ نبوی (اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ) کا مفہوم یہ ہے۔

صاف کہہ دوں گا کسی نے گر پتہ پوچھا تیرا
آپ کا محرم ہوں میں مجھ سے ہے چرچا تیرا
کھو گئے وہم و گماں میں جو جدا تجھ سے ہوئے
ان کو شہرِ دل کی جانب نہ ملا رستہ تیرا

کتاب "قرآن سائنس وتصوف" کی تحریر کرتے وقت آپ اکثر رات کے ایک بجے تک بیدار رہتے۔ 84 سال کی عمر میں کتاب کا مسودہ تیار کرنا بڑی ہمت اور عزمِ صمیم کی دلیل ہے۔ نظریۂ وحدت الوجود اور وحدت الشہود پر آپ نے نہایت خوش اسلوبی اور دلائل کے ساتھ بیان کیا تو میں نے فرمائش کی کہ وحدت الوجود کا مضمون اس کتاب میں شامل ہونا چاہئے، لہٰذا آپ نے اپنی پہلی کتاب عرفانِ الٰہی میں تحریر شدہ مضمون وحدت الوجود پڑھ کر سنایا اور فرمایا: اس مضمون کو دوبارہ سائنسی حوالے سے اس نئی کتاب قرآن، سائنس و تصوف میں شامل کریں گے، اللہ تعالیٰ کے فضل اور باباجی کی صحبت اور سرپرستی کے طفیل یہ فقیر اس کوشش میں کامران ہوا اور باباجی سے دعا لی۔

20 نومبر 2017 (پہلی ربیع الاول 1439ھ) کو 86 سال کی عمر میں اعلی الصبح آپ نے اس دار الفانی کو خیر آباد کہا اور خالق حقیقی سے جا ملے۔ میرے لیے یہ واقع قیامت صغریٰ سے کم نہ تھا، خیر جوں توں کر کے خود کو سنبھالا اور آپ کے جسد خاکی کو پاکستان لانے کا بندوبست کیا۔ میں ان سب چاہنے والوں کا بے حد مشکور ہوں کہ جنھوں نے اس دوران میری ڈھارس بندھائے رکھی۔ پہلی نماز جنازہ 24 نومبر 2017 کو بعد نماز جمعہ لندن میں الفورڈ کی جامع مسجد البرٹ روڈ میں ادا کی گئی۔ 26 نومبر (7 ربیع الاول

1439ھ) کو میں اور برادر آصف الرحمٰن آپ کا جسد مبارک لے کر پاکستان پہنچے۔ دوسری نماز جنازہ بعد نماز ظہر آپ کے گھر پیپلز کالونی فیصل آباد میں آپ کے گھر کے سامنے واقع گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ تیسری نماز جنازہ اسی دن بعد نماز عصر چک نمبر 337 جو کہ صاحب چک کے نام سے مشہور ہے کی جنازہ گاہ میں ادا کی گئی۔ بعد نماز جنازہ وقت مغرب سے کچھ دیر پہلے آپ کے جسد خاکی کی تدفین کر دی گئی۔

موت ہے وصل حبیب اولیاء اللہ کے لیے   یوم آخر تو میرے جینے کا ساماں ہوگا

آپ کا روضہ مبارک آپ کی اراضی جو کہ صاحب چک کی جنازہ گاہ سے متصل آپ کے چچا سید عباس شاہ کے دربار کے ساتھ موجود ہے پر واقع ہے۔ آپ عرصۂ حیات اپنے مرشد گرامی باواجی پیر سید محمد حسین تاج والی سرکار کے نائب کی حیثیت سے انکے سالانہ ختم خواجگان و عرس کا اہتمام 12 اور 13 ربیع الاول کو کرتے اور سب انتظامی امور خود ترتیب دیتے رہے۔ خود آپ کے سالانہ ختم خواجگان و عرس کی تاریخ اتفاق رائے سے 11 ربیع الاول طے کی گئی ہے جس میں اس امر کو ملحوظ خاطر رکھا گیا کہ دور افتادہ جگہوں سے آنے والے مریدین و تشنگان حق آپ اور آپ کے مرشد باواجی تاج والی سرکار کی محافل عرس و ختم خواجگان میں یکے بعد دیگرے شریک ہوسکیں۔ وصال سے ایک سال قبل 2016 میں باباجی نے حج بیت اللہ ادا کیا اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوئے، فقیر کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس پاک سفر میں آپ کی معیت نصیب ہوئی اور خدمت گزاری میں ہمہ وقت حاضر رہنے کا شرف حاصل ہوا۔

آپ کی شخصیت میں ایسی جاذبیت تھی کہ ہر کوئی پہلی ملاقات میں آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ آپ دھیمے لہجے میں فصیح و بلیغ گفتگو فرماتے، دورانِ گفتگو اکثر شعر پڑھتے۔ آپ کی

طبیعت میں نرم خوئی اور عاجزی کا عنصر غالب تھا مزاج میں ٹھہراؤ اور شگفتگی عیاں تھی۔ مریدین اور ارادت مندوں کے گھر خود تشریف لے جاتے اور بیشتر اوقات ٹیلی فون پر حال دریافت کرتے۔ دورانِ طعام اگر کسی کا فون آجاتا تو کھانا چھوڑ کر فون سنتے۔ آپکو اپنے والد صاحب و مرشد باواجی پیر سید محمد حسین تاج والی سرکار سے بے حد عشق و عقیدت تھی ہر مجلس اور خاص و عام کے آگے اسکا برملا اظہار بھی فرماتے۔ والد گرامی کو ہمیشہ مرشد اور سلطان العارفین کی حیثیت سے یاد کرتے۔ اکثر مریدین کو تلقین فرماتے کہ مرید صادق کی ذمہ داری ہے کہ اپنے مرشد سے محبت اور عقیدت رکھے اور میں نے خود کو اپنے مرشد پاک میں فنا کر دیا ہے۔ زیابیطس اور عارضہ قلب لاحق ہونے کے باوجود کبھی پشیماں نہیں ہوتے، دوا کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا ضرور کہتے۔ نہ غصہ کرتے نہ کسی سے بدظن ہوتے۔ بیمار افراد اور بچوں سے خصوصاً شفقت سے پیش آتے۔ چہرے پر ہمیشہ ہشاشیت کے آثار نمایاں رہتے۔ اللہ تعالیٰ سے والہانہ عشق و محبت رکھتے تھے اکثر فرماتے میرا دل اللہ سے بہت راضی اور مطمئن ہے۔ گویا آپ کی اعلیٰ اقدار اور بلند پایہ سیرت میں اخلاق مصطفویؐ کی جھلک نظر آتی تھی۔

دو طرفہ عشق کا یہ تعلق ہے قرب اللہ   اللہ پہ بندہ راضی بندے پہ اللہ راضی

مجھ ناچیز سے بے حد محبت اور شفقت فرماتے، رات کے کھانے پر ہمیشہ انتظار کرتے اور ساتھ بیٹھ کر تناول فرماتے۔ میں باباجی سے پیچیدہ معاملات میں مشورہ کرتا، آپ تحمل اور انتہائی شفقت سے بات سن کر جواب ارشاد فرماتے، کبھی خود بھی مشورہ کر لیتے۔ دورانِ مجلس مجھے اپنے قریب بٹھاتے۔ سائنسی علوم میں بے حد دلچسپی رکھتے اور اکثر مجھ سے سائنسی مضامین پر گفت و شنید بھی کرتے۔ مجھ سے اکثر میری جاب (ملازمت) کے بارے

میں دریافت کرتے۔ ایک مرتبہ میں نے آپ سے سوال کیا کہ نفس کو تابع کرنے کا کوئی نسخہ بتائیے تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ نفس ایک اڑیل اور ضدی گھوڑے کی مانند ہے اس کو تابع کرنا راہ طریقت کا دشوار ترین عمل ہے طالب سالک کی اپنے مرشد سے جس قدر محبت اور عقیدت ہوگی اور جس قدر تصور شیخ کامل ہوگا اس قدر سالک کو اعمال صالح کرنے کی توفیق نصیب ہوگی، جوں جوں انسان میں روحانی قوت کا غلبہ ہوتا جاتا ہے انسانی نفس مدارج طے کرتا ہوا نفس امارہ (نفس حیوانی) سے نفس مطمئنہ ہوکر مکمل طور پر اطاعت الٰہی میں مطمئن ہوجاتا ہے۔ ازرائے شفقت اکثر مجھ سے فرماتے "میں جانتا ہوں آپ مجھ سے بے پایاں محبت رکھتے ہیں، آپ تو یقیناً میری قبر پر آیا کروگے اور آپ نے میرا مشن بھی آگے چلانا ہے"۔ میرے لیے آپ کی نیک سیرت اور کردار مشعل راہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ مجھے آپ کے نقش قدم پر چلائے۔

اب میکدے میں مینا و ساغر اداس ہیں   ساقی کہاں ملے گا پھر شاہ زماں کے بعد

کتاب ھذا آپ کے اردو، پنجابی، فارسی اور انگریزی اشعار کے مجموعے کا جدید ایڈیشن ہے۔ اس ایڈیشن میں آپ کے نئے کلام کے ساتھ ساتھ اردو اور انگریزی حصے میں نئے مضامین بھی شامل کیے ہیں۔ اس کتاب کی تدوین و ترتیب آپ نے وصال سے چند ماہ قبل شروع کی تھی۔ انگریزی حصے میں منازل تصوف کے جدول کا انگریزی میں ترجمہ کرنے اور دیگر مضامین کی پروف ریڈنگ اور کانٹ چھانٹ کرنے کی ذمہ داری آپ نے اس فقیر کو سونپی تھی۔ باباجی اس کتاب کی اشاعت کا ارادہ 2017 میں رکھتے تھے لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا اب اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ذمہ داری اس فقیر پر عائد ہوتی تھی۔ کتاب کے منظوم حصے کی پروف ریڈنگ میں اور والد صاحب (محمد فاروق نورنگ آبادی) نے مل کر انجام دی۔ والد صاحب خود بھی شاعر ہیں اور باباجی سے والہانہ عقیدت بھی رکھتے ہیں۔ کتاب کے تمام غیر منظوم حصے کی پروف ریڈنگ کرنے کا کام فقیر نے

سلطان العرفا قطب زمان پیر سید شاہ زمان معہ صاحبزادہ کیپٹن نعیم الزمان سید (بی ایس سی۔ بی ایڈ)

سلطان العرفا قطب زمان پیر سید شاہ زمان معہ خلیفہ محمد عثمان فاروق (ایم ایس سی)

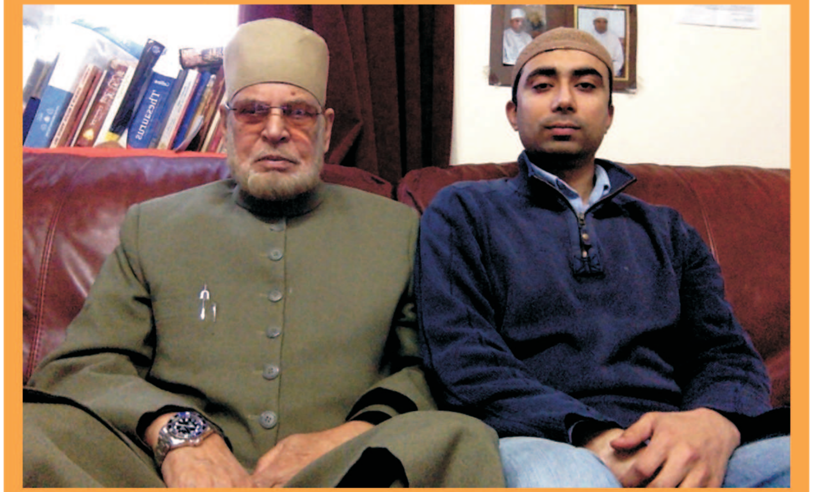

انجام دیا۔قارئین سے التماس ہے کہ اگر کسی قسم کی غلطی دیکھیں تو ازراہ کرم اسکی نشاندہی فرما دیں۔مزید برآں میرے لیے اس کتاب کی اشاعت نہ صرف باعثِ ثوابِ دارین ہے بلکہ باباجی کے مشن کو آگے بڑھانے کی کاوش بھی ہے۔آپ نے ہمیشہ کوشش کی کہ اسلامی معاشرہ کے تمام افراد تصوف کے بنیادی اصول: تزکیۂ نفس اور صفائے قلب کے ذریعہ خصائلِ حمیدہ سے متصف ہوکر اختلافی مسائل سے قطع نظر باہمی محبت واخوت کا روحانی نظام قائم کریں۔

میری دعا ہے اللہ تعالیٰ عالمِ اسلام کو دینی، اخلاقی اور روحانی تعلیمات پر عمل بااخلاص کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری
من تو شدم تو من شدی، من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

امین ثم امین وما توفیقی الا باللہ
خاک پائے صلحاوعرفا
خلیفہ محمد عثمان فاروق
ایم ایس سی (لندن)

﴿تقریظ﴾

میرے بے حد مشفق دوست اور نہایت محترم اور علم وفن کے قدردان پیر محمد شاہ زمان سیّد کے صوفیانہ اشعار کی یہ کتاب ان کے فکر انگیز اور صوفیانہ افکار وخیالات کا حسین مرقع ہے انہوں نے اپنے احساسات اور نظریات کے اظہار کیلئے شاعری کو پسند فرمایا تاکہ شعر وادب کے رسیا لوگ اس ذریعہ ابلاغ سے تصوف ومعرفت کے حقائق ومعارف سے آگاہ ہوسکیں اس کتاب سے قبل وہ اپنے اس محبوب موضوع کے بارے میں چند کتابیں اور پمفلٹ لکھ چکے ہیں ان کی دو کتابیں: اوّل ’’عرفان الٰہی معہ عرفان القرآن‘‘ دوئم ’’قران، سائنس وتصوف‘‘ (Quran Sufism & Science) لائق مطالعہ ہیں۔

ان کتابوں میں انہوں نے دل کھول کر قران حکیم کے حقائق تصوف اور سائنس کے امور کو بڑی خوبصورتی اور مہارت کے ساتھ بیان کیا ہے انہوں نے مختلف دلائل کے سہارے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ سائنس نے قرآن مجید اور تصوف کے علمی نظریات کی تائید و توثیق کی ہے ان کے عمیق مطالعہ سے یہ امر منکشف ہوجاتا ہے کہ قبلہ شاہ زمان سید صاحب کو شریعت اسلامیہ، تصوف اور علم وحکمت سے کتنا گہرا لگاؤ ہے۔

شاہ زمان سید صاحب کے والد (مرحوم) ومغفور اعلیٰحضرت بابا پیر سید محمد حسین شاہ تاج والی سرکار بہت بڑے ولی کامل گذرے ہیں انہوں نے آپ کے اندر بھی یہ جذبہ پیدا کردیا تاکہ وہ بھی مسلک شریعت وتصوف کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنا کر طالبان حقیقت محبت الٰہی کے اذہان وقلوب میں انقلاب برپا کردیں۔خدا کرے کہ ان کے ان پاکیزہ خیالات اور ایمان افروز احساسات سے زیادہ سے زیادہ لوگ فیض یاب ہوتے رہیں۔

ایں دعا ازمن و از جملہ جہاں آمین باد

اس میں کوئی شک نہیں کہ شاہ صاحب کی یہ کتاب ان کے افکار وجذبات کے

اظہار کا ذریعہ بن رہی ہے۔ آپ نے اپنی اس شعری تصنیف میں حمد، نعت، منقبت پر زیادہ زور دیا ہے حضرت علیؓ شیر خدا کے ساتھ آپ کو گہری عقیدت ہے۔ اس کتاب سے بخوبی عیاں ہے اس کتاب کا دوسرا حصہ ان کی انگریزی نظموں پر مشتمل ہے یہ بات بڑی خوش آئند ہے کہ انہوں نے اردو کی بجائے انگریزی میں اپنے ماضی الضمیر کو بڑے احسن اور جاذب انداز میں بیان کیا ہے اس امر سے انکار محال ہے کہ انسان سعی و عمل کی بدولت علمی اور ادبی ارتقاء کی منزلیں طے کرتا رہتا ہے نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ذریعہ اظہار کی بجائے خیالات کو زیادہ ترجیح دی جاتی ہے بقول اقبال:

الفاظ کے پیچوں میں الجھتا نہیں دانا غواص کو مطلب ہے صدف سے کہ گہر سے

محترم پیر شاہ زمان سید صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے خواص کے علاوہ عوام الناس کو بھی تصوف و معرفت کے اہم امور سے آگاہ کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے امید ہے کہ ان کا یہ شعری مجموعہ شعر و ادب کے گلستان کو زیادہ حسین اور جاذب بنا دیگا۔

فاضل مصنف کے کلام سے یہ بات بھی نکھر کر ہمارے سامنے آجاتی ہے کہ وہ ادب برائے زندگی کے قائل ہیں یہی وجہ ہے کہ انہوں نے انسان کی باطنی دنیا سے تعلق رکھنے والے حقائق کو بیان کرنے کی ہر ممکن سعی کی ہے ایسا ادب ہی قوموں کی فلاح و بہود اور ترقی کی راہیں کشادہ کیا کرتا ہے اس نقطہ نگاہ سے شعرائے کرام کی کاوشیں لائق تحسین بھی ہیں اور قابل تقلید بھی۔

میں توقع رکھتا ہوں کہ پیر شاہ زمان سید اپنے آئندہ شعری مجموعوں میں ملت ساز اور انسانیت نواز افکار و خیالات پر زیادہ سے زیادہ توجہ دیتے رہیں گے۔

پروفیسر محمد شریف بقا (ایم۔اے)
(مصنف، شاعر، محقق)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ اللّٰہ الذِّی عَلَّم بِا لۡقَلَم
عَلَّم الۡاِنۡسَانُ مَالَمۡ یَعۡلَمۡ
معلم القرآن نور مجسم
صلی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَسَلَّمۡ

آغازِ کائنات و آفرینش آدم (خلیفۃ اللہ)

اعلیٰحضرت سلطان العارفین پیر سید محمد حسین تاج والی سرکار کا عارفہ بیان۔

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنفُسِهِم ۗ مَّا خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ لَكَافِرُونَ ⑧

ترجمہ: کیا انہوں نے غور نہیں کیا اپنے دل میں کہ اللہ نے نہیں پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے مگر تدبیر (نظام حق) اور ایک مقررہ وقت کے دورانیے کے ساتھ) بیشک (کافر) لوگ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔ (الروم ۳۰۔آیت ۸)

آغاز کائنات سے قبل لَا تھا یعنی عما جو سفیدی مائل دخان دھوئیں کی مانند تھا۔

ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ (حم السجدہ ۴۱۔آیت ۱۱)

ترجمہ: پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہو اور وہ دھواں (سا) تھا۔

بہت قوت والی ذاتِ مطلق احدیت (الٰہ العالمین) كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا کا نقاب اوڑھ کر عما میں پوشیدہ تھی كَانَ اللهُ مَعَهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْئًا اَلْآنَ كَمَا كَانَ وہ خالقِ حقیقی واحد تھا ساتھ اُس کے کوئی اور شے نہ تھی وہ اب بھی جیسا تھا ویسا ہی ہے۔ جب اُسے (فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ) کا شوق ہوا کہ میں پہچانا جاؤں تو اُس ذاتِ باری کو مقام وحدت پر اپنے ہی نور پر کن کہنا پڑا تو مقام وحدیت پر اپنے جمالِ ذاتی و کمال صفاتی کا مشاہدہ کر کے اپنے حسن و جمال کا ظہور چاہا جو نقشہ خالق حقیقی کے علم واجب میں موجود تھا اپنی صفتِ اَمر سے اُس کا مظاہرہ فرمایا۔ کُن کے جبروتی آواز نے قوت ذوالجلالی سے عما کے طلسم سکوت کو توڑا تو لَا کے دو ٹکڑے کر دیئے دائرہ کون میں لام سے سات کڑوں والا

آسمان اور الف سے سات تہوں والی زمین تیار ہوئی۔ اس تخلیقی واقعہ کو امام حُسینؓ عالی مقام اپنی کتاب مراۃ العارفین میں بیان کرتے ہیں۔

فَشَقَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِنَ الرِّتْقِ لِلْمَلَّتِي بِالْعَنْصِرِ الْاَعْظَمِ ۔ یعنی پھاڑا آسمان اور زمین کو بستہ شے سے۔ عنصر اعظم کے جوہری ہیولہ سے۔ تمام ممکنات کائنات، نظام کائنات طوعاً و کرہاً نظام کائنات کے آگے جھک گئے۔

اس روحانی جوہری ہیولہ عنصر اعظم نے تجزی و تبعض ہونے کو قبول کیا۔ تو ہیولہ جسمانی کے اربعہ عناصر ہوا، آگ، پانی، مٹی نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق ظہور پکڑا اس کا تذکرہ آفرینش آدم کے بیان میں واضح ہے۔

عارفین اللہ اہل علم جس کو تخلیق ارض و سماء کا وجود جس مادہ سے تعبیر کرتے ہیں وہ نور (انرجی) سے کارفرما ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے امر واجب سے اپنے ہی نور پر كُنْ فَيَكُوْنُ کہہ کر اپنے جلوے کو تجلی کی صورت میں پیدا کیا اور مرحلہ وار پہلا تجلہ کیا تو ایک خاص ترکیب سے اربعہ عناصر ترکیبی دخان دھوئیں کی صورت میں نمودار ہوئے دوسرے مرحلہ پر تجلیٰ کیا تو اجرام سماوی وجود میں آ گئے۔ تیسرے مرحلے میں اپنے تجلیٰ سے کرہ آتشی آفتاب اور اُس سے زمین نکل کر الگ ہو گئی۔ چوتھے مرحلہ پر تجلیٰ سے کیمیائی تبدیلی سے زمین ٹھنڈی ہونے لگی تو بخارات پانی میں تبدیل ہو کر زمین کے چونے جیسے اجزاء پر ٹپکے تو ان سے آتشی گیس نکالیں اور آتشی مادوں میں حرکت پیدا ہوئی جس کے سبب زمین میں نشیب و فراز نمودار ہوئے تو پہاڑ اور جھیلیں بن گئیں۔ پانچواں مرحلہ پر (چار) اربعہ عناصر میں پانی کے ردعمل سے نباتات اُگنے لگیں چھٹے مرحلہ میں حیوانات کی تخلیق ہوئی جس کی ارتقائی صورت انسان ہے یہ سب کچھ سلسلہ وار چھ یوم طویل العصر مراحل میں تیار ہوا

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ

ترجمہ: وہ اللہ ہے جس نے زمین و آسمان کو چھ دن میں بنایا اور عرش اس کا پانی پر تھا۔ (ھود ۱۱۔ آیت ۷)

آفرینش آدم چھٹے مرحلہ پر تمام حق و خلقی مراتب احدیت، وحدت، وحدیت، روحیت، مثالیت، شہودیت طے کر کے عالم عیان ثابتہ سے عالم عیان خارجہ تک قدرت الٰہی کی ایک خاص ترکیب سے اربعہ عناصر کی باہمی ضد اور اجدال سے ہوئی تو پیدائش کا سلسلہ مرحلہ وار شروع ہو گیا۔ موالید ثلاثہ جمادات، نباتات اور حیوانات وجود میں آئے اور زندگی کیسے ظہور پذیر ہوئی، آگ اور مٹی کی رگڑ سے ایک قوت پیدا ہوئی جس کو حیوانی روح (حیات) کہتے ہیں۔ ہوا اور مٹی کی رگڑ سے موت پیدا ہوئی زندگی اور موت کی باہمی رگڑ سے قدرت کاملہ کا ظہور ہوا جسے صوفیا کرام، عارفین اللہ و اہل علم تخلیق ارض و سما کا وجود جس مادہ سے تعبیر کرتے ہیں وہ نور (انرجی) سے کارفرما ہوا آگ اور ہوا کی رگڑ سے حوا اور جنات پیدا کئے گئے۔ نوری صفات سے فرشتے، نور اور خاک کی آمیزش سے آدم مکمل ارتقائی عمل سے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِىْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ میں اللہ تعالیٰ کا عظیم شاہکار محمدی وجود کی قبا پہن کر خلیفۃ اللہ کے خطاب لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِىْٓ اٰدَمَ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا سے سرفراز ہوا ہم نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا اپنے علم لدنی سے واقف کیا یعنی سکھایا نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِىْ مَقْعُوْلَهٗ سٰجِدِيْنَ اس میں اپنی روح (نور) پھونکی اور وہ (فرشتے اس کے سجدہ کرنے والے ہیں۔ اللہ پاک نے اپنا نور وجود آدم میں داخل کیا تو اس کے پانچوں حواس خمسہ بیدار ہو گئے وہ سننے بولنے والا ہو گیا اور علم رکھنے والا بن گیا بقول حضرت علی المرتضیٰ وَالْاِنْسَانُ كِتَابٌ جَامِعٌ

الْجَمِيْعُ الْكِتَابِ انسان تمام علوم و فنون کی کتابوں کی ایک جامع کتاب جس میں 28 حروف ہیں۔ اس میں جمیع موجودات عالم خلق و عالم امر، ملکی، علوی، سفلی، منظوری مندرج ہیں۔ کوئی علم، ہنر اور صفت اس سے خارج نہیں جو کچھ موجود ہے اس کی نمود ہے اور اسی کا مقصود ہے۔ انسان کا خطاب خلیفۃ اللہ ہے۔ اس کا مقام قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ہے۔ اس کی منزل فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ہے۔ اس کی منزل عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (العلق) وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (البقرہ ۳۱) اس کا علم وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (النمل ۲۷: ۷۵) مخزن حقانی اور اسرار و مظہر انور ربانی ہے۔ بمطابق حدیث قدسی وَالْاِنْسَانُ سِرِّىْ وَ اَنَا سِرُّهٗ انسان میرا بھید ہے اور میں اُس کا بھید ہوں۔

تلاوت الوجود

انسان ناطق قرآن کتاب منیر قرآن مجید فرقان حمید کا موضوع اور تفسیر ہے۔ جس کے اعضاء 28 حروف ہیں۔ ان حروف کے معانی وَالْاِنْسَانُ سِرِّىْ وَ اَنَا سِرُّهٗ (انسان میرا راز ہے اور میں (اللہ) اس کا راز ہوں) انسان کائنات کی وسیع محفل میں صدر نشین ہے اپنے خالق کی تخلیق کا مظہر ہے۔ وجودِ انسان میں جمادات، نباتات اور حیوانات کا وسیع الارض جہاں آباد ہے۔ چار عناصر آگ، پانی، مٹی اور ہوا چار اخلاط خون بلغم، سودا چونے سے ساختہ 207 ہڈیاں اور مختلف دھاتوں کے جوہر انسان میں موجود ہیں ان کو جمادات کہتے ہیں۔ آدم کی ساخت پر غور کریں تو معلوم ہوگا تمام پیشہ ور موجود ہیں معدہ باروچی ہے، جگر طبیب ہے۔ انتڑیاں جلد گردے اور پھیپھڑے جسم سے غلاظت دور کرنے والے جاروب کش ہیں۔ اعصاب و جھلیاں بننے والا وافندہ ہے۔ وجود آدم پر گھا کی طرح بال اُگانے والا کاشتکار بھی ہے۔ یہ سب کچھ نباتات کی دلیل ہیں آدم میں حیوانی خصلتیں موجود ہیں۔ یہ شیر کی طرح بہادر خرگوش کی طرح بزدل کوے کی طرح ہوشیار، الو کی

خودفراموش بھی ہے۔بھیڑ کی طرح سادہ لو،لومڑی کی طرح مکار بھی ہے۔گھوڑے کی طرح وفادار سانپ کی طرح بے وفا بھی۔بلبل کی طرح گویا گدھے کی طرح بدآواز بھی ہے انسان کی مسکراہٹ صبح صادق کی طرح ہے اوراس کا تنفس ہوا ہے۔اس کا غم ظلمت اوراس کا رونا بارش ہے۔اس کی بیداری اور علم اس کی حیات ہے تو اس کی نیند، غفلت، جہالت اس کی موت ہے۔سفید موتیوں سے آراستہ دندان، شہرعلم کا چاندنی بازار ہے آنکھوں کو نوراطہر اور حواس خمسہ آنکھوں، کان ناک وغیرہ وجود آدم ہیں ایک قسم کا باغیچہ ہیں جس میں رنگا رنگ پھولوں کی خوشبو سونگھنے، دیکھنے سے آنکھوں کو طراوت اور قمریوں کو سریلی چہک سے دل باغ باغ ہوجاتا ہے۔(عالم عیان خارجہ کے مدینۃ العلم (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تفصیل کیلئے عرفانی حکایات میری کتاب عرفان الٰہی مع عرفان القرآن کا مطالعہ کریں)

1- موالید ثلاثہ کے علاوہ وجود آدم میں تین بادشاہ، روح، قلب اور نفس معہ اپنے وزیروں اصفحان (دماغ) زبان اور شیطان اپنی حکومتیں کر رہے ہیں۔انسان اس طرح ایک آزمائش گاہ بنایا گیا ہے۔اللہ کی کتاب کو نافذ العمل کرنا اتباع رسول پر عمل پیرا ہو کر اللہ کی دی ہوئی امانت کا امین ثابت کرنا انسان کی منزل مقصود ہے۔جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ انسان اُم الکتاب اور علوم وفنون کا جمیع الجامع نسخہ ہے اس میں سات آسمان اور زمینیں ہیں یعنی چوداں طبق ہیں افلاک میں پہلا آسمان مغز، دوسرا آسمان چشم، تیسرا آسمان گوش، چوتھا آسمان حلقوم، پانچواں دگدگی، چھٹا آسمان شاہ رگ، ساتواں آسمان قلب منوری ہے۔(قَلْبُ الْمُؤمِنِ عَرْشُ اللہِ تَعَالٰی)

2- اس طرح زمین کی سات تہیں ہیں۔پہلی زمین ناف، دوسری زمین شکم، تیسری

زمین پست، چوتھی زمین کمر، پانچویں زمین رانیں، چھٹی زمین پنڈلیاں، ساتویں زمین کی تہہ قدم (تحت الثریٰ) ہے۔

3- علاوہ ازیں انسانی وجود میں چھ قلوب اور سات لطائف ہیں۔چھ قلوب یہ ہیں قلب صنوری، قلب سلیم، قلب منیر، قلب منیب، قلب مفتیفہ، قلب منوری۔

4- سات لطائف، نفس، قلب، روح، سر، خفی، اخفا اور رفیق (اللہ کا ولی و رفیق) جس کا بطن ذات ہے۔اَنَا سُلْطَان فَنَا فِیَ اللہِ بَاطِنِ ذَاتِ اِلٰہ۔

5- وجود انسان میں سات وجود ہیں۔

(۱) واجب الوجود (ذات الٰہ)

(۲) احدالوجود (نوراللہ دم)

(۳) عارف الوجود (وحدت نور کا وجود مقام محمدیت)

(۴) ممکن الوجود (وحدیت ستر لباس محمدیت نور مجسم)

(۵) لازم الوجود (روح کا وجود روحیت)

(۶) جائزالوجود (عقل مثالیت قلب کا مقام)

(۷) شہودیت (نفس آدم جسمیت)

6- اسلامی تصوف میں اسلام کی چار اقلیم ہیں۔چار مقامات اور چار ہی عقول ہیں۔

(۱) شریعت (اقلیم اوّل) مقام ناسوت عقل جسمی ہے۔

(۲) طریقت (اقلیم دوم) مقام ملکوت عقل قلبی ہے۔

(۳) حقیقت (اقلیم سوئم) مقام جبروت عقل عرفانی ہے۔

(۴) معرفت (اقلیم چہارم) مقام لاہوت عقل کلی ہے۔

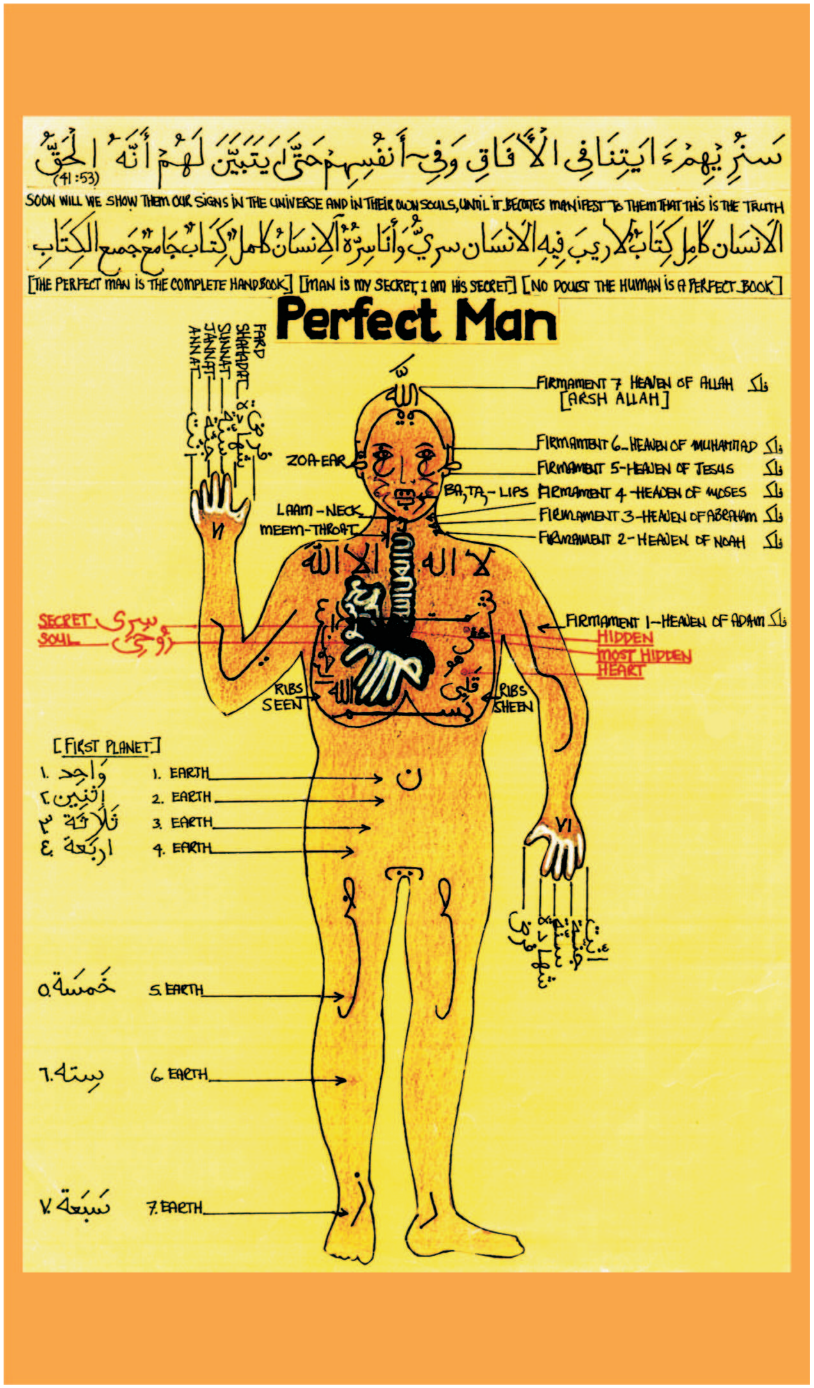

غرضیکہ انسان ناطق قرآن عنوان قرآن ہے۔عکس وجودِ محمدؐی ہے۔تشبیہاً صورت تنزیہی حقی ہے۔سب اشیاء کا جمیع الجامع ذاتِ حق ہے۔عالم کے معلوم کا علم ہے۔ روح کے اعتبار سے قلم،نفس کے اعتبار سے کرسی اور قلب کے عرش (اللہ تعالیٰ) ہے۔اللہ تعالیٰ سے نہ آسمان نہ زمین میں ذرہ بھر چھوٹی چیز بھی غائب ہوسکتی ہے نہ بڑی (چیز) مگر کتاب مبین میں ہے جس کا عنوان اور موضوع ناطق قرآن (انسان) ہے۔بقول بابِ شہر علم علی المرتضیٰ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ جس نے اپنے نفس (خودی) کو پہچان لیا اُس نے اپنے رب کو پہچان لیا یعنی اُس کی معرفت سے آگاہ ہوگیا۔اللہ کے نورِ اسم ذات سے اُس کا قلب منور ہوگیا۔

نہ در لوح و قلم نہ عرش و کرسی — کہ دردِ دل تُست پیدا از کہ پُرسی

دُعا گو:

ترجمہ وتحریر: شیخ التصوف اسلام

سجادہ نشین: پیر محمد شاہ زمان سیّد گیلانی چشتی صابری

حمد باری تعالیٰ

اللہ تو عظیم ہے رحمن ہے رحیم ہے
نور ہے صبور ہے غفار ہے غفور ہے
سامع و شکور ہے اعلیٰ و علیم ہے
اللہ تو عظیم ہے رحمن ہے رحیم ہے
احد بے مثال ہے رب جل جلال ہے
شان باکمال ہے نبیوں کا کلیم ہے
اللہ تو عظیم ہے رحمن ہے رحیم ہے
تو حَیّ الْقَیُّوْم ہے عالم و معلوم ہے
مخزنِ علوم ہے الف، لام، میم ہے
اللہ تو عظیم ہے رحمن ہے رحیم ہے
واحد لاشریک ہے جان سے قریب ہے
ولیوں کا رفیق ہے صفت طٰہٰ میم ہے
اللہ تو عظیم ہے رحمن ہے رحیم ہے
کون ہے تیرے سوا شاہ زماں کا آسرا
دے مجھے اپنی پناہ غفار تو کریم ہے
اللہ تو عظیم ہے رحمن ہے رحیم ہے

توحیدِ الٰہی

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ معبود بے مثال
اَللّٰهُ الصَّمَدُ قیوم رَبِ ذو الجلال

معبود ہے نہ کوئی اسکے ماسوا
وہ شاہِ دوسرا جملہ مخلوقات کا

ہم بندے ہیں اس کے ہمارا وہ خدا
ختمِ الرسول کو دیا قراں کا معجزہ

گنجِ علوم و عرفاں ہر مرض کی شفا
سر چشمۂ ہدایت ہم سب کا رہنما

سمجھا دیا قرآن کو صاحب قرآن نے
عمل اس پر کرنا ہے ہر مسلمان نے

ھوالظاہر

وہی معبود و احد ذات ہے ہر نفس میں مضمر
وہی اول وہی آخر وہی باطن وہی ظاہر
ہے ذوقِ طلب تو پھر گذر جا اس قیدِ ہستی سے
حدودِ خرد کی اس قید سے بالا ہے وہ جوہر

نقشِ حیات کائنات

نقشِ حیات کائنات تیری نمود ذات ہے
تیرا ظہور صبح نور تیرا عدم ہی رات ہے
یہ جہانِ رنگ و بُو شانِ جل جلال ھو
نُورِ خدا سے چار سُو روشن یہ ممکنات ہے
بے مثل یکتا خدا مالکِ اَرض و سما
وَحدَہٗ لاشریک تو خالقِ کائنات ہے
میں مکاں ہوں تو مکیں میں جہاں ہوں تُو وہیں
تجھ سے جدا ہوں بالیقیں میری کہاں نجات ہے
فنا ہوں میں! بقاہے تو! بندہ ہوں میں! خدا ہے تو
ہستی مِری نفی تو ہی تو اثبات ہے
شوقِ جنوں میں عشق نے اپنا مقام پالیا
عقل نارسا ابھی طالبِ معجزات ہے

شاہ زماں معراجِ انسان نور کی پرواز ہے
ذاتِ حق سے عرش پہ نوری بشر کی بات ہے

رباعیات

تو یک ذرہِ ریگستانِ ہستی
بہ نزدِ فلک کُن احساسِ پستی
ببر بہ جوہری ہرچہ تُو داری
مبادا شاہ زماں تو سنگ پرستی

چرا در شاعری تُو مغز سوزی
سالوسِ عشق را باعقل دوزی
سبق آموز از پیرِ طریقت
چراغِ قلب را تا بر فروزی

نگاہِ طلب کو بھی تِرا دیدار ملے
ملے اگر جو کہیں تو ہمیں قرار ملے
عشق ہے شاہ زماں تیارحکمِ دار ملے
کہاں وہ لوگ ہیں جن کو پیام یار ملے

فراغت ملی گر غم زندگی سے
خُدا کو منالیں گے ہم بندگی سے
اسی سوچ میں شاہ زماں عمر گزری
تو کیا منہ دکھائیں گے شرمندگی سے

فنا و بقا

زیست کیا ہے! قلب میں جوہری حرکت کا نام
موت کیا ہے! سفر کا ہے اختتام
جسم خاکی خاک میں مل کر بھی زندہ ہے دوام
شاہ زماں سیّد! فنا کا سلسلہ ہے ناتمام

پہرہ تھا میخانے میں

پیر موصوف نے والد گرامی و مرشد کے روضہ پر تالا لگا دیکھا تو آپ کی زبان سے برجستہ یہ رباعی نکلی۔

بند تھے روضے کے دروازے پہرہ تھا میخانے میں
ہم نے آخر یار کو دیکھا آنکھوں کے پیمانے میں
میں جب ہوں تم مخفی ہو میں نہ ہوں تم ظاہر ہو
شاہ زماں نے آپ کو پایا اپنے ہی کھو جانے میں

ضربِ مومن

نور سے پیدا ہوئی ہے حرکتِ ارض و سما
روح ہے امرِ خدا اور جسم ہے اس کی قبا
بدل دیتی ہے فنا عملِ پیہم ارتقا
روح کی فرحت سدا ہے وجد میں قربِ الٰہ

عفتِ قلب و نگاہ اور تسلیم و رضا
ضرب مومن لاالہ ہے شاہ زماں حق کی صدا

جبرائیلی صفتِ الٰہیہ

سائنس کے سب تجربات علم و فن مشاہدات
عِلمی ایجاد و کمال ہیں درجات حیات
نور کی تجلیات قدرت کے کرشمات
انبیاء کے معجزات اولیاء کی کرامات
وجدانی لمحات، مشاہدات، مکاشفات
نور کا دفعتاً ظہور جبرئیل ہے ان پر مامور

کائناتی جوہر اور روح و تن

یہ کائنات ہے روحانی — یہ جوہر مکانی بھی زمانی
حواس و خیال ہیں سب نورانی — جیسے برف دراصل پانی

نفسِ انسانی روح با اختیار ہے — تن اس کے عمل کا اظہار ہے
عبدی ذکر و عمل تو تکرار ہے — روح کے لئے تن اِک آلہ کار ہے

تقدیر اور جبر و قدر

اشاعرہ اور معتزلہ کے مخالف نظریات
خیر و شر جبر و قدر کے فکری موضوعات

مجبور ہے تقدیر کے ہاتھوں بھی ربِ کائنات
کُلَّ یَوۡمٍ ھُوَ فِیۡ شَاۡنٍ کا پھر کیا جواب

انسان اپنے فعل کا خود کر سکے نہ انتخاب
جزا سزا کا کیا جواز کون دے گا پھر حساب

شاہ زماں تقدیر اور جبر و قدر کا ہے یہ حل
مختار تو انسان ہے محدود ہے اس کا عمل

نورِ مجسم

لَا سے اِلٰہَ جب اِلاَّ میں ہُوا اللہ
خلوت میں نُور اللہ جلوت میں رسول اللہ
ظاہر ہوا کُنۡ سے جب نُوری تجلّی
آغاز ہوا خلقِ خدا ارض و سما کا

اس نوری تجلّی کو ملکوں نے کیا سجدہ
پھر نُورِ مجسم کو دیا نام محمد ﷺ کا

محبوبِ کبریا پہ درود و سلام ہو

صد شکر حمدِ کبریا کون و مکاں کے بعد
معبود ہے نہ کوئی ربِ دو جہاں کے بعد

محبوبِ کبریا پہ درود و سلام ہو
حاصل کلام آپ ہیں اس بیاں کے بعد

سر دے کے اہلِ عشق نے منزل کو پالیا
عمرِ دوام مل گئی اس امتحاں کے بعد

دیر و حرم کلیسا مندر یا بت کدہ
سب کو میرا سلام تیرے آستاں کے بعد

اب میکدے میں مینا و ساغر اداس ہیں
ساقی کہاں ملے گا پھر شاہ زماں کے بعد

نور ہے کوئی یا مشت خاک ہے بندہ تیرا

نور ہے کوئی یا مشتِ خاک ہے بندہ تیرا
باخبر ہے دونوں عالم سے یہ دیوانہ تیرا
لاکھ پردوں میں بھی رہ کر نہ رہا پردہ تیرا
تیرا مظہر تو نہیں ہے یہ والضحیٰ چہرا تیرا
صاف کہہ دوں گا کسی نے گر پتہ پوچھا تیرا
آپکا محرم ہوں میں اور مجھ سے ہے چرچا تیرا
چھوڑ کر کوچے کو تیرے جائیں بھی تو ہم کہاں
ہر گلی کوچہ تیرا جنگل تیرے صحرا تیرا
شاہ بطحیٰ روزِ محشر کی تمازت سے بچا
شافعِ محشر ہے رحمت العالمین رتبہ تیرا

کھو گئے وہم و گماں میں جو جدُا تجھ سے ہوئے
ان کو شہر دل کی جانب نہ ملا رستہ تیرا
شاہ زماں نہ طلبِ جنت نہ ہمیں دوزخ کا غم
ہم گنہگاروں کو کافی ہے فقط سایہ تیرا

نور سے تخلیق ارض وسما ہے

نور سے تخلیق ارض و سما ہے
نور سے ہر چیز کی ابتدا ہے

خود اپنے خالق سے نا آشنا ہو
تفکر کرو خاک میں جان کیا ہے

نہیں وہ کسی سے سبھی ہیں اسی سے
ہمیں اپنی ہستی کا پردہ پڑا ہے

خدا ہے خدا، مصطفی مصطفی ہے
اللہ ہی جانے کون جدا ہے

نہیں اور کوئی عبادت کے لائق
نہ مسجود کوئی خدا کے سوا ہے

حقیقت میری شاہ زماں ہے نفی میں
وہی حَيُّ الْقَيُّوْم واحد خدا ہے

رباعیات

جو اسرار مخفی ہیں لوح و قلم میں
وہ ہیں عرش و کرسی پہ ہفت و نہم میں
یہ سب شاہ زماں نور کی منزلیں ہیں
حدوث و قدم میں وجود وعدم میں

باعث ایجادِ عالم □کون ہیں
مُوجبِ تخلیق آدم کون ہیں
فخرِ موجوداتِ عالم کون ہیں
شاہ زماں! نورِ مجسم کون ہیں

آنکہ ختم المرسلین شاہِ خوباں مہ جبیں
ذکر و فکرِ مومنین روحِ قرآنِ مبیں
شافعِ روزِ جزا رحمت العالمین
شاہ زماں نورِ خدا محبوبِ رب العالمین

مرحبا ختم الرسل سید مکی مدنی
اتنا اکمل نہ ہوا کوئی بھی محبوب نبی
وجہ خلق و حق بینی ہے ذات آپ کی
سراپا نور کا پیرہن ہے صورتِ خاکی

اے خدا شان محمدؐ کو تو بالا کردے
نورِ حق سے دوعالم میں اجالا کردے
علم و عرفان سے ہر آنکھ کو بینا کردے
عالم کونین میں سرکار کا چرچہ کر دے

نعت درشان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر لوں زبان پاک میں جب لَآ اِلٰہَ کہوں
نامِ محمدؐ چوم کر صَلّٰی عَلٰی کہوں
عاشق کہوں یا دلربا نورِ خدا کہوں
محبوبِ کبریا سے آگے اور کیا کہوں
مالک کہوں یا مولا یا خیرالوریٰ کہوں
جانِ جہاں کو رحمتِ رب العلیٰ کہوں
ختم الرسل شاہِ اُمم صدرُالعلیٰ کہوں
بدرالدجیٰ شمس الضحیٰ نورالہدیٰ کہوں
جس نور کا سفر تا سدرۃُ المنتہیٰ
اس نورِ حق کو نور سے کیونکر جدا کہوں
جن کے ظہور سے ہوئیں کافور ظلمتیں
اس نورِ احمدی کو شانِ خدا کہوں
یا شافعِ روز جزا حاجت روا کہوں
شاہِ زماں وقتِ دُعا مشکل کشا کہوں

دل میں نبی نبی ہے

دل میں نبی نبی ہے زباں پہ علی علی
ہے آرزو ہماری زیارت ہو آپ کی
روشن ہے مصطفیٰ کا ہر دل میں اِک دِیا
عالم میں ہر طرف ہے محمد کی روشنی
دیکھو گے سینہ چیر کر اپنے غلام کا
نکلے گی دل میں گنبد خضرا کی حاضری
خوش بخت ہیں جو آپ کے نورانی شہر میں
جی بھر کے دیکھتے ہیں پھر کر گلی گلی
رحمت کا در کھلا ہے رب کے حبیب کا
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر میں ہے کس چیز کی کمی
صورت بھی بے مثال ہے سیرت بھی بے مثال
اللہ کو بھا گئی مرے آقا کی سادگی
جو پنجتنی عاشقِ آل رسول ہیں
اُن کے ہیں مولا مرتضیٰ مشکل کشاہ علی
جو عارفِ قرآن ہو اور نبی کا فیضان ہو
پھر اللہ کا احسان ہو کامل ہے وہ ولی
آتے ہیں سید شاہ زماں اکثر وہ خواب میں
ہوتی ہے خادموں پہ عنایت کبھی کبھی

دل میں اللہ زباں پہ محمد

دل میں اللہ زباں پہ محمد میری آنکھوں میں مشکل کشاہ ہے
کربلا ہو نجف یا مدینہ رحمتوں کا خزینہ کھلا ہے

میں محب ہوں علی پنجتن کا — مَیں خادم ہوں شاہِ زمن کا
جو شافع ہے محشر کے دن کا — کملی والا میرا رہنما ہے

سیدالانبیا میرے والی — شاہِ بطحیٰ کی ہے شان عالی
جائے خالی نہ کوئی سوالی — ایسا در یہ درِ مصطفی ہے

نورِ حق وہ حبیب خدا ہے — جِن کی منزل عرشِ العلیٰ ہے
کوئی کیا جانے کیا انتہا ہے — اُن کا رتبہ وریٰ الوریٰ ہے

اپنی اُمت کو مولا سنبھالو — کشتی طوفان میں آقا بچالو
ہم خطاوار ہیں پرخطا ہیں — تو عطا ہی عطا ہی عطا ہے

تقویٰ تنظیم ایمان محکم — علم و حکمت یقیں عمل پیہم
عدل و انصاف اتحاد باہم — درس قرآن نے یہ دیا ہے

شاکر ہوں مَیں ذاتِ اللہ کا — آسرا ہے حبیب خدا کا
شاہِ زماں ہے کرم مصطفی کا — دینے والے نے سب کچھ دیا ہے

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیرت ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرآنِ مجیدہ
عالم میں عیاں انکے اخلاق رشیدہ

معطر ہے دہر تیری خوشبو سے گل دیدہ
کیسے ہو بیاں تیرے اوصاف حمیدہ

لوگوں کو عطا کر دی وہ خلعت سلطانی
بیدار ہوئیں تجھ سے سب حسرتیں خوابیدہ

ہے نور محمد کا دو جگ میں اُجالا
حق ذات رہے گی آنکھوں سے پوشیدہ

تا حشر منائیں گے میلاد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
ہر نعت بنے گی آقا کا قصیدہ

سرکار رفو کرنا اسے دست مبارک سے
دامانِ محبت ہے عاشق کا دریدہ

دیدارِ شبِ ہجراں دو شاہِ زماں کو
گریاں دلِ مضطر پرُنم رہے دیدہ

شانِ خیر البشر

نہیں ممکن کسی بشر کے لئے
بنے مہماں خدا کے گھر کیلئے

یہ بھی رفعت ہے کس قدر انکی
ملا براق جنہیں سفر کیلئے

نور کو نورِ حق ہی سمجھے
خاکی آدم ہے بے بصر کیلئے

اللہ جن پر سلام بھیجے ہے
ادب لازم نبی کے گھر کیلئے

نہیں بنتی بجز حبِ رسول
لاکھ جاگو شبِ قدر کیلئے

کوئی تو مستفید ہو زیارت سے
کوئی ترسے ہے اک نظر کیلئے

ذوق والوں کو آپ ملتے ہیں
یہ نظارہ ہے باخبر کیلئے

دوائے عشق تو میسر ہے
اک عمر چاہیے اثر کیلئے

شب غم ایسے شاہ زماں گذری
شمع جیسے جلے سحر کیلئے

شاہ زمان دیکھ مصور کا کمال

دیکھو شانِ خدا ہو جیسے
نور سے نور جُدا ہو جیسے

ایسے لگتا ہے جسد خاکی میں
کوئی جلوہ نما ہو جیسے

اپنی پہچان کے لئے رب نے
مجھے تخلیق کیا ہو جیسے

لا مَوجودَ اِلَّا اللہ
ہر جا تیری ضِیاء ہو جیسے

مجھے انکارِ خدا کب تھا
زندگی جرمِ سزا ہو جیسے

میرے گوشِ تخیل میں ابھی
یادِ ماضی کی صدا ہو جیسے

شاہ زماں دیکھ مصور کا کمال
پسِ تصویر چھپا ہو جیسے

ہدیہ عقیدت (از اہل سنت و جماعت)

بجز حبِ محمد ایماں کامل ہو نہیں سکتا
فقط اللہ کا قائل مسلماں ہو نہیں سکتا

عرب میں سب سے پہلے جس نے تصدیقِ رسالت کی
صداقت میں کوئی صدیقِ اکبر ہو نہیں سکتا

نبی کے یار اور انور سب افضل ہیں زمانے میں
مگر مثلِ علی کوئی برادر ہو نہیں سکتا

چڑھایا جسکو تھا اکثر رسول اللہ نے کاندھے پر
کوئی ہم مرتبہ شبیر و شبر ہو نہیں سکتا

کوئی بھی شاہ زماں ہو عالم و زاہد زمانے میں
مگر آلِ محمد کے برابر ہو نہیں سکتا

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اللہ کو ہی پوجتا ہوں

عشقِ الٰہی میں ہی جھومتا ہوں
محمد کے اللہ کو ہی پوجتا ہوں

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہونٹوں کا کر کے تصور
پھر حجرِ اسود کو میں چومتا ہوں

آقا کے پیچھے کروں طافِ کعبہ
قدم بہ قدم ساتھ ہی جومتا ہوں

بخش دے خدایا پیاروں کا صدقہ
گناہوں سے تیری پناہ ڈھونڈتا ہوں

یہ تخلیق آدم بتا کس طرح سے
یہی اپنے خالق سے میں پوچھتا ہوں

دلِ شاہ زماں میں سمایا وہ کیسے
ابھی اس پہیلی کو میں بوجھتا ہوں

بارگاہ رسالت

ہمیشہ جہاں بحر رحمت رواں ہے
یہ وہ پاک در ہے یہ وہ آستاں ہے

جو سائل یہاں آ کے دامن بچھائے
وہ ہرگز کبھی ہاتھ خالی نہ جائے
میسر یہاں ہے دوا ہر مرض کی
یہ وہ پاک در ہے یہ وہ آستاں ہے

رحمت سے مہکا ہوا ہے یہ گلشن
ہیں کہتے جسے کملی والے کا مسکن
مقدس ہو ایسا جو در وہ کہاں ہے
یہ وہ پاک در ہے یہ وہ آستاں ہے

ہے پرواز جسکی تا عرش معلّیٰ
حبیبِ خدا ہے رحمت سراپا
طلبگار نظرِ کرم شاہ زماں ہے
یہ وہ پاک در ہے یہ وہ آستاں ہے

ذرّے ذرّے میں بسی ہے بوئے سیدالانبیاء

آرزوئے جستجوئے روئے سیّد الانبیاء
ہم کو پھرتی ہے لئے بکوئے سیّد الانبیاء

ہوبہو ناطق قرآں ہے روئے سیّد الانبیاء
قبلہ طاقِ حرم ابروئے سیّد الانبیاء

وہ غم دنیا و عقبیٰ سے ہوئے آزاد جو
ہیں اسیرِ حلقہء گیسوئے سیّد الانبیاء

لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ کے ذوق میں
ہم نے رخ کعبہ کا دیکھا سوئے سیّد الانبیاء

تیرا دامن ہی نہیں ہے محض سید مشک بیز
ذرے ذرے میں بسی ہے بوئے سیّد الانبیاء

ہم کو سہارا ہے مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

ہم کو سہارا ہے مصطفی کا دونوں جہاں کے جو رکھوالے
محبوب یزداں جان جاناں کالی کملی والے

صاحبِ تاجِ ختمِ نبوت صدر نشینِ بزم رسالت

یٰسین عارض ہے رخ الضحیٰ طٰہٰ مزمل شان ہے واللہ
صفت کریں ہم ان کی کیا کیا واللیل زلفوں کے متوالے

خلقِ خدا پہ کیا کیا نازاں جودُ و عطا و شفقت و احساں
جائے گنہگار لے کر جو عصیاں دامنِ رحمت میں وہ چھپالے

حکم خدا کا حکم ہے ان کا نوعِ بشر پر احسان ان کا
ارض و سما کیا رحمن اُن کا اللہ جسے چاہئے اپنا بنالے

وہ شاہ زماں ہیں اپنے نگہباں ہو نہ سکا جب درد کا درماں
کشتی اپنی دیکھ کے طوفاں کردی میں نے انکے حوالے

نعت (ذکر محبوب خدا)

روزِ محشر کا سماں کیسا وہ ذیشاں ہوگا
ہم نشیں خیر البشر اللہ کا مہماں ہوگا

بخشے جائیں گے گنہگار محبانِ رسول
میرِ محشر بھی دوعالم ہی کا سلطاں ہوگا

وجہُ اللہ کے طلبگار جو دیکھیں گے بغور
رُخِ والضحیٰ کی طرف ہی رُخِ رحمٰں ہوگا

زباں پہ حمد و ثناء یادِ خُدا دل میں رہے
ذکرِ محبوب خدا نعت کا عنواں ہوگا

نہیں ہے کوئی تمنا مجھے اللہ کی قسم
آپ مل جائیں میرے درد کا درماں ہوگا

موت ہے وصلِ حبیب اولیاء اللہ کے لئے
یومِ آخر تو میرے جینے کا ساماں ہوگا

شاہ زماں کوئی تو سمجھائے تصوف کے رموز
پیر کامل تو کوئی عارفِ قرآں ہوگا

مومنو صَلّی عَلٰی کا بھی تو مطلب سمجھو

کون کہتا ہے ملاقات نہیں ہوسکتی
ان کے میخانے میں یہ بات نہیں ہوسکتی
جب تلک ذکر نبی سے نہ سجے گی محفل
دوستو باعثِ برکات نہیں ہوسکتی
جو دل عشقِ نبی ﷺ میں صدا سرشار نہیں
وہاں رحمت کی یہ برسات نہیں ہوسکتی
میرے آقا جو اٹھادیں رُخ انور سے نقاب
میرا دعویٰ ہے کہ پھر رات نہیں ہوسکتی
مومنو صَلّی عَلٰی کا بھی تو مطلب سمجھو
قُرْبَ اَللّٰہ نہ ہو صَلٰوۃ نہیں ہوسکتی
شاہ زماں درد بھرا دل ہی انہیں پیش کریں
اس سے بڑھ کر کوئی سوغات نہیں ہوسکتی

ناقصاں را پیر کامل

من نمے گفتم زمن مشنو رموز داستاں
من کجا بوُدم کجا ہستم کہ بیروں از گماں

بود اسرارِ مکان ولا مکان در لانہاں
گفت چوں الا زلا گردد زمین و آسماں

تا نہ وحدت شُد اسیرِ کثرتِ کون ومکاں
مینا پرُ از مے نہ شُد نے جام نے ایں بادہ خواں

معنی قرآں ہمیں تفسیر ایں ناطق قرآن
الصلوٰۃ دائمون ہستد معراج مومناں

آبِ غسل تو ز چشمِ در تصور شُد رواں
دامنم ہم پاک شُد از چشم ہائے مئے فشاں

آمدم سُوئے خراباتت یکی از بادہ خواں
تابینم التفاتت شافئی بے چارگاں

ناقصاں را پیر کامل رہنمائے کاملاں
شاہ زماں بر آستانم فیض باشد ہر زماں

درشبِ معراج بر براق رفت اُوعرش بریں

در شبِ معراج بر براق رفت اُو عرش بریں
آنکہ ختم المرسلین شاہِ خوبان مہ جبیں
ذکر و فکرِ مومنین روحِ قرآن مبین صاحبِ دنیا و دیں
در شبِ معراج بر براق رفت اُو عرش بریں

احد و احمد راز داں چہ ماند پردہ درمیاں
ذات راچوں بے نقاب دید شاہ دوجہاں مالکِ کون و مکاں
در شبِ معراج بر براق رفت اُو عرش بریں
مژدہ آوردہ امیں در حضورِ مجتبیٰ
یامحمد مصطفی صَلّی عَلٰی نُور خدا منتظر ذات اِلٰہ
در شبِ معراج بر براق رفت اُو عرش بریں

چوں باحق حضرت تکلم کرد جملہ بر زباں
بارہا آید بخش امت را ربِ انس و جاں شافیٰ بے چارگاں
در شبِ معراج بر براق رفت اُو عرش بریں

از ثنائے مصطفی تُو ذاتِ حق را شاد کن
شاہ زماں بہر دے مصطفی را یاد کن پیش اُو فریاد کن
در شبِ معراج بر براق رفت اُو عرش بریں

میں ہوں رازِ تعمیرِ ارض و سما کا

علم ابتداء کا نہ ہے انتہا کا
مَیں ہوں رازِ تعمیرِ ارض و سما کا

شریعت میں میری ہے تعمیر مضمر
طریقت میں رستہ ملا ہے خدا کا

کرو پیدا اوصافِ اسلام ایسے
رہے نام باقی نہ مکر و ریا کا

وہ عدلِ عمر صدقِ صدیق سیکھو
وہ صبرِ حسین حوصلہ مرتضیٰ کا

فرشتوں کا مسجود بن کر بھی انساں
پا نہ سکا راز اپنی بقا کا

خدا کی نظر میں غنی ہیں کہ جن کو
نہ ہو شاہ زماں فکر ہرگز جزا کا

جامِ رحمت

جام رحمت انہیں بھر بھر کے عطا ہوتے ہیں
تیرے نزدیک جو مقبولِ رضا ہوتے ہیں

وہی ذرے جو کہ کرنوں سے اثر لیتے ہیں
آخر ایک روز وہ خورشید نما ہوتے ہیں

کل صبح گزرے جو تم ہوئی قضا میری نماز
سجدے کیا مہر کی آمد پہ روا ہوتے ہیں

وہی دل دل ہے جو دل یادِ الٰہی میں رہے
وہی سر سر ہیں جو سر تن سے جدا ہوتے ہیں

شاہ زماں پل کے صدف میں ہی گہر بنتے ہیں
وہی قطرے جو کہ دریا میں فنا ہوتے ہیں

جہادِ نفس

جہادِ نفس میں جو برسرِ پیکار ہوتے ہیں
وہ مردانِ خدا ظاہر میں پردہ دار ہوتے ہیں

بلائیں ابنِ آدم کی ملک لیتے ہیں آ آ کر
جو سحری کے لئے جب مسلماں بیدار ہوتے ہیں

زمانے میں وہ کرتے ہیں بلند اسلام کا پرچم
جو باہمت خلیق و صاحبِ کردار ہوتے ہیں

پلائیں جن کو نظرِ کرم سے خود ساقئ کوثر
وہ دیوانے تو اکثر بے پیئے سرشار ہوتے ہیں

اصل میں شاہ زماں بنیاد ہی جن کی نہ اچھی ہو
وہ کب مٹی میں مل کر رونقِ گلزار ہوتے ہیں

دریا ہے حباب اندر

کہتے ہو کہ ظاہر ہوں رہتے ہو نقاب اندر
بہلانے کو کہتے ہو تیرا ہے جواب اندر
ہو مجھ میں نہاں جیسے خوشبو ہے گلاب اندر
انداز یہ کیسا ہے دریا ہے حباب اندر
اوصافِ حمیدہ جو قرآن بتاتا ہے
ملتے ہیں نشان ایسے رسالتِ مآب اندر
سرکار غلاموں کو مایوس نہیں کرتے
جب یاد کریں ان کو آجاتے ہیں خواب اندر
گستاخِ نبی جو ہوں محروم ہیں رحمت سے
پا لیتے ہیں منزل جو رہتے ہیں آداب اندر
کیا شاہ زماں سمجھیں ہم صانعِ قدرت کو
ان گنت تو جلوے ہیں آئیں نہ حساب اندر

رباعی

زمیں سے آسماں تک آسماں سے لامکاں تک ہے
خدا جانے ہمارے عشق کی دنیا کہاں تک ہے
نہ جانے شاہ زماں یہ جلوہ جاناں کہاں تک ہے
وہیں تک دیکھ سکتا ہے نظر جس کی جہاں تک ہے

پوشیدہ ہم سے عالم کون ومکان نہ تھا

جب تک یہ رازِ زندگی ہم پر عیاں نہ تھا	ہرگز ہمیں اندیشہء سود و زیاں نہ تھا
حسن جمالِ ذات کے جلوے نہاں نہ تھے	پوشیدہ ہم سے عالم کون و مکان نہ تھا
سب آشنا تھے انجم و ماہتاب و آفتاب	دشمن بھی اپنا اس طرح سے آسماں نہ تھا
تھا سوزِ عشق باعثِ تخلیقِ کائنات	اک حسن محض موجدِ کون و مکان نہ تھا
جس نظرِ اِلتفات کو دیں ہم نے وسعتیں	ہوگی ستم ظریف بھی ہرگز گمان نہ تھا
پیتے جہاں تھے روز وشب حسنِ ازل سے ہم	اُس میکدے میں ماسوا رب شاہ زماں نہ تھا

وہ تیرا ہی تو گھر نکلا

تھا جس کا چار سو چرچا دو عالم میں کدھر نکلا
کہیں کعبہ نشیں ہوکر بتوں کے گھر مگر نکلا
تھی جس کی جستجو مجھ کو وہ خود ہی مبتلا نکلا
کہیں خالق کہیں عاشق کہیں وہ دلربا نکلا
نہ پوچھو مجھ سے دردِ عشق کی تاثیر کیسی ہے
تیری محفل سے جو نکلا وہ لیکر چشمِ تر نکلا
لرزتے تھے زمین وآسمان جس کے اٹھانے سے
وہ مسجود ملائک روحی پیکر سربسر نکلا
خدا نے جس کی خاطر دو جہاں کو پیدا فرمایا

وہ محبوبِ خدا ختم الرسل خیر البشر نکلا
لٹایا گھر زلیخا کا کیا بے ہوش موسیٰؑ کو
اٹھا کر میم کا پردہ یونہی وہ جلوہ گر نکلا
سمایا تھا جو آنکھوں میں وہ دل کا نور بن چمکا
سمایا جو نہ کرسی میں وہ آخر عرش پر نکلا
نہ پایا تجھ کو کعبہ میں جو ڈھونڈا شاہ زماں آخر
میں دل سمجھا جسے اپنا وہ تیرا ہی تو گھر نکلا

نکالیں دوسروں کے عیب جو خودبیں نہیں ہوتے

جو محرم راز ہوں ہرگز وہ نکتہ چیں نہیں ہوتے
نکالیں دوسروں کے عیب جو خودبیں نہیں ہوتے

ملا جن کو ہے تیرا غم قسم تیری، تیری خاطر
وہ سب کچھ بھی لٹانے پر ذرا غمگیں نہیں ہوتے

ہوا کا رخ بدل دیتے ہیں طوفانوں سے لڑ کر بھی
پریشاں رفعتِ پرواز سے شاہیں نہیں ہوتے

ہمیں آتے ہیں رعبِ حسن سے آداب کچھ ورنہ
حقیقت میں محبت کے کوئی آئیں نہیں ہوتے

ہے دنیا میں خدا کا نام باقی نیک بندوں سے
وگرنہ شاہ زماں سب لوگ اہل دیں نہیں ہوتے

ازل میرا ابد میرا

لگا دی منہ سے تو نے کہہ کے کیسی بہتریں ساقی
عمر ساری گذر جائیگی مستی میں یہیں ساقی

ہے گردش میں یہ سیارے یہ گردوں یہ زمیں ساقی
یہ ممکن ہے کہ انہوں نے بھی پی لی ہو کہیں ساقی

ازل میرا ابد میرا جمالِ کبریا ہوں میں
خدا بیں کیلیئے دنیا کی ہے ہر شے حسین ساقی

عزم پختہ یقین محکم سبک رفتار رہنا ہے
اندیشہ ہے کہ کھو بیٹھیں نہ راہ محمل نشیں ساقی

تو ہی معبود برحق آخری اور اولیں ساقی
جھکے گی غیر کے آگے نہ ہرگز یہ جبیں ساقی

ستاروں کی گذرگاہوں سے آگے ہے مقام اسکا
رہے گی بشر کی پرواز تا عرشِ بریں ساقی

رہے گا شاہ زماں یہ رازمخفی ابد تک تیرا
تقاضا ہے یہ قدرت کا رہے پردہ نشیں ساقی

تیری بزم کی رونق تھا

تیری بزم کی رونق تھا میں تجھ سے جدا کب تھا
تیرے ازن سے جا بیٹھا تیرے حکم سے ہی نکلا

کیوں دیکھ کے مجھ کو تم یوں آنکھ چراتے ہو
جب دل میں ہی رہتے ہو پھر آنکھ سے کیا پردہ

کیا مجھ سے چھپاتے ہو چلمن سے لگے کیوں ہو
ہم دیکھ تو لیتے ہیں رخ آپ کا تھوڑا سا

تھے ہم بھی کبھی تیرے گردش ہے زمانے کی
محرم تو پرانے ہیں آ اب تو گلے مل جا

کیا شاہ زماں تیری تسلیم کی خو دیکھی
ہر بات پہ کہتے ہو سرکار بہت اچھا

کیوں مجھے آپ نے دیوانہ بنا رکھا ہے

کس قدر قابلِ تعظیم بنا رکھا ہے
اپنے آدم کو فرشتوں سے بڑھا رکھا ہے

شعائر اللہ کو ملی شان کسی نسبت سے
حجرِ اسود کو بھی کعبہ میں سجا رکھا ہے

میری چاہت نہیں گر تیری محبت کا ثمر
کیوں مجھے آپ نے دیوانہ بنا رکھا ہے

عکس چہرے پہ میرے آپ کی زیبائی کا
میری آنکھوں نے تصور سا جما رکھا ہے

خلق سے پیار خدا پاک ہمیں یاد رہے
نیک کاموں کا بھی اللہ نے صلہ رکھا ہے

اللہ ظاہر و ناظر بھی ہے موجود بھی ہے
ناشناؤں نے اسے خود سے جدا رکھا ہے

شاہ زماں مل کے میرے ساتھ چلو اللہ نے
اللہ والوں کی رفاقت میں مزا رکھا ہے

خود شناسی خدا کا عرفان ہے

بہت دشوار ہے کامل انساں ہونا / نفسِ انسان کا تابع رحمٰں ہونا
کون سمجھا ہے قرآن کے اسرار و رموز / اتنا آسان نہیں عارفِ قرآں ہونا
علی کو زیبا ہے ولایت کا لقب / بابِ شہر علم صاحبِ عرفاں ہونا
سرِ تسلیم ہے خم سجدے میں جبیں / کوئی شبیر سے سیکھے قرباں ہونا
خود شناسی خدا کا عرفاں ہے / قربِ حق واصلِ رحمٰں ہونا
رونمائی ہے ربِ برتر کی / روحی پیکر میں شاہ زماں ہونا

ساقیٔ میخانہ

ہر طلبگار کو مل جائے پیمانے میں
کیا کمی ساقی تیرے میخانے میں
قطرہ مانگوں تو دریا دے دے
کمی نہ آئی تیرے خزانے میں
بے مثال لاشریک ہے تو
کوئی ثانی نہیں تیرا زمانے میں
جب آتے ہو میں نہیں ہوتا
خود کو کھویا تجھ کو پانے میں
ہاتھ اٹھا نہ غیر کے آگے
کھلی ہے آنکھ سخی گھرانے میں

گنبد خضرا کو سالہا دیکھوں
عمر گزرے یوں آنے جانے میں
شاہ زماں فیض سب کو ملتا ہے
ایسی ہی محفلیں سجانے ہیں

مندرجہ نعت بفرمائش شیخ الحدیث مولانا سردار احمد صاحب پہلی بزم رضا کے موقع پر قلمبند کر کے پڑھی گئی۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بزمِ رضا ہے رضائے محمدؐ
ہیں اہل بزم آشنائے محمدؐ

ہیں احمد رضائے احد کی حقیقت
کہ " من رانی " خود فرمائے محمدؐ

سر کو جھکا با ادب ہو کے بیٹھو
ہیں محفل میں تشریف لائے محمدؐ

ہوں دل شاد کیوں نہ غلامانِ احمد
کہ جن کا خدا خود فدائے محمدؐ

نبیوں کے شاہد ولیوں کے والی
زماں بن کے سردار آئے محمدؐ

سلام

صَلِّ عَلیٰ شفیعٔنا صَلِّ عَلَیْہِ مُحَمَّدٍا
صَلِّ عَلیٰ نبیٔنا صَلِّ عَلَیْہِ مُحَمَّدٍا
صَلِّ عَلیٰ رَسُوْلِنَا صَلِّ عَلَیْہِ مُحَمَّدٍا

مضمون عالم کے عنواں سلام — موجب مظہر یزداں سلام
خسرو اقلیمِ عرفاں سلام — رُسل خدا علی ذی شاں سلام
مصدر علم و عرفاں سلام — منبع معنی قرآں سلام
اکمل خسرو خوباں سلام — اطہر رہبر پاکاں سلام
حسینانِ عالم کے جاناں سلام — مخدومِ حوران و غلماں سلام
ذات خداوند کے مہماں سلام — فخرِ معراج انساں سلام
عیسیٰ بیمار ہجراں سلام — زماں دردمندوں کے درماں سلام

لے جا سلام میرا (1953)

لے جا سلام میرا طیبہ کو جانے والے لے جا میرا سلام
کہنا کہ ایک خادم لیتا ہے نام تیرا لے جا سلام میرا
مزمل و مدثر کونین کے ہو والی
اے کالی کملی والے تمھاری شان عالی

نبیوں میں سب سے اعلیٰ بیشک مقام تیرا
لے جا سلام میرا لے جا سلام میرا
اللہ سے تم نے باندھے کچھ راز دار رشتے
ہر دم سلام بھیجیں جھک جھک کے سب فرشتے
منظور تھا خدا کو یہ احترام تیرا
لے جا سلام میرا لے جا سلام میرا
تم ہو وہ ابرِ رحمت غاروں میں رونے والے
اور پاک آنسوؤں سے عصیاں کو دھونے والے
امت کو بخشوانا رو رو کے کام تیرا
لے جا سلام میرا لے جا سلام میرا
روندے ہوئے خلق کے ہیں درد و غم کے مارے
ہم عاصی جی رہے ہیں آقا تیرے سہارے
لیتے ہیں نام اکثر ہم صبح و شام تیرا
لے جا سلام میرا لے جا سلام میرا
گھیرے ہوئے ہے ہم کو گو بے کسی ابھی تک
محفوظ ہے دلوں میں الفت تیری ابھی تک
آساں نہیں مٹانا یہ فیضِ عام تیرا
لے جا سلام میرا لے جا سلام میرا

اور جاکے یہ بھی کہنا اے خوش نصیب راہی
مجھ کو کبھی بلانا طیبہ نگر کے ماہی
جاری رہے یہ لنگر شاہا مدام تیرا
لے جا سلام میرا لے جا سلام میرا
نظرِ کرم ہو شاہا نہیں انتظار اچھا
ہو جائے اک نظر سے تیرا بیمار اچھا
دیدار کا ہے طالب سید غلام تیرا
لے جا سلام میرا لے جا سلام میرا

سید یہی تو چار ہے

سید یہی تو چار ہیں رفقائے نبی
بوبکرؓ و عمرؓ ہیں عثمانؓ اور علیؓ
اور پانچ بے مثال ہیں اہل بیت بھی
جن کے فیوض و کرم سے سب آئمہ ولی

رباعی شان علی المرتضیٰ

اگرچہ قصرِ خلافت کے ہیں چار باب
مگر ہے شہرِ ولایت کا فقط ایک باب
چہ نسبت خاک را ایں عالمِ پاک
محمد ہیں آفتاب علی مثلِ ماہتاب

محمد شہرِ علم ہیں تو اُن کے در ہیں علی
قربت حق و رسالت کی راہ گزر ہیں علی
جانِ پیغمبر دیں قوتِ داور ہیں علی
شاہ زماں دوجہاں میں مرے رہبر ہیں علی

مشکل کشا علی

شیر خدا علی سرِ بقا علی — نو ر الہدیٰ علی صدر العلیٰ علی
گوہرِ سخا علی مشکل کشا علی — جوُد و سخا علی فقر و غنا علی
غم کی دوا علی حاجت روا علی — رہبر مرا علی ہادی مرا علی
والی مرا علی حامی مرا علی — آقا مرا علی مولا مرا علی
بابِ شہرِ علمِ مصطفیٰ علی — روزِ ازل ولی نورِ خدا علی
جہان رنگ و بو میں شاہ زماں کبھی — ہوا ہے نہ ہو گا کوئی دوسرا علی

رباعی

حسین ابن علی سب کے ولی سب کے امام
مٹ سکا نہ مٹے گا کبھی شبیر کا نام
جان دی راہِ حق میں زندہ کیا اسلام
شاہ زماں محسنِ دیں پہ میرے لاکھوں سلام

مرثیہ

ذکر حسین علی کے غم میں آنکھیں تر دِل روتا ہے
مظلوم کا ناحق خون ہوا میدانِ کربل روتا ہے

جلدی سے پانی لے آؤ ہے پیاس کی شدت زوروں پر
زینب نے کہا کہ علی اصغر معصوم مسلسل روتا ہے

عباس نہیں ہیں اے اکبر پڑے ہاتھ کٹے رن میں جا کر
یہ کیسی آہ و زاری ہے ہر ایک یہاں دل روتا ہے

مجھے غمِ حسین میں رونے دو پلکوں میں اشک پرونے دو
جب غم کی گھٹائیں آتی ہیں سنتے ہیں بادل روتا ہے

مظلوم ہیں قیدی بیچارے تھک ہار چکے غم کے مارے
اس غم کا مداوا کون کرے ہر آنکھ کا کاجل روتا ہے

ہوا ظلم یہ کیسا شاہ زماں سبھی لٹ چکا ہے کارواں
اب غمِ حسینؓ کی محفل میں جو شخص ہے شامل روتا ہے

مرثیہ سید الشہدا امام حسینؓ

کس قدر خوں آلود تھا چہرہ حسین کا
کرب و بلا میں نصب تھا خیمہ حسین کا

زینب نے کی پکار عرش کانپنے لگا
نیزے پہ سر جو اُس نے دیکھا حسین کا

حق برسر پیکار تھا باطل کے سامنے
تھا حق پہ جان دینا عقیدہ حسین کا

کلمہ حق سنا دیا نیزوں کے سائے میں
دیں کو بچا گیا یہ کلمہ حسین کا

گھر کو لٹا یا دین کی خاطر حسین نے
کتنا بلند پایہ ہے رُتبہ حسین کا

ظالم یزید کا کہیں نام و نشاں نہیں
عالم میں ہو رہا ہے چرچا حسین کا

ظالم کے آگے سر کو جھکاؤ نہ شاہ زماں
پیغام دے رہا ہے سجدہ حسین کا

نماز عشق یوں ادا ہو رہی ہے

یہ ہستی فنا سے بقا ہو رہی ہے
کہ شاید خدا آشنا ہو رہی ہے

مسلسل تغیر سا ہے اک جہاں میں
یہ دنیا کیا سے کیا ہو رہی ہے

شاید ابھی مجھ میں ہی کچھ کمی ہے
وفا کر رہا ہوں جفا ہو رہی ہے

زخم دل کے پھر سے ہرے ہو رہے ہیں
دعا آپ کی ہے شفا ہو رہی ہے

ہونے سے میرے گناہ و ثواب
نہ ہوں پھر یہ کیسی دعا ہو رہی ہے

سمجھتے نہیں ہیں حقوق العباد
عبادات کی انتہا ہو رہی ہے

اچھا پھر ملیں گے قیامت میں تم کو
کہ اب ہوس دنیا جدا ہو رہی ہے

سر کو کٹا شاہ زماں سرِ مقتل
نمازِ عشق یوں ادا ہو رہی ہے

کیوں بندا یار نابینا

قرآن سورۃ الانعام آیت ۱۰۴: (ترجمہ) اب بلا شبہ تمھارے پاس تمھارے رب کی جانب سے حق بینی (دیدار الٰہی) کے ذرائع پہنچ چکے ہیں سو جو شخص دیکھ لے گا وہ اپنا فائدہ کرے گا اور جو شخص اندھا رہے گا وہ اپنا نقصان کرے گا، اور میں تمھارا نگران نہیں ہوں۔

قرآن سورۃ بنی اسرآئیل آیت ۷۲: (ترجمہ) اور جو کوئی اس جہان میں اندھا رہا، وہ آخرت میں بھی اندھا اور راستے سے بہت ہی بھٹکا ہوا رہے گا۔

کیوں بندا یار نابینا   رب تیرے پاس رہے
من کعبہ تن مدینہ   رب تیرے پاس رہے
خانہ کعبہ گنبد خضرا   رکھوالا جو شعارِ اللہ دا
رب دا یار نگینہؐ   رب تیرے پاس رہے
کیوں بندا یار نابینا   رب تیرے پاس رہے
فِیٓ اَنفُسِکُم کرے اشارے   ہو مُعَلَّم پاس پیارے
کر صاف قلب آئینہ   رب تیرے پاس رہے
کیوں بندا یار نابینا   رب تیرے پاس رہے
لا الٰہ دا ورد پکائیں   پڑھ کلمہ ہو کلمہ جائیں
کر تابع نفس کمینہ   رب تیرے پاس رہے
کیوں بندا یار نابینا   رب تیرے پاس رہے
کلمہ نفی اثبات پکائیں   اللہ ہو ساہ نال ملائیں
ہو روشن تیرا سینہ   رب تیرے پاس رہے
کیوں بندا یار نابینا   رب تیرے پاس رہے

بن مرشد نہ ڈھوئی   تو کدوں دی سادھن ہوئی
سجنا باجھ کی جینا   رب تیرے پاس رہے
کیوں بندا یار نابینا   رب تیرے پاس رہے
ذکر اللہ شاہ زمان   اسم صفت نوں اکو جان
اک ہو جائے مرنا جینا   رب تیرے پاس رہے
کیوں بندا یار نابینا   رب تیرے پاس رہے

نویدِ جمہوریت

وہی جوش براہیمی دکھا دیں شاہ زماں ملکر
نہیں بھاتے مجھے ہرگز بتانِ خانۂ آذر
قمر کتنا ہی تاباں ہو رہے گی پھر بھی شب آخر
سحر ہوتی نہیں ہرگز طلوع جب تک نہ ہو خاور

وطن میں لٹ چکے اب تک نہ جانے کارواں کتنے
ہمیں ملتے ہیں دورِ آمریت کے نشاں کتنے
نااہلوں کی سیاست کا کریں کیا آپ سے شکوہ
کئے پامال جس نے آرزوؤں کے جہاں کتنے

یونہی ترتیبِ نو دیتے رہیں گے تنکے چن چن کر
جلائے گی برق ہم دیکھ لیں گے آشیاں کتنے
وہ دور اب آگیا ہے قوم کی شیرازہ بندی کا
ملیں گے اب ہمیں ہرجا امیر کارواں کتنے

اب اتحاد وایماں نظم و نسق و امن کی خاطر
ہیں آتے دیکھئے میداں میں ایسے نوجواں کتنے
میرے ہمدم نہ ہو غمگین بہاریں پھر سے آئیں گیں
نہ جانے گل کھلیں گے اس چمن میں شاہ زماں کتنے

تغیّر و تفکّر

تجھے ملت کا کوئی غم نہیں ہے
تیرے سینے میں شاید دم نہیں ہے
تو احکامِ خداوندی کا پابند
تو مسلم ہے کسی سے کم نہیں ہے
سفالِ جاں کو بھر لے اپنی مَے سے
ترِے ہاتھوں میں جامِ جم نہیں ہے
غیروں کی غلامی دستگیری
ترِے امراض کا مرہم نہیں ہے
ترقی اور خوشحالی ہو کیونکر
وسعت کی ہوس ہر دم نہیں ہے
نہ حُریت عدل اور استقامت
یقین محکم عمل پیہم نہیں ہے
نکل جا خانقاہ سے سوئے مکتب
کہ تو قرآن کا عالم نہیں ہے
توسجدوں کو بھی جتنا طول دے دے
سرِتسلیم تیرا خم نہیں ہے
قلبِ بے نور ہو کیسے منور
رَبطِ نفس و روح باہم نہیں ہے
تصوّف کی منازل طے ہوں کیسے
تو اپنے نفس پر حاکم نہیں ہے
اناالحق کی رَمز منصور جانے
ابھی تُو ذات حق میں گم نہیں ہے
ہو سلطانِ زماں مکاں کیوں کر
کہ عشقِ لامکاں قائم نہیں ہے
ہو نصرت شاہ زماں کیسے بدستم
میرے اسلاف کا پرچم نہیں ہے

تعمیرِ نو کے واسطے اجتہاد چاہیے

رُودادِ بے کسی نہ فریاد چاہیئے
اسلاف کے کردار کی اک یاد چاہیئے
بیدار ہو مسلماں ہمت سے کام لے
ویران خانہ پھر مجھے آباد چاہیئے
ہو خود کفیل اپنے وسائل سے کام لے
خیرات، سودی قرض نہ امداد چاہیئے
دنیا کی کوئی طاقت بھی نہ زیر کرسکے
بس عالمِ اسلام میں اتحاد چاہیئے
شاہ زماں قرآن تو دستورِ دین ہے
تعمیرِ نو کے واسطے اجتہاد چاہیئے

منشورِ دین حق

(از ڈاکٹر محمد رمضان چشتی صابری)

یقین اور اتحاد تنظیم و ایماں
عبادت اطاعت اصولِ مسلماں
اللہ وَحدہُ لائقِ عبادت
محمدؐ رسول اللہ لائقِ اطاعت
دین کا منشور ہے کتاب اللہ
ہے تفسیر جس کی محمدؐ کا فرماں
سب اہل بیت چودہ ستارے
اصحاب آئمہ ہیں ہادی ہمارے
ولی شاہ زماں مرشد و رہبر
رہے جن کا سایہ مریدوں کے سر پر

مومنین کا معراج

ہے نماز پنجگانہ حکمِ شریعت حسبِ معمول
اَلصَّلٰوۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ قُرْبِ اِلٰہ حق کا نزول
لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ کو کر قبول
اَلصّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ فرمانِ رسول

تکمیل عبدیت

تجھی کو ڈھونڈتا اور دیکھنا اور تجھ میں گم ہونا
مقامِ معرفت اہل طریقت جسکو کہتے ہیں
یہی ہے شاہ زماں تکمیل عبدیت کہ سب عارف
صلوۃ دائمون کے سُکر میں ہی مست رہتے ہیں

جنت کا حقدار

لباسِ خضر میں چھپے ہیں رہزن — پکڑ لے مسلماں محمد کا دامن
اگر پکڑ لوگے محمدؐ کا پلہ — تمھیں بخش دے گا محمد کا اللہ
مرتے نہیں اولیاء اور شہدا — اللہ کے محبوب اللہ اکبر
اُمت کے ہونگے فرقے بہتر — جنت میں ہو گا با ادب بہتر

نذرانہ عقیدت

(از شیخ محمد جمیل)

منبع علم عرفان مخزنِ سرِ نہاں
مرجع ہر خاص و عام آپ کا ہے آستاں
اونچا ہے تیرا مقام بالا ہے تیرا نشاں
دین و دنیا کی ملی تجھ کو ولایت بے گماں
نائب پیر طریقت محمد حسین قطبِ زماں
آپ ہیں عارف اور عارفوں کے ترجماں
نیک خُو خوش طبع فطرت حسین شیریں زباں
چومتا ہے آپ کی پیشانی کو جھک کر آسماں
ظرف اعلیٰ نسب اولیٰ علم کا سیل رواں
آپ کے ہاتھوں ہوئے کئی غیر مسلم مسلماں
عرفان الٰہی کے مصنف پروردہ قطبِ زماں
فقر میں مولا علی شیرِ خدا کے ترجماں
علم کا مخزن حلم کا ایک بحرِ بیکراں
رہنمائے کاملاں اور آشنائے عارفاں
اللہ کرکے ہر دم فزوں آپ کا زورِ بیاں
فیض پائے آپ کے در سے ہمیشہ کل جہاں
گر قبول اُفتد جمیل طاہری! کا خوش بیاں
شکر صد گوئم اے کامل پیر سید شاہ زماں

سالک کے مراحل عمل

احکام الٰہی میں پُر جوش رہنا
اتباع رسل میں باہوش رہنا
جنون عشق میں مد ہوش رہنا
قرب الٰہی میں خاموش رہنا

چہار منازل تصوّف ویقین کامل

شریعت استوار عمل ہے علم الیقیں ہونا
طریقت راہ دیں ہے عین الیقیں ہونا
حقیقت منزل مقصود ہے حق الیقیں ہونا
مقام معرفت کیا ہے! امانت کا امیں ہونا

علم وعمل

زہد علم و عمل سے حاصل شریعت کا ثمر
معرفت علمِ تصوف سے محیط بحر و بر
ذات را دیدوشنید حق آشنا ہے با خبر
شاہ زماں انمول ہے علمِ عرفاں کا گہر

حالتِ وجدووجدان

حالِ وجداں میں آنا میرا دوش نہیں
ہوش بھی آئے تو لگتا مجھے ہو ش نہیں
تہی پہلو جو رہے میرا آغوش نہیں
شاہ زماں ہوش میں ہوں مدہوش نہیں

علم اخلاص مع اللہ

عقل سے آگے شعور و تفکر مگر لاشعوری ہے دونوں سے بڑھ کر
مزید اس میں مستور صفت پیغمبر نیت کو اخلاص سے کر منور

ذکر نفی واثبات کلمہ طیب

کلمہ ہک پڑھایا مرشد قاری چھ پڑھاسے
پڑھ کلمہ تن کلمہ بنیا کلمہ نال اساندے
کلمے میل اتاری دل دی کھلے راز خلاصے
شاہ زماں دل اندر دلبر دیکھ نہ آسے پاسے

جاہل عالم

بے ادباں مقصود نہ حاصل قدم رکھیں ڈر ڈر کے
نفس امارہ زیر نہ ہویا عمر کٹی لڑ لڑ کے
شاہ زماں بے مرشد جاہل عالم ہو پڑھ پڑھ کے
جاگ بناں دھد جمدا ناہیں لال ہووے کڑھ کڑھ کے

جِت کے ہرن دامُل ہیرا

چاروں طرف ہنیر اسی کچھ پیار دے دیوے بلدے رہے
کہ جینوں دنیا لبھدی اے او اپنے آپ نوں لبھدے رہے
رب رب کردے رب نہ ملیا بس عقل دے انے کھپدے رہے
شاہ زماں او بازی لے گئے جیڑے جت کے بازی ہردے رہے

حسرتِ ناتمام

دیکھا جو ان کی جانب نگاہ بے بصر گئی
حیراں ہوں شاہ زماں نظر بینا کدھر گئی
پوچھو نہ آرزوؤں میں کیسے بسر ہوئی
مرنے کے بعد میرے ان کو خبر ہوئی

سفرِ ناتمام

محبت کا کوئی ساحل ہے — عشق ڈوبنے پہ مائل ہے
وارفتگی کا یہ عالم ہے — ہر قدم پہ ایک منزل ہے

علمائے ظواہر کو دعوتِ فکر

نظر کوئی آئے چہرہ نورانی — عشق اویسی کا جذبۂ ایمانی
کہاں شاہ زماں ہیں تصوف کے بانی — رُومی غزالی جنید الف ثانی

دیدارِ الٰہی

تیری نظر سے تیرا دیدار یاالٰہی — کہاں تیرا حُسنِ مطلق کہاں میری کم نگاہی
تو بحرِ بیکراں ہے مَیں ایک بوند پانی — تو آفتابِ تاباں مَیں کرن ہوں ذرا سی
ہے نور سے منور کون و مکاں کا عالم — لوح و قلم بھی تو ہے کلمات بھی سیاہی
نور احد ہے وحدت، وحدیت حق نما — کثرت ہے عین وحدت قرآن دے گواہی
کس کی تلاش میں ہے یہ عدم کا مسافر — خود آپ اپنی منزل خود جُو ہے خود ہی راہی
یہ عجب ہے کہ انساں خالق سے بے خبر ہے — دریا کہاں ہے پوچھے دریا میں رہ کے ماہی

نہ طلب سیم و زر کی نہ ہوس ملک گیری — جن کو عطا ہوئی ہے اللہ کی بادشاہی
یہ خستہ حال فقرا محبوب ہیں خدا کے — اللہ کے دوستوں کا انعام شہنشاہی
دو طرفہ عشق کا یہ تعلق ہے قرب اللہ — اللہ پہ بندہ راضی بندے پہ اللہ راضی
کندن بنے ہیں سب ہی درگاہ مصطفیؐ سے — رومی ہو یا غزالی، عطار ہو کہ رازی
تری رُوح پہ حکمرانی دل پر ہے بادشاہی — کھلا راز شاہ زماں یہ تری دید خود آگاہی

آدمی خوش نصیب ہوتے ہیں

جو بھی تیرے قریب ہوتے ہیں — آدمی خوش نصیب ہوتے ہیں
تمھیں دل سے چاہنے والے — لوگ اکثر غریب ہوتے ہیں
جنکو بخشی ہیں قربتیں ہم نے — وہی اکثر رقیب ہوتے ہیں
مرنا جینا ہو روز جنکا کام — خود ہی اپنے طبیب ہوتے ہیں
جو بھی پا لے تیرے خزانوں سے — اپنے اپنے نصیب ہوتے ہیں
شاہ زماں زیست کے غم بھی — کیسے کیسے عجیب ہوتے ہیں

ہر کلی میں ہے تیری رعنائی

ذرا سی بات لب پہ نہ آئی — مجھے شاید تھا خوفِ رسوائی
میری وفاؤں کا بھرم رکھ لو — لوگ کہتے ہیں تیرا سودائی
جہاں میں اسلئے ہے شور اتنا — خدا کو کھا گئی تھی تنہائی
گلوں میں موجزن تبسم ہے — ہر کلی میں ہے تیری رعنائی
شاہ زماں کیا ہے؟ وعدۂ فردا — آپ ہی آئے نہ بہار آئی

زہے نصیب

زہے نصیب جنہیں آپ کا دیدار ملے
ملے اگر کبھی خواب میں قرار ملے
خبر کسے کہ بادِ صبا پہ کیا گذری
نکھارتی رہی گلشن کہ نو بہار ملے
مقام طور ہے اور رسن و دار بھی لیکن
کہاں وہ لوگ جن کو پیامِ یار ملے
ازل سے شاہ زماں ہے جستجو جسکی
کہیں وہ بھولنے والا جو ایک بار ملے

درد بھرا افسانہ

گزر گئے وہ نظر چرا کے جیسے کوئی بیگانہ ہے
کیسے اب انجان بنے ہیں خوب ہمیں پہچانا ہے
میرا ان سے رو کے ملنا ان کا پیار سے شفقت کرنا
دیکھنے والوں کو یہ کہنا کیا کہئے دیوانہ ہے
اک موہوم امید تھی تیرے ملنے کی اس دنیا میں
کسے خبر تھی اہل وفا کو گھل گھل کر مرجانا ہے
حال ہمارے بعد نہ جانے کیا ہوگا میخواروں کا
یاد کریں گے آج کہاں وہ رونقِ میخانہ ہے
تیری تمنا میں کچھ گزری باقی تجھ کو پانے میں
شاہ زماں یہ رام کہانی درد بھرا افسانہ ہے

زلفِ برہم

اِدھر دشمنِ جان اُدھر زلفِ برہم — جلانے کو میرے یہ فتنہ ہے کیا کم
لئے جارہے ہو ہماری دعائیں — دیئے جارہے ہو جدائی کا یہ غم
ستاروں سے آگے محبت کی دنیا — ہے بیٹھا بسائے ہوئے ابن آدم
تیرے دم سے تکمیل ہے زندگی کی — تجھے کاش ہوتی خبر میرے ہمدم
نہ بھولے گا ہرگز کبھی ہم کو سیّد — شبِ وصل میں وہ جدائی کا عالم

تکمیل ولایت

نماز پنجگانہ تو گذرگاہِ شریعت ہے
جہاں ملتی ہیں سب راہیں وہ شاہراہ طریقت ہے
مقامِ معرفت منزل سفر میرا حقیقت ہے
عشق ہو شاہ زماں کامل تو تکمیل ولایت ہے

وحدت الوجود۔وحدت الشہود

خود کا احساس عالمِ وحدت الوجود ہے
حدِ فکر کی کثرت وحدت الشہود ہے
کلیات میں یہ تکثر بھی لا حدود ہے
کثرت میں حسنِ ازل کی وحدت موجود ہے

دُعائے فقیر

یارب تیرے ناچیز بندے کی دعا ہے
کر علم سے روشن جو دل تو نے دیا ہے
بھٹکے ہوئے راہی کو راہ اپنی دکھادے
گم گشتہ مسافر کو منزل کا پتہ دے
اب کون مددگار یہاں تیرے سوا ہے
کر علم سے روشن جو دل تو نے دیا ہے
کوئی دوسرا نہیں ہے جہاں میں ترے سوا
تو شاہ دوسرا ہے جملہ مخلوقات کا
ہم بندے ہیں تیرے ہمارا تو خدا ہے
کر علم سے روشن جو دل تو نے دیا ہے

تصوف کے چار حروف میں ولایت مضمر ہے

ت توبہ کرن نال تابع نفس شیطان دا تزکیہ ہو
و ولی ف فنافی اللہ ص صاف قلب دا تصفیہ ہو
شاہ زمان تصوف دے چار حرفاں نال صاحب کشفیہ ہو
نہیں مشکل بلقیس دا تخت لانا کوئی مثلِ آصف بن برخیا ہو

حد اور بے حد کون ہے انحد

حد لگے تے بشر اے بے حد لگے تے نور
حد ناں بے حد لگے تے احمد پاک حضور
جس حد توڑی چڑھیا سولی وانگوں شاہ منصور
شاہ زماں میرا اللہ انحد دل تو ناہیں دور

صلوۃ دائمون

صلوۃ سمجھ لے عشق دا وضو کر کے خیال غیر دا دلوں ہے دور کرنا
قائم کرتوں پھر نماز دائمی نال تکبیر دے خودی نوں چُور کرنا
حاضر ناظر جاننا ذات تائیں پیدا سمجھ وجود وچ نور کرنا
محمد حسین ساجد مسجود وہی سجدہ ویکھ کے وچ حضور کرنا

ماخوذ از دیوان سلطان العارفین بابا سید محمد حسین شاہ

نابود ہیں توں یا بود ہیں توں

تھاگے عشق انو کھڑے وچہ گُنجلاں واہ تھکی نی میں بھُل گیاں
کچھ کھولدیاں کھولدیاں ہور پیاں گُجھ کھولدیاں کھولدیاں کھُل گیاں
کئی میم مروڑی مروڑیاں میں سر لام دیاں نیھریاں جُھل گیاں
الف دیکھ محبوب دا قد سید نی میں تل گییاں سِتے مُل گیاں

میں تے ناڑو ناڑ نکھیڑ لواں کتھے رہندا وچہ وجوُد ہیں توں
تیرا کیوں نہیں یار دیدار ہوندا جد ہر شے وچ موجود ہیں توں
ساتوں لُکدا رہیں بھاویں تو سجنا اِسیں لا کے محبتاں نہیں بجھناں
سانوں حد ٹپنی کوئی مشکل نا بھاویں بے حد لامحدود ہیں توں
محبوب دی قدر کراؤندا سی آدم وچ میم لکاؤندا سی
کاہنوں ملکاں سیس جھکاؤندا سی جد اکو اک معبود ہیں توں
وچ اوہلا اِکو میم دا ہے ایہہ تاں اوہوں یار قدیم دا ہے
خود عاشق نبی کریم دا ہے کتے ساجد تے مسجود ہیں توں
میں صدقے ناز ادائیاں توں عَبدہُ دیاں یار صفائیاں توں
ڈر آوے بے پروائیاں توں ایاز ہوں میں شاہ محمود ہیں توں
توں صبح تے میں ہاں مثل شمع نہ تابِ وصل جد ویکھ لواں
اِنج مرجاواں اُنج گھلدی رہاں مینوں کس رنگ وچ مقصود ہیں توں
دس حال توں ساڈے ویڑے دا دِلا تو رانجھے دے نیڑھے دا
ملے یار نہ لابھ کی کھیڑے دا کس کم آئیوں بے سود ہیں تو
بے حد بے مثل جے کہندا زماں کیوں اندر لُک لُک بہندا زماں
تو ہیں یا میں ہاں ایہہ دس کھاں نابود ہیں توں یا بود ہیں توں

دو نصائح

پیاریو سجنو ایس طرح ناں سبق توحید پکائیو
مرشد مرشد کردے اک دن مرشد ہی ہوجائیو
نال سلوک دے پیاریو رہنا ایہہ مرشد دا کہنا
عاشقاں صادقاں وانگوں یارو ہر سخن نوں سہنا
ملے توفیق اگر تساں نوں سبق عرفان پکانا
گل مرشد دی ہر طالب نوں نال سلوک سمجھانا

سچا بول

دوات ذہن نے قلم زبان بن کے کراں اللہ دی صفت بیان یارو
عرش کرسی لولاک دا او مالک کیتا کن تھیں کل جہاں یارو
بھیجاں بہت درود نبی پاک اُتے اوچی نبیاں وچوں جدی شان یارو
کس ویکھا ایسا مہمان سوہنا ہووے رب جیدا میزبان یارو
تھم دین دے چار ہیں علی پیارے ابوبکر تے عمرؓ، عثمان یارو
حسن حسین نے نانے دے دین دی خاطر کیتا کنبہ سب قربان یارو
بابا سید محمد حسین چشتی روضہ لدھڑاں وچہ عالی شان یارو
موتو قبل انت موتو ہوئے جیہڑے سِٹّیاں بیڑیاں وچ طوفان یارو
سچا بول شنکار فقیر دا اے جھوٹ بولنا کار شیطان یارو
ریاکار فریبی نہ ہون سچے کسی قوم دے بھی پاسباں یارو

ہو کے لامکاں مکان اندر دسے بھید ہے میرا انسان یارو
شاہ زماں فرمان خدا وندی پڑھ کے دیکھ لو وچہ قرآن یارو

آلآنَ کَمَا کَانَ

آلآنَ کَمَا کَانَ آیت آئی وچ قران
اس آیت وچ راز حقیقی سمجھو نال دھیان
اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ جامہ پہنے خاص انسان
کھول کے سب قرآن تھویلاں دسے شاہ زماں

تاویل عرفان القرآن

اول حمد خداوند تائیں جو حمداں دا والی
سی او ذات علم وچ مخفی وہم خیالوں عالی
احدیت تھیں وحدت ہو کے وحدیت وچ آیا
روح مثال شہود وجودی ہر ہر جا سمایا
جلوہ گریاں کردے کردے وجوب امکاں وچ آیا
ہر منزل وچ نور تجلہ وکھو وکھ وکھایا
جبروتی ملکوت ناسوتی تے لاہوت باہوتی
محمودہ نصیرہ منزل ماہوتی ہاہوتی
چھ مراتب حقی خلقی تنزیہی تشبیہی
وچ عیاں موجود مشابہ پائیو نور حقیقی
تشبیہوں تنزیہہ نوں لبھیں رب دی ذات پیارے
جس دے امروں کل پسارے روح عناصر چارے
صورت دسے بے صورت نوں جیونکر پھل خوشبو نوں

کرناں نال لکیر گرد دی نظری آوے تینوں □
واحد ذات جمع دے اندر سوچ کے حد لگائیو
حدوں پار بے حد انحد حدوں پار نہ جائیو
پانی اندر برف تے قلزم قطرے وچ پچھانی
مثل حباب توں خود نوں ویکھیں اصلی ذات ہے پانی
فاعل دا فعل تمامی کوئی غیر نہ جانی
لا موجود الا اللہ ہے سمجھ قرآن دے معنی
بھار امانت واپس کر کے بن امین توں یارا
ورنہ ظالم جاہل رہسی جے توں عہدوں ہارا
قول الست بِربکُم دا ہن بھی یاد ہے مینوں
نفس بھلاویں توں انہاں دے جیہڑے بھلے تینوں
احدیت وچ ذات اِلٰہ وحدت اللہ جانی
نور اللہ دا خاص محمد نوری صفت پچھانی
اسم اللہ ناں دل دے اندر نور حقیقی پائیو
لا موجود اِلا اللہ ناں سرُتا سنگ لگائیو
اللہ ناں ساہ باہر جاوے ھو نا اندر آوے
اسم ذات نوں قلباں اندر پاس انفاس پکاوے
(حالت نیند کا ذکر بیداری کا ذکر اس کے برعکس ہے)
ست افلاک زمیناں اندر چوداں طبق پیارے
سب منازل حقی خلقی وچ وجود ہیں سارے

ظاہر دا حق باطن ویکھیں وچ صفات پیارے
ذکر اللہ ناں روشن ہوون نور لطائف سارے
ست لطائف نفس قلب روح سر خفی تے اخفا
انا سلطان فنا فی اللہ ہے باطن ذات اِلٰہ
ذکر نفی اثبات لطائف کلمہ حق پکائیو
پڑھ کلمہ ہو کلمہ جائیو کلمے وچ سمائیو
گم ہو کے وچ اس دے یارا اپنی مَیں بھلاویں
حق دی میں نوں وارد کرکے آپ نفی ہوجاویں
آپ نفی موجود الہٰ ظاہر باطن جانو
گزر کے خود تھیں خود نوں پانا خود وچ ذات پچھانو
لی معلٰی قوسینا دا راز نبی سمجھایا
ولیاں نے حق وارد کرکے ایہہ نقطہ ازمایا
پڑھی نماز بے خبری والی قائم کدی نہ کیتی
جے نماز معراج نہ ہووے جہی نیتی نہ نیتی
اک محمدی سجدہ کافی جیکر آن کراوے
ساجد وچ مسجود ہمیشہ فرق دوئی مٹ جاوے
شاہ زماں ایہہ راز حقیقی صاف قرآن بتاوے
باہجوں مرشد کامل یارو سمجھ کسے نہ آوے

مدح سلطان العارفین (بابا پیر سید محمد حسینؒ)

بابا پیر محمد حسین   خواجہ پیر محمد حسین
سر تے سجیا تاج لولاکی   باطن نوری ظاہر خاکی
آلِ نبی سید الثقلین   خواجہ پیر محمد حسین
مجھ برہن تے کرم کماؤ   اس کوجی نوں سینے لاؤ
رات دنے نہ آوے چین   خواجہ پیر محمد حسین
کوئی نہ میرا آپ دے باجھ   لڑ لگیاں دی رکھیوں لاج
صدقہ پنجتن حسنؓ حسینؓ   بابا پیر محمد حسین
قمر زمان دلشاد پیارے   فقیر اسلم اسلام دلارے
شاہ زماں تیرا نور العین   خواجہ پیر محمد حسین

کشور علم تصوف کے شہنشاہ بے مثال
منفرد ان کا کلام سیرت و حسن و جمال
سلطانِ عارفین عرفان کا سیلِ رواں
چومتا ہے ان کی پیشانی کو جھک کر آسماں
آفتاب حق نما انتہاؤں کی انتہا
پیکر صدق و صفا فیضانِ نورِ مصطفی
خواجہ معین الدینؒ کے نور العین ہیں
اولاد علی آلِ نبی ﷺ سید الثقلین ہیں
شاہ زماں عین منزل طالبوں کا چین ہیں
تاجدار اولیاء پیر محمد حسین ہیں

یادرفتہ

اعلیٰحضرت تاج والی سرکار نے درس نظامیہ کی تعلیم اپنے پیر بھائی اور استاد حضرت مولوی غلام رسول جو کتاب احسن القصص کے مصنف ہیں سے مکمل کی اور اکثر انکی کتاب کے دیباچہ میں مندرجہ اشعار سے اپنے عارفانہ بیان کا آغاز کیا کرتے تھے۔

عشق بھِنا اخلاص نہلایا رنگیا رنگ شہودی
صدق صفا دی آب ہوائیں پلیا وچ خوشنودی

برگو برگ ارادت ازلی نور رچایا ہویا
محویت دے خمر طہوروں نشہ چڑھایا ہویا

افضل اطہر اکمل انورجیں وچ سب وڈیائیاں
عدم تکلف والیاں جس تھیں وہندیاں آئیاں

ازل ازالی ابد آبادی حمد دوام دوامی
وچ دربار وجوب غنا دے اے سرسبز مدامی

کل مراتب حقی خلقی تنزیہی تشبیہی
مظہر حمد حمید حقیقی ایہ مکشوف بدیہی

وجود آدم رسول اللہ نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عکس ہے، کوئی دم بغیر ذکر اللہ ذائع نہیں ہونا چاہیے۔ تمام حمد وثنا ہمیشہ معبود حقیقی کے لیے ہے جس نے اپنے مظہر وحدت نور اللہ کو (برزخ محمدیت) پر وحدیت کے احسن التقویم کے لباس میں ملبوس کر کے مقام روحیت پر اپنی روح پھونکی تو آدم میں نور مجسم کی تصویر نظر آئی تو ملائک سے تعظیمی سجدہ کروایا

آدمیت احترام آدمی با خبر شد از مقام آدمی

آدم کو خدا مت کہو آدم خدا نہیں
لیکن خدا کے نور سے آدم جدا نہیں

منقبت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری (بطرز قوالی)

خواجہ جی مہاراجہ جی سب راجن کے مہاراج
خواجہ معین الدین ہمرا کون تمھارے باجھ
محمد حسین لجپال دا صدقہ رکھیو ہمری لاج
شاہ زماں ہر مانگت کی خواجہ جھولی بھردو آج

صدقہ محبوب الٰہی دا صدقہ کلیر دے والی دا
خواجہ ہندولی مہاراج میری جھولی بھر دو آج
رکھ باہنھ پکڑے دی لاج میری جھولی بھر دو آج
خواجہ ہندالولی مہاراج میری جھولی بھر دو آج

جیہڑے مکھ ناں موہ لیا سانوں اوہ مکھ دکھلا دے
اج تے گھنڈ مکھڑے توں چکدے ساریاں ریجاں لادے
سارے ویکھن تیرا جمال تو اے پنجتن پاک دی آل
خواجہ ہندالولی مہاراج میری جھولی بھر دو آج

لدھڑاں والے شان تیری توں صدقے ہوندے جاندے
رل مل سب دیوانے تیرے ایہو ورد پکاندے
خواجہ سن لے سب دا حال پیا رکھیو اپنے نال
خواجہ ہندالولی مہاراج میری جھولی بھر دو آج

بڑا وڈیرا ساقی توں اے بڑی تری دُھم پئی اے
جنہوں بھی تومے پلائی اوسے نوں چڑگئی اے
ایہہ کیتی پیر کمال کتے ایہدی نہ ملے مثال

خواجہ ہندالولی مہاراج میری جھولی بھر دو آج

ہور کسے تو منگدے ناہیں منگتے تیرے در دے
تاج والی سرکار دا صدقہ خالی جھولی بھردے
سُن عرض میرے لجپال کردے سب نوں مالا مال
خواجہ ہندالولی مہاراج میری جھولی بھر دو آج

شاہ زماں اسلام تے اسلم مست بنی دی آل اے
محمد حسین لج پال دا صدقہ پورے کرن سوال اے
جیہدا کوئی نہ پچھدا حال اونہوں خواجہ لین سنبھال
خواجہ ہندالولی مہاراج میری جھولی بھر دو آج

مدح خواجہ معین الدین چشتی اجمیری

تاجِ عرفا غوث جہاں غریب نواز
شان صلحا ظل یزداں غریب نواز
آئینہ صورت سبحان غریب نواز
گنج علم و عرفان غریب نواز
نسبت غوث جیلاں غریب نواز
رہنمائے شاہ زماں غریب نواز
قائم رہے یہ آستاں غریب نواز
چھوڑ کر جائیں کہاں غریب نواز

منقبت خواجہ غریب نوازؒ

خواجہ معین الدین دا چرچا اسیں سنیا دور دراز اے
ولیاں دا سلطان کہاوے تے قطباں دا شہباز اے
ہندالولی عثمان دا جانی نبی پاک دا محرم راز اے
شاہ زماں لج پال اے ساڈا جہدا نام غریب نواز اے

یا خواجہ اجمیری خواجہ   راجن کے ہو مہاراجہ
ہارونی عثمان دے جانی   نہ کوئی جگ وچ تیرا ثانی
تیری دنیا ہوئی دیوانی   تیرا رتبہ سب تو اعلیٰ
یا خواجہ اجمیری خواجہ

آلِ نبی اولادِ علی اے   ہند رسول ہند ولی اے
چرچا تیرا گلی گلی اے   سب ولیاں دے پشت پناہ
یا خواجہ اجمیری خواجہ

نبی دا محرم راز کہاویں   قطباں دا شہباز کہاویں
نام غریب نواز رکھاویں   منگتیاں دا توں اَن داتا
یا خواجہ اجمیری خواجہ

خواجہ گھنڈ مکھڑے توں لادے   اپنا سوہنا مکھ وکھلا دے
دل دیاں ساریاں ریجاں لادے   پادے خیر توں جگ دا شاہ
یا خواجہ اجمیری خواجہ

جگ وچ تیریاں دھماں پیاں   قطب فرید مراداں لیاں
شاہ زماں رَل گاون سیاں   جگ داتا توں جگ داتا
یا خواجہ اجمیری خواجہ

حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری عرض گزار بدرگاہ غوث اعظم

من آمدم بہ پیش تو سلطانِ عاشقاں
ذاتِ تو ہست قبلہ ایمانِ عاشقاں
در ہر دو کون جُز تو کسے نیست دستگیر
دستم بگیر از کرم اے جانِ عاشقاں

غوث اعظم کے حضور نذرانۂ عقیدت

غوثِ اعظم فیض عالم نورِ حق جانِ جہاں
مصطفیٰؐ کے فیض کا آپ ہیں سیل رواں
علم کا مخزن حلم کا ایک بحر بیکراں
چومتا ہے آپ کی پیشانی کو جھک کر آسماں
منبع علم و عرفان مخزن سر نہاں
مرجع ہر خاص و عام آپ کا ہے آستاں
عرفان الٰہی کا مصنف عارف عرفان القرآن
طلبگار فیض ہے آپ کا یہ ترجماں
آپ ہیں پیروں کے پیر رہنمائے کاملاں
آپ کی نظر کرم سے شاہ زماں قطبِ زماں

سکھوں کی دعوت پر لندن کے گوردوارے میں پڑھی گئی سیاسی نظم

جے نانک رب تیرتھ مِلدا مکے مُول نہ جاندے او
وچہ گرنتھ مسیتے جھاڑو دین دا کیوں فرماندے او
رب دی گل فرید دے راہیں نہ سمجھاں سمجھاندے او
اک اللہ دے بندے اللہ کہین توں کیوں شرماندے او
توں گرونانک تا سیوک ہیں تیرا مکہ پاکستان ہے
جیہڑا اکو رب نوں مندا اے اسلام پسند انسان اے
ملک بھارت کول بتھیرا ہے پنجاب دا حصہ تیرا اے
تینوں دشمناں پالیا گھیرا اے کجھ اپنی وی پہچان اے
توں گرونانک تا سیوک ہیں تیرا مکہ پاکستان ہے
امرتسر توں لیکے چندی گھڑ ہوسکے تے اپنے حق لئی لڑ
جو کل کرنا اج چارہ کر تیری منزل خالصتان اے
توں گرونانک تا سیوک ہیں تیرا مکہ پاکستان ہے
دل سجناں نال لگانا جتھے رب دا خاص ٹھکانہ اے
گورونانک دا ننکانہ اے تیرا دین دھرم ایمان اے
توں گرونانک تا سیوک ہیں تیرا مکہ پاکستان ہے
کر عزت پاکستان دی سونھ تینوں تیری جان دی
لے سکھیا شاہ زماں دی جہیدے رب دی اُچی شان اے
توں گرونانک تا سیوک ہیں تیرا مکہ پاکستان ہے

سنہری اصول تندرستی اسلامی طب

جہاں تک کام چلتا ہو غذا سے ۔۔۔ وہاں تک چاہیے بچنا دوا سے
لگے تم کو اگر جھاڑے میں سردی ۔۔۔ تو استعمال کر انڈے کی زردی
جو محسوس ہو معدے میں گرانی ۔۔۔ تو پی لے سونف اور ادرک کا پانی
اگر ہو قلب کی گرمی کا احساس ۔۔۔ تو کھالے مربہ آملہ اناس
شکایت ہو کسی کو گر قبض کی ۔۔۔ پپیتا کھائے یا وہ ناشپاتی
جو بدہضمی میں تو چاہے آفاقہ ۔۔۔ تو کر لے ایک یا دو وقت فاقہ
بدہضمی قے دست ہیضہ اگر ہو ۔۔۔ انار دانہ پودینہ ذرہ سا نمک لو
اگر خون کم ہے بلغم زیادہ ۔۔۔ تو کھا گاجر چنے شلغم زیادہ
جگر کے بل پہ ہے انسان جیتا ۔۔۔ اگر ضعف جگر ہے کھا پپیتا
کسی کو احتلام جریان ہو جائے ۔۔۔ کشتہ قلعی بیضہ خرما میں کھائے
عورت کو اگر لیکوریا ہے ۔۔۔ تو مرجان ماجو سپاری شفا ہے
جو دکھتا گلہ ہو نزلہ کے مارے ۔۔۔ نمک ڈسپرین کے کرلے غرارے
طاقت میں اگر ہو کمی محسوس ۔۔۔ تو مصری کی ڈلی ملتان کی چوس
تھکن سے ہوں اگر عضلات ڈھیلے ۔۔۔ گرم دودھ کے ساتھ شہد پی لے
درد دانت کا شاہ زماں ہے فقط عمل ۔۔۔ نمک پھٹکری لے مسوڑوں پہ مل

اسلامی افکار

سوال: اسلام کیا ہے؟

جواب: اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔ اسلام دراصل ظہور استقرائی عقل کا نام ہے۔ اس دین سے مراد محض تو جیہہ ہی نہیں بلکہ تخلیق ہے۔ اسلام ایک مکمل نظام حکومت عدل وانصاف پر مبنی ضابطۂ حیات کا نام ہے۔ جو اسلامی معاشرے اور اُس کے ہر فرد کے تحفظ کا ضامن ہے۔ اسلام میں روحانی اور مادی زندگی الگ الگ نہیں۔ یہ ایک عالمگیر مجلس اقوام ہے امن سلامتی اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ اور صرف خدائی حاکمیت اور خدائی آئین کی بالا دستی کا نقیب ہے۔

سوال: اسلامی تصوف کیا ہے؟

جواب: اسلامی تصوف روح انسانی کی بیداری اور اسکی حفاظت کا ذریعہ ہے اور خدا کے ساتھ صدق اور خلق کے ساتھ خُلق کا نام ہے۔ اسلامی تصوف دراصل قرآنی تعلیمات کی روح ہے جو مادیت کو جلا بخشتی ہے۔ اسکا مقصد اصلاح باطن ہے تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب سے اپنے اندر مکارمِ اخلاق پیدا کرنا اور نفس امارہ سے مسلسل جہادِ اکبر کر کے اسکی اصلاح کرنا ہے۔ اگر اسلامی تصوف کی بنیاد قرآن اور سنت پر ہو تو قابل تقلید ہے۔ اس میں مرحلہ وار شریعت میں مجاہدہ طریقت میں محاسبہ و مراقبہ، حقیقت میں مشاہدہ کے کلی علم کے حصول سے معرفت میں عرفان خداوندی سے فہو المراد ہونا مقصود ہے۔ صوفیانہ مذہبی تجربات و مشاہدات ہمارے دیگر تجربات کی مانند قدرتی ہیں۔

سوال: عرفان خداوندی کسے کہتے ہیں؟

جواب: اسلامی تصوف کی تعلیم و تربیت کا مقصود یہ ہے کہ نفسانی خواہشات اور باطلہ خیالات کی نفی تام کر کے اپنے اللہ کی طرف یکسوئی سے متوجہ ہو کر اپنا رخ کرنا اور اسم ذات یعنی اللہ کا تصور نماز میں قائم رکھنا۔ کارہائے جہاں میں مصروف کار ہوتے ہوئے اللہ کی یاد سے غافل نہ ہونا اور قرب الٰہی کی کیفیت کو اپنے نفس پر غالب رکھنے کو عرفانِ خداوندی کہتے ہیں۔

سوال: کیا آپ کو معلوم ہے کہ ہر بنی نوع انسان اپنے اندر کلمۂ حق لیکر پیدا ہوتا ہے؟

جواب: قرآن کا موضوع انسان ہے جو کہ ایک جمیع الجامع اُم الکتاب ہے۔ جو ہر نفس میں پوشیدہ ہے۔ اس کتاب کا علم رکھنے والا عارف ولی کامل آصف بن برخیا جو کہ بحکم حضرت سلیمان پیغمبر ملک یمن کی کافرہ ملکہ بلقیس کا تخت چشم زدن سے قبل لے آنے کا اختیار رکھتا ہے۔ تو حضرت علی المرتضیٰؓ امام اولیاء کے اقوالِ زریں سے اِس اُم الکتاب کی اہمیت اور واضح ہوجاتی ہے "الانسان کامل کتاب لاریب فیه ومن عرف نفسه فقد عرفه ربه" (ترجمہ) انسان بلا شک وشبہ ایک کامل کتاب ہے۔ جس کی معرفت سے رب کی معرفت حاصل ہوجاتی ہے۔ اللہ کے اس عظیم شاہکار کے ہاتھوں پر اسم ذات اللہ درج ہے۔ سانس کی نالی کے گیار حلقے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه بتاتے ہیں اور بائیں پھیپھڑے پر محمد رسول اللہ نمایاں ہے۔ کمپیوٹر سے لی ہوئی تصویر میری کتاب "قرآن صوفی ازم اور سائنس" کے صفحہ 173 پر دیکھیں۔

سوال: قرآنی اور سائنسی تعلیمات میں کیا فرق ہے؟

جواب: قرآنی تعلیمات اور سائنسی تعلیمات میں کوئی تضاد نہیں۔ ایک کا وحی نظام کو ذریعہ صداقت اور حقیقت کو پانا ہے۔ دوسرے کا عقلی طور پر حقیقت کو سمجھنا ہے۔ دونوں اپنے مقاصد کے حصول کیلئے منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ سائنس عقل کی دنیا میں ٹھوکریں کھا کر آزمائشی طریقے وحیلے سے ترقی و پذیر ہے۔ اور قرآنی وحی کے اصول اٹل اور محکم ہیں۔ جیسے سائنس معائنہ، محاسبہ، تجربہ، مشاہدہ اور نتیجہ کی منازل طے کرتی ہے۔ یقینا قرآنی سائنس روحانی منازل مجاہدہ، محاسبہ، مراقبہ، مشاہدہ اور نتیجہ سے گذر کر حقیقت کاملہ (خدا) کی آیات نشانیوں کو آفاق اور نفس انسان میں ہوالظاہر چشم بصیرت سے دیکھتی ہے۔

کوئی موجود نہیں تیرے سوا — روحی پیکر میں شرر کس کا ہے
بحوَل بین الْمَرئِ و قَلبِهٖ — نور اللہ نہیں تو پھر کس کا ہے

اسلامی تصوف پر فکری نظر

اسلامی تصوف قرآن اور حدیث سے کوئی الگ شے نہیں بلکہ قرآن کی عین روح ہے۔ تصوف کی اصل غرض وغایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی محبت، اتباع، زہد وتقویٰ، توکل، اخلاص، احسان اور خشوع نصیب ہو، قرآن مجید میں بعض کاملین اور مومنین کی صفات کا ذکر آتا ہے جنہوں نے جان ومال سے اپنے اللہ سے سودا کرلیا اور اُس کے احکام میں رہ کر اُس کی معرفت کو پالیا۔ طالبانِ حق شریعت کی منزل طے کرنے کیلئے راہِ مستقیم پر گامزن ہوکر زہد وعبادت اور نفس کے عیوب کا محاسبہ اور اُس کی اصلاح میں جدوجہد اور حقیقت کو مراقبہ کے ذریعہ حصولِ مشاہدہ سے معرفتِ الٰہیہ کی وجدانی کیفیات میں سچے ہوتے ہیں۔ اخلاقِ حسنہ، احوال کی نگہداشت، پاسِ ادب، علم وعرفان القرآن، اتباع رسول کا فیضان اور اللہ کا احسان، اہل اللہ کے شاملِ حال ہوتا ہے۔ ولی کامل عارف کا کمال یہ ہے کہ ماسویٰ اللہ دنیا سے دل نہ لگائے اور لمحہ بھر اپنے رب سے غافل نہ رہے۔ بقول مولانا جلال الدین رومی۔

بظاہر درمیاں بازار باشم — بہ باطن ہمہ را آں یار باشم

جب اللہ اپنے بندے سے بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اُسے اپنے نفس امارہ کے عیوب دکھا دیتا ہے۔ گناہ بدی اور نیکی کے امتیاز، خودشعوری کی پختگی سے دنیاوی حرص وہوس کی قید وبند سے آزاد کردیتا ہے۔ عالم کا بھی کمال یہ ہے کہ وہ اپنے جہل سے واقف ہو۔ سلطان العارفین بابا پیر سید محمد حسین تاج والی سرکار جن کے بارے میں شیخ الحدیث مولانا سردار احمد فیصل آبادی نے کہا تھا کہ پیر موصوف کی زیارت کے دوران ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ نبیوں جیسی باتیں کرتے ہیں۔

اعلیٰحضرت بابا جی کا ایک قولِ زریں لائق تحریر ہے کہ ”اہل تصوف میں سخاوتِ ابراہیمؑ، رضائے اسحٰقؑ، صبرِ ایوبؑ، اذکارِ زکریاؑ، غربت یحییٰؑ، خرقہ پوشی موسیٰؑ، تجرِدِ عیسیٰؑ، فقر و غنا اخلاق رسول اللہ کے اوصاف نمایاں ہوں تو وہ انعام پانے والے اولیائے کامل، غوث، قطب کے منصب اعلیٰ پر فائز ہوتے ہیں اور دوسروں کیلئے روشنی کا مینار ہوتے ہیں“۔

قرآن مجید فرقان حمید دنیا کی تاریخ سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اس کے علم الٰہی کے تین مدارج و مراحل ہیں۔ پہلا درجہ ترتیل القرآن ہے۔ دوسرا درجہ تنزیل القرآن اور تیسرا درجہ تاویل القرآن جسے عرفان القرآن بھی کہا جاسکتا ہے۔ قرآن مجید کے ان تین مراحل کو طالبان علم اپنی استعداد کے مطابق طے کرتے ہیں۔ میرے شعری مجموعہ کی کتاب رازِ دل سلیس زبان میں عرفان القرآن کے اسرار و رموز اور ذاتی مشاہدات پر مبنی ہے۔ اس لئے قارئین ذریعہ اظہار کی بجائے خیالات کو ترجیح دیں کیونکہ

الفاظ کے چکر میں پڑتے نہیں دانا   غواص کو مطلب ہے گہر سے کہ صدف سے

تاہم روشنی کے راستے اکثر تاریک ہوتے ہیں۔ جب تک تاریکی اور بدی کا مکمل شعور اور پہچان نہیں، نیکی اور روشنی کی پہچان ممکن نہیں۔ ناپختہ خودشعوری کی وجہ سے ابتدائی مراحل میں آدم پر ابلیس کا داؤ چل گیا۔ جب انسان کی خودشعوری کا وصف ارتقائی مراحل میں داخل ہوا اُسے صداقت اور نیکی کی پہچان اور معرفت ہوگئی تو اُسے ابلیس کے ہتکنڈوں سے بچنے کا طریقہ اور راہِ مستقیم اختیار کرنے کا شعور آ گیا۔ جس پر چل کر وہ کاملین اور مومنین کی تقلید میں نیابت رسول اللہ اور قربیت الٰہی سے سرفراز ہوگیا۔ جس کسی کو آسمانی لباس کی طلب ہے وہ زمینی لباس کو غیر مشروط اتار کر اہل اللہ کی صف میں شامل ہوجائے اور مکتب طریقت میں داخلہ لے کر قرآن کے روحانی، عرفانی، دینی اور سائنسی مفاہم سے خاطر خواہ مستفید ہو۔

اقوال زریں

1- خدا اس بندے کو آباد کرے جس نے میری باتوں کو سنا اور دوسرے تک پہنچایا۔ اپنے گھر کی دیوار کو اتنا بلند نہ کرو کہ پڑوسی کی ہوا رک جائے۔ (رسول اللہ ﷺ)

2- احسان کرو تو اسے چھپاؤ اور کوئی تم پر کرے تو پھیلاؤ۔ (حضرت علی المرتضیٰؓ)

3- اس شخص کو کبھی موت نہیں آتی جو علم کو زندگی بخشتا ہے۔ (حضرت علی المرتضیٰؓ)

4- تمھیں اس دن پر رونا چاہئے جو نیکی کے بغیر گزر گیا۔ (صدیق اکبرؓ)

5- خود بین خدا بین نہیں ہوسکتا۔ ماسوائے اللہ کے غیر کو نہ دیکھ۔ (خواجہ معین الدین چشتی)

6- توکل اور تقویٰ سے اللہ کی رضا اور طاقت ملتی ہے۔ (سلطان العارفین بابا سید محمد حسین)

7- احسان ہر جگہ بہتر ہے لیکن ہمسائے کے ساتھ بہترین ہے۔ (مجدد الف ثانی)

8- عبدیت کی آخری منزل معراج ہے۔ (پیر شاہ زمان سید)

9- اتباع رسول سے جمود سے نمود کی طرف آنا شرط ہے۔ (پیر شاہ زمان سیّد)

10- فرقہ واریت جہالت اور تعصب کا نتیجہ ہے۔ (پیر شاہ زمان سیّد)

11- مومن امن کا پیامبر اور شیطان کفر و شر کا۔ (پیر شاہ زمان سیّد)

☆ انسان خدا کا راز خدا اُس کا راز ہے۔ (الانسان سری و انا سرہ)

☆ مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

☆ خدا کے بندوں میں بہترین بندے وہ ہیں جب اُن کو دیکھا جائے یا اُن کا ذکر ہو تو خدا یاد آ جائے۔

☆ حیا اور ایمان دونوں باہم ملے ہوئے ہیں جب ایک اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔

☆ خدا اس بندے کو آباد کرے جس نے میری باتوں کو سنا اور دوسروں تک پہنچا دیا۔

(ارشادِ نبوی ﷺ)

☆ اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے کینہ رکھتا ہے۔ اونچی آنکھیں۔ جھوٹی زبان۔ وہ جو بڑے منصوبے بنائے۔ وہ گواہ جو جھوٹ بولے۔ وہ شخص جو بھائیوں کے درمیان جھگڑا پیدا کرے۔ وہ پاؤں جو برائی کی طرف دوڑے۔ وہ ہاتھ جو بے گناہ کو نقصان پہنچائے۔

☆ محتاجی دین کو تنگ عمل کو ضیف اور مروت کو زائل کر دیتی ہے۔ (حضرت سلیمانؑ)

☆ عبادت کے غرور اور تکبر سے گناہ کی شرمندگی بہتر ہے۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

☆ دانا وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔ (حضرت داؤد علیہ السلام)

☆ بدن کا چراغ آنکھ اور دل کا دروازہ زبان ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ تمہیں اُس دن پر رونا چاہئے جو نیکی کے بغیر گذر گیا۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ مَیں نے خدا کو خدا کے نور سے پہچانا۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ میں نے خدا کو اُس کی آنکھوں سے دیکھا۔

☆ تیرا مرض تیرے اندر ہے تمہیں معلوم نہیں۔ تمہاری دوا تم میں ہے۔ اگرچہ تو اپنے آپ کو چھوٹا سا جاندار سمجھتا ہے مگر اس میں ساری کائنات پوشیدہ ہے۔

☆ حسد نہ کرنے والا تندرست رہتا ہے۔

☆ اس شخص کو کبھی موت نہیں آتی جو علم کی روشنی بخشتا ہے۔ قناعت وہ خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔

☆ حکومت اور مصیبت میں عقل کا امتحان ہوتا ہے۔

☆ جب علم عقل سے بڑھ جائے تو وبال جان بن جاتا ہے۔ (علی مرتضیٰؓ)

☆ انسان صوم وصلوٰۃ سے نہیں معاملات سے پہچانا جاتا ہے۔ (عمر فاروق اعظمؓ)

☆ حیا کے ساتھ تمام نیکیاں بے حیائی کے ساتھ تمام برائیاں وابستہ ہیں۔

☆ غصہ کا علاج خاموشی ہے۔ ایسی بات مت کہو جو مخاطب کی سمجھ سے باہر ہو (عثمان غنیؓ)

☆ اپنی تعریف زیادہ کرنا ہلاکت کا باعث ہے۔ جو شخص سلام سے پہلے کوئی بات کرے اُسے جواب نہ دو۔ (امام حسنؓ)

☆ جب تم جان جاؤ کہ تم حق پر ہو پھر جان کی پروانہ کرو۔ ذلت برداشت کرنے سے موت بہتر ہے۔ (امام حسینؓ)

☆ توبہ زبان سے نہیں عمل سے ہوتی ہے۔ (امام زین العابدینؒ)

☆ آنکھوں اور زبان کی آزادی روح کیلئے قید ہے۔

☆ جو شخص تم سے دوسروں کی برائی اور عیوب بیان کرتا ہے وہ یقیناً دوسروں سے تمہاری برائی بھی کرتا ہے۔ (حسن بصریؒ)

☆ توبہ ندامت، عزم ترک، ظلم سے اجتناب اور اپنے گناہوں سے لاتعلقی کا نام ہے۔

(حضرت خواجہ جنید بغدادیؒ)

☆ اگر تم اپنے نفس کو حق میں مشغول نہ کرو گے تو وہ تم کو برائی میں مشغول کر دے گا۔

(امام شافعیؒ)

☆ عبادت مجاہدہ، علم الیقین کیلئے عبودیت و بندگی عین الیقین کیلئے عبودت وجدان حق الیقین والوں کیلئے ربوبیت اور قرب الٰہی حق الحق کیلئے ہے۔ (ابو علی دقاقؒ)

☆ انسان کو چار چیزیں بلند کرتی ہیں علم، حلم، کرم اور خوش اخلاقی۔ (بایزید بسطامیؒ)

☆ ایمان اور معرفت کی انتہا عشق و محبت ہے اور محبت کی علامت بندگی و غلامی ہے۔

☆ حکمران بے علم، عالم بے عمل اور فقیر بے توکل ہو تو سارے ملک میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

☆ عبادت سے مقام کشف ومشاہدہ ملتا ہے۔ (داتا گنج بخشؒ)

☆ اللہ تعالیٰ کی اطاعت قلب سے ہوتی ہے قالب سے نہیں۔ رحمت لے کر کیا کرے گا،

رحیم کو لے۔ (عبدالقادر جیلانیؒ)

☆ خود پرستی اور نفس پرستی دراصل بت پرستی ہے۔ اس کو ترک کرنے کے بعد خدا پرستی کی منزل شروع ہوتی ہے۔ (خواجہ معین الدین چشتی)

☆ توکل اور تقویٰ سے اللہ کی رضا اور روحانی طاقت ملتی ہے۔

(سلطان العارفین سید محمد حسین تاج والی سرکار)

☆ اگر نماز باجماعت کا حکم نہ ہوتا تو مرنے سے پہلے اپنے دروازے سے کبھی باہر نہ نکلتا۔

(مجدد الف ثانی)

☆ جو شخص یہ کہے کہ ہر چیز حق ہے وہ احمق ہے اور جو یہ کہے کہ ہر چیز باطل ہے وہ شقی ہے۔

☆ اس دنیا میں کوئی خزانہ سانپ کے بغیر کوئی پھول کانٹے کے بغیر اور کوئی خوشی غم کے بغیر نہیں ہے۔ (مولانا جلال الدین رومی)

☆ مال کی زکوٰۃ نکالتے رہو۔ جب باغبان انگور کی بیکار شاخیں تراش دیتا ہے تو اس پر زیادہ انگور آتا ہے۔

☆ جو اپنوں کے ساتھ وفا نہیں کرتا داناؤں کے نزدیک وہ کسی کا دوست نہیں۔ (شیخ سعدیؒ)

☆ عبدیت کی انتہا معراج ہے۔

☆ فرقہ واریت جہالت، بھوک اور تعصب کا نتیجہ ہے۔

☆ مومن امن کا پیامبر اور شیطان کافرکفروشر ہوتا ہے۔

☆ حسن ازل نے سارے انسان خوبصورت بنائے ہیں مگر سچائی، محبت کی خوشبو کسی کسی میں سے آتی ہے۔ (پیر شاہ زمان سید)

زہد ہے علم و عمل عشق و محبت کا ثمر
معرفت علمِ تصوف ہے محیط بحر و بر

ذات را دید و شنید حق آشنا ہے باخبر
شاہ زماں انمول ہے علم و عرفان کا گوہر

☆ توحید یہ ہے کہ لَا سے اِلٰہَ جب اِلَّا میں ہوا اللہ (پیر شاہ زمان سید)
خلوت میں نور اللہ جلوت میں رسول اللہ

☆ مشاہدہ حق نے اپنے محبوب پیامبر محمد ﷺ کے دل سے بڑھ کر کسی دل کو اپنا مشتاق نہ پایا۔ (ابوالحسن نوری)

☆ جس نے مراقبہ اور اخلاص کے ذریعے سے اپنا باطن درست کر لیا۔ اللہ اُس کے ظاہر کو مجاہدہ اور اتباع سنت سے زینت بخشتا ہے۔ (حارث محاسبی)

☆ جب نفس انسانی خلوت سے جلوت۔ قدر و خود آشنائی سے کار فرمائی (عشق کے ذریعہ) وجدان کی طرف بڑھتا ہے تو اُس سے زمان جوہری تخلیق ہو جاتی ہے۔

(علامہ اقبال)

اپنا محاسبہ کیجئے

کیا آپ نے بحیثیت ایک مسلمان اپنی عملی زندگی میں اللہ کے احکام کی پابندی اور رسول اللہ ﷺ کے اخلاقِ مکارم کی پیروی کی ہے یا نہیں؟

اگر آپ کے ایمان کے ترازو میں ''ہاں'' کے جوابات ''نہیں'' سے زیادہ ہیں تو بے شک آپ انعام پانے والوں کے راہِ مستقیم پر گامزن ہیں۔

(الف) ایمانداری:

☆ بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انکے سپرد کرو۔ (النساء ۵۸)

☆ اس کا ایمان نہیں جس میں امانت نہیں اور نہ ہی اس شخص میں دین ہے جس میں عہد و پیماں نہیں۔ (مدارج النبوۃ حدیث)

(ب) برداشت:

☆ مومن غصہ پینے والے ہوتے ہیں۔ (العمران ۱۳۴)

(ت) تدبر:

☆ اور اُس نے تمہارے لئے مسخر کئے رات اور دن اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے تابع ہیں بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقلمندوں (مدبروں) کیلئے۔
(النمل ۱۴۔آیت ۱۱)

☆ رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا۔ مسلمانو! اپنے بڑوں کے پاس بیٹھا کرو عالموں سے سوال کیا کرو اور دانشمندوں سے ملا کرو۔ (طبرانی)

☆ جہاں اخلاقیات کی انتہا ہے وہاں روحانیت کی ابتدا ہوتی ہے۔

(ث) ثابت قدمی:

☆ تم ثابت قدم رہو جیسا کہ تمہیں حکم ہے۔ (ہود ۱۲۔آیت ۱۱)

(ج) جرأت:

☆ اے ایمان والو جب کافروں کے لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دکھاؤ۔ (ہود ۱۲)

(ح) حیاء:

☆ بیشک اس میں نبی کو تکلیف ہوتی تھی وہ تمہارا حیاء فرماتے تھے۔ (الاحزاب ۵۳)

(خ) خوش اخلاقی:

☆ سب سے اچھی بھلائی سے برائی کو رفع کرو۔ (المومنون ۹۴)

(خ) خوفِ خدا:

☆ اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ (العمران ۳۔آیت ۱۰۲)

(د) درگذر:

☆ اور لوگوں سے درگذر کرنے والے نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ (العمران ۳۔آیت ۱۳۴)

(ذ) ذکرِ الٰہی:

☆ تم میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ (البقرہ ۲، آیت ۵۳)

(ر) رحمدلی:

☆ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت بنا کر سارے جہاں کی۔ (الانبیاء ۱۰۷)

(ز) زہد وتقویٰ:

☆ تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ (الحجرات ۱۳)

(س) سچائی:

☆ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی (سچی) بات کہو۔ (الاحزاب ۷۰)

(ش) شفقت:

☆ اور مسلمانوں کو اپنی رحمت کے پردوں میں لے لو۔ (الحجرات ۸۸)

(ص) صلح پسندی:

☆ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ۔ (الحجرات ۱)

(ض) ضبط وصبر:

☆ اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں۔ (العمران آیت ۱۴۵)

(ط) طہارت:

☆ بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتا ہے پاک صاف رہنے والوں کو۔ (البقرہ۔ آیت ۱۳۲۱)

(ع) عاجزی وانکساری:

☆ خدا تکبر کرنے والے بڑائی کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔ (النساء ۳۶)

(ع) عدل وانصاف:

☆ بیشک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے انصاف اور نیکی کا۔ (النحل پارہ ۱۴۔ آیت ۹۰)

(غ) غریبی:

☆ یا اللہ مجھے مسکینوں کے ساتھ زندہ رکھ اور مسکینوں کے ساتھ موت دے اور میرا حشر مسکینوں کے ساتھ کر۔ (حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جامع ترمذی)

(ف) فیاضی:

☆ تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو۔
(العمران پارہ ۴۔ آیت ۹۲)

(ق) قناعت:

☆ بیشک توکل کرنے والے اللہ کو پیارے ہیں۔ (العمران پارہ ۴۔ آیت ۱۵۹)

(ک) کفایت شعاری:

☆ اور وہ کہ جب خرچ کریں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔

(ل) لیڈرشپ (قیادت):

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس میں صفتِ حلم موجود ہے وہ سردار ہے اور قوم کا سردار وہ ہے جو اُن کی خدمت کرے۔

(م) محنت:

اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش کے سوا۔ (النجم پارہ ۲۷۔ آیت ۲۸)

(م) مساوات:

تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ (الحجرات پارہ ۲۶۔ آیت ۱۰)

(ن) نرم مزاجی:

☆ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کیلئے نرم دل نہ ہوتے اور اگر تند مزاج اور سخت دل ہوتے تو ضرور وہ تم سے پریشان ہو جاتے۔ (العمران ۱۵۹)

(و) وعدے کی پابندی:

☆ اے ایمان والو اپنے قول (وعدے) پورے کرو۔ (المائدہ ۶۔ آیت ۱)

(ہ) ہمدردی:

☆ اور کھانا کھلاتے ہیں اسکی ہمدردی پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو۔ (الدھر ۸)

(ی) یقین کامل:

☆ یہ لوگوں کی آنکھوں کھولتا ہے اور یقین رکھنے والوں کیلئے ہدایت ورحمت ہے۔ (الجاثیہ۔ ۲۰)

SECRET OF HEART

POETIC VERSES IN FOUR LANGUAGES

Al Sheikh
Muhammad Shahzaman Syyed Gillani

CONTENTS

S.No.	SUBJECTS	P.No.
1	MYSTICAL VERSES OF ISLAMI TASAWWUF	1
2	AUTHOR'S LIST OF BOOKS	1
3	AUTHOR AND HIS WORK	2
4	WHAT IS ISLAMIC SUFISM	8
5	A BALANCED APPROACH-THEORY AND PRACTISE	11
6	UNDERSTANDING TOWARDS ALLAH	16
7	METHODICAL EXERCISE OF KALIMA TAWHEED	16
8	SUFI STAGES OF PROGRESSION-THROUGH LOVE AND REMEMBRANCE	18
9	DRINKING WITHOUT QUENCHING IS A WAY OF LOVE	20
10	VISION AND VEIL	22
11	A PERFECT MAN IS A CLARIFYING BOOK	23
12	UNDERSTANDING GNOSIS OF ALLAH	26
13	EXISTENCE OF THE VEILS IS SUPERABUNDANCE OF ALLAH'S LIGHT	28
14	STAGES OF ISLAMIC MYSTICISM	33
15	GNOSIS(DIVINE KNOWLEDGE)	38
16	RACIAL INTEGRATION	39

CONTENTS

S.No.	SUBJECTS	P.No.
17	MYSTERY OF ANAL-HAQQ	40
18	A POETIC TRIBUTE TO HOLY PROPHET OF ISLAM	41
19	WHAT LIES BEYOND MYSTERY	44
20	ISLAMIC VERSES FOR SCHOOL CHILDREN	47
21	TWIN NATURE OF HUMAN KIND	51
22	PERFECT MAN VISION	51
23	CONCEPTS OF HUMAN FAITH	51
24	WHAT QURAN SAYS	52
25	CONCEPT OF SUFISM	52
26	LOVING HEART	52
27	TRUE LOVE	52
28	FRIENDLY ADVICE	52
29	CONCEPT OF AHAD (ONE) ALLAH	53
30	CONCEPT OF ALLAH IN CHRISTIANITY	54
31	CONCEPT OF ALLAH IN JUDAISM	54
32	CONCEPT OF ALLAH AND HIS BELOVED PROPHET MUHAMMAD IN HINDUISM	54
33	CONCEPT OF ALLAH IN ZOROASTRIANISM	55
34	CONCEPT OF ALLAH IN SIKHISM	55

MYSTICAL VERSES OF ISLAMIC TASAWWUF

What I say is "Shariat" (Religious Law)

What I do is "Tariqat" (Straight Path)

What I am is "Haqiqat" (Truth)

What I know is Marifat (Gnosis)

List of books authored by Peer (Al Sheikh) Muhammad Shah Zaman Syyed

Gnostic and author of books.

1. Irfan-Ilahi with Irfan-Ul-Quran
2. Quran Sufism and Science
3. Minar-e-Maarifat
4. Aqaid-e-Ashaba and Awliya-e-Allah
5. Islamic System of Rule in Pakistan
6. Solve your differences according to Quran and Sunnah
7. Secret Of Heart (Raaz-e-Dil). Consists of mystical poems in four languages
8. The Quran, Sufism and Science

AUTHOR AND HIS WORK

Peer Muhammad Shahzaman Syyed is a poet, an author, a reformer, and more than anything else, a gnostic (Sufi). He was born in 1931 in India. After partition of Indo-Pak sub-continent, his family migrated to Pakistan and settled at Faisalabad, formerly Lyallpur.

He had an illuminated mind and a strong urge to become spiritually awakened when he was a boy. He started gaining spiritual experiences in his boyhood.

He received religious education and spiritual orientation from his father, who was a famous gnostic of his time. As he became greatly interested in Islamic mysticism (تصوف), he quenched his thirst by reading and consulting books of eminent scholars and Muslim Sufis of the past. He imbibed gnosis from his own spiritual experiences, and invocation and commemoration of Allah under the guidance of his father, his spiritual preceptor, known as Sultan-ul-Aarifeen (King of Gnostics), Peer Syyed Muhammad Hussain Shah, famously known as Taj Wali Sarkar, and later on, became successor to his father.

His father, Peer Syyed Muhammad Hussain Shah, was unlettered a born sufi and a gnostic, who spent twenty years of his life in constant worship, invocation and in pursuit of Divine knowledge. He held a rank of Qutb (Spiritual pole) among the contemporaries of his time. Thousands of people benefited from him in order to fulfil their quest to recognize the Creator, Almighty Allah, and to effectively follow the sufi path set by Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him) and his spiritual successor, Hazrat Ali.

Peer Shahzaman authored his first book, Diwaan, which comprised of his father's thought-provoking poetry and mystical discourse, with an excellent introduction of his father's life and his work. The Diwaan became a magnificent source of spreading his father's education to the wider audience.

Peer Shahzaman Syyed commenced writing mystical poetry at the age of seventeen. He often observed blessed mystical experience and blissful feelings in his dreams, such as soaring in the sky and descending safely to the holy places, he desired. Once he dreamt a holy man instructing him to refrain from all kinds of bad smell, eat clean and untouched food, and explained him the esoteric meanings of Holy Quranic text. Since then, he started spending time in divine contemplation and solitude, which lead him to write his first book: "IRFAN-E-ILAHI" (Gnosis of God).

After graduating from University of Punjab, Pakistan, he went to United Kingdom to obtain specialization in Industrial Engineering and Management. He was later awarded Fellowship of British Institute of Management (FBIM) and Fellowship of Institute of Management Services (FMS). During the course of his studies, he continued pursuing his mission to propagate the exoteric and esoteric values of the Quran. He converted many non-Muslims to Islam after winning a debate with a catholic priest on the subject of Divine Unity versus Divine Trinity. While he was a student, he wrote his first English paper on the subject: "Five pillars of Islam", which was published by Muslim Mission Glasgow.

He started his professional career as an Industrial Engineer and progressed to the positions of Manger Management Services and Industrial Engineering Management Consultant. Whilst appointed as Vice – President / Consultant of Management services at Shakarganj Mills Ltd. Jhang in Pakistan, he authored his second book "Minar-e-Maarfat" (Tower of Gnosis).

Below is one beautiful couplet that he wrote to motivate his staff and the company workers.

What motivates the workers to increase their speed;
Appreciation of efforts, recognition of need;
If these are met then it would lead;
To better performance contentment indeed.

After retirement, he moved to United Kingdom where he spend the rest of his life as a teacher, preacher and a gnostic. People of all age, culture, race and religion profited from him.

At the age of 84 he wrote his final book in Urdu, "Quran Science wa Tassawwuf". The book not only offers a comprehensive and explicit information on Islamic mysticism, it can be used as a guide to gain esoteric and exoteric piety, and attaining spiritual invocation. One of the best illustrations, he used in the book, is describing the stages of spiritual (soul) development in a tabular representation. A mystic path comprises of traversing through each stage gaining higher level of consciousness. Each stage becomes stepping stone on a path that lead towards the final goal of unity with Allah. The English version of tabular representation is also added to this book. I greatly appreciate Peer Shahzaman Syyed's effort and

determination at the age of 84, he has written such a book, which is, without doubt, a great contribution towards the literature of Islamic mysticism.

He died on 20th November 2017(1st Rabi-ul-Awwal 1439Hijri) at his London home. His first funeral prayer was performed at Ilford Islamic Centre mosque at Albert road after Jumma prayer. On 26th November 2017 (7th Rabi-ul-Awwal 1439 Hijri), his second funeral prayer was performed at his Faisalabad home, in Pakistan, after Zuhr prayer. Third funeral prayer was performed at Village 337, known as Sahab Chak, after Asr prayer, followed by the burial. His tomb lies aside his uncle's tomb, Syyed Abbas Shah, which is adjacent to the funeral prayer area(جنازہ گاہ)at Sahab Chak. The funeral prayers and the burial attracted a lot of people from different parts of the country.

Five years before death, Peer Shahzaman kindly allowed me to live with him and learn sufism. It was a blessed opportunity for me, being as his student and a disciple, to learn Islamic mysticism and gain awareness of sufi path. I am grateful that he allowed me to contribute in his last book which gave me an enormous opportunity to explore and learn sufism.

Peer Shahzaman, being as a human being and a sufi, without doubt, an exemplary personality that one should idealize and follow. He, being as a sufi preacher and a healer, was always attracted by people of all faith and race. He was polite and an elegant speaker – his conversation mostly contained a mix of poetic verses. Personally, he was humble and soft-hearted. He was always concerned for the people around him and willing to

help them. Talking with disciples and devotees, he would essentially speak about his Shaikh (شیخ), Taj Wali Sarkar, with great regard and affection - advising devotees to keep emotional and spiritual allegiance with Sheikh is a requisite for a sufi. He always looked enthusiastic, positive, encouraged and full of life. I had never observed him in anger or inauspicious. He showed extra sympathy and pity towards the sick and children. Charity and donation were his favourite job. Many times, every day, he expresses his gratitude towards Allah. Briefly, the high values of morality set by Prophet Muhammad (ﷺ) are part of Peer Shahzaman personality.

Peer Shahzaman wanted to publish this book in his life - he started compiling and organising the book contents couple of months before his death in year 2017. I firmly believe, it has now become my responsibility to step up, keep his mission continuous by following in his footsteps. Few times, he pointed at me, and said "I know you have deep spiritual affection towards me, you shall often visit my grave after my death and, above all, continue my mission. The mission of bringing people closer to their Creator, Allah, never ceases". Once I asked him, "What is the recipe of cultivating soul and developing the inciting-self (نفس امارہ) into satisfied-self (نفس مطمئنہ)?" He replied, "Refinement and spiritual development of self (Nafs) is the most difficult job on a sufi path. Your spiritual link and allegiance with your Shaikh (تصور شیخ) plays a vital role in cultivating your self. The more connected you are with your Shaikh, the more it becomes easy for you to maintain peity and abstain from evil deeds and desires of the inciting-self."

This book is the latest edition of Peer Shahzaman's poetry in four languages: Urdu, Punjabi, Persian and English. Some of the poems were greatly applauded and published in the College Magazine and the National Newspapers of Scotland. Other than its poetic contents, the book contains textual content in prose. The articles at the begining, which are new in this edition, sheds light on Islamic Sufism and describe its various terminologies and methodlogies in light of Quran and renowned sufi scholars.

Lastly, I pray towards Almighty Allah, to give me enough dare and stability to continue Peer Shahzaman's mission by following in his footsteps.

Muhammad Usman Farooq

WHAT IS ISLAMIC SUFISM

Divine Knowledge (gnosis) varies in degree according to the capacity and attitude of an individual. Allah's gifted inspired men of mystical inclination and saintly nature (Sufis) are generous, truthful, and scrupulous - their very nature seemed to favour and protect their struggle in mystical (straight) path.

People, due to their ignorance, identify with their bodies as being themselves but when free from their bodies, sensual desires and passions by following Islamic code of ethical practices (Islamic law - شریعت) and mystical (inward - باطن) exercises, they discover that real personification as true believers (مومن) is something different. The darkness of sensual desires and passions, illusionary unreal activities veil them from seeking spiritual knowledge of self-awareness and recognition of an immortal spirit - they must transcend the world of sense in their quest for Allah.

"Allah is the light of heavens and earth" (Quran, 24:35). His light (energy), we call 'Spirit', is present in everything according to their level and capacity but more magnified in His best of creation, human beings, whom He created to serve as His vicegerent (خلیفہ) on earth.

The light (nur or energy) is visible only when there is something to perceive it. Allah, the most gracious, glorious, supreme intelligence and all-knowing send the light down from Himself to the mankind.

The teachings of Islamic Sufism aim to lift the deeming negativities of self-ego of boastfulness, ostentation, wrath, hatred, prejudice, lust and greed, and evil-doing between

human being and Allah by developing spiritually-magnetic centre inside self through constant remembrance and invocation of the sacred names of Allah and focusing on Kalima Shahada (کلمہ شہادۃ) i.e. There is no God worship-able but Allah. The Kalima Shahada is the best and vital recitation (ذکر) method of Sufism - It is like a sword which cuts away the illusory from the self, without which people, like atheist and hypocrite, are spiritually dead and have absence of light. Due to this ignorance of inner-spiritual knowledge (gnosis), the non-believers only see the western face of sun in veil - when it has set, whereas the eastern face of sun shines in glory. If a mystical traveller (سالک) works on removing the darkness of evil, ignorance of reality and protect his heart and mind through gnosis, with both, ethical and spiritual practises, the light can be reflected.

The best method of purification of heart (تصفیہ قلب) and cultivation of soul (تذکیہ نفس) are the best practices of Sufism, recognizing the light with-in, allowing it to shine. Following the teachings of Holy Prophet of Islam (Peace Be Upon Him) is the best way to help a Muslim to divorce oneself from all illusory that can impede the progress of serve Allah in the beautiful way. All practices of Islam, in general, and Islamic Sufism, particularly, are focused on self-awareness, obedience, remembrance of Allah and invocation of His names (اسما).

"Those who purify own selves, achieve spiritual prosperity". (Quran, 91:7-10)

Human beings are given some degree of freedom to make intention and choose right from the wrong and Real over the

un-real. Those who have chosen Allah over the world, the Real over the un-real have carried the offer of Trust - Quran refers to it in Chapter 33 verse 72. Actualizing the Divine character traits that are latent in their souls, but the "very ignorant and great wrong-doers" (Quran 33:72) have failed to live up their free chosen responsibility, are self-serving who accord their journey fanaticising imagination and make excuses to carry the Trust.

To reach the higher stage of nearness to Allah, one must seek the guidance of those able Sufi masters blessed with spiritual virtues that are embodied in the piety and love of Allah and the Holy Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him).

To a Sufi Muslim, it is not sufficient to have faith and submit to Islamic law (Sharia) but to have a sincere intention to utilize his capacity of deepening his spiritual understanding of gnosis, purifying his heart and mind and doing what is beautiful (اخلاص).

Islam's root is Quran while its stems are Sunnah - the exemplary teachings and practices of Holy Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him), which must be followed for the accomplishment of the desired objective. The life-giving science of Islamic Sufism explains the rational, spiritual and emotional understanding of both esoteric (inward) and exoteric (outward) meaning of Quran.

HOW QURAN EXPLAINS ISLAMIC MYSTICISM
BETWEEN EXOTERIC AND ESOTERIC EQUILIBRIUM
CHOOSE THE PATH OF MESTOERISM
A BALANCE APPROACH OF SUFISM

A BALANCED APPROACH–THEORY AND PRACTISE

An exemplary Muslim mystic tends to follow Rumi's view - having seen the form while living in Divine presence, you are unaware of the meaning, if you are wise, pick up the pearl from the shell. To Ibn-e-Arabi, assuming the character traits of Allah who created human being in His own image, in the form of His Beloved Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him), who reached the highest stage of ascension, demonstrated the perfection of Allah's nearness; remaining sober when Allah disclosed His reality to him. Quranic message stresses the nearness, presence and immanence of Divine to his purified creatures rather than His distance and transcendence. It supports the concept of Sufism - sobriety over intoxication co-relating the experience of annihilation(فنا) and subsistence(بقا).

THE UNION WITH ALLAH IS NONE BUT PERPETUAL AMAZEMENT
WHEN SELF IS DOMINATED BY DIVINE AMAZEMENT
ALL HUMAN ATTRIBUTES ARE ANNIHILATED IN DIVINE TRAITS
THE SPIRIT'S SUBSISTENCE WITH THE REAL RELATES

ABSENCE FROM SELF TO PRESENCE LEAD
THE SIGHT IS FOCUSED ON ALLAH INDEED
THE UNION AND SEPARATION BECOME ONE
NEARNESS AND DISTANCE COME TO NONE

Allama Iqbal, relating to the ascension of Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him), puts it beautifully

A SERVANT AND HIS SERVANT ARE NEVER THE SAME

AN EXPECTING AND BEING EXPECTED DIFFER IN NAME

Sufism is essentially Islam's living heart. It can be judged in terms of its adherence to Quran, Sunnah, and consensus of the Ulma and Gnostics in terms of its ability towards actualizing Iman and Ahsan, and shaping the Divine characteristics latent in our soul. Quran not only stresses those beautiful glorious Divine names that Allah is severe, grandeur, un-comparable, distant but also speaks of other Divinely attributes: immanence, nearness, similarity, sameness, concern, mercy, compassion and love, more than his distance and aloofness. According to Hadith Qudsi, Allah says, "I was a Hidden Treasure, I loved to be known, I created the creation that I might be known". In fact, Allah's most cherished desire was to be known by His best creation i.e. Human beings - which He created in His own Image (form). The real existence, un-veiling, all-knowing and all-seeing is subject to His own desired unreal things without which Allah could not have been known. Quran solves this riddle by saying, "We come from Allah and unto him we return" (Quran 2:156).

WHEN MERGED IN THE REAL, NONE ELSE BUT REAL
"HE" SAID WITHOUT FEAR, I AM THE REAL
Note: "HE" above is referred to Mansur Al-Hallaj.

Allah's presence in the world and in the human soul is indicated by many verses of Quran.

1- Where ever you turn, there is a Face of Allah. (Quran, 2:115)

2- Your doubt Allah's very existence, Were we not with you. (Quran, 57:4)

3- We were nearer to Allah than the jugular vein. (Quran, 50:16)
(The trunk vein joins the wind pipe that has eleven groves to prove the eleven letters of Kalima Shahada.)

4- At the last moment of dying person, We are nearer to him. (Quran, 56:85)

5- And know that Allah comes between man his heart. (Quran, 8:24)

6- There we sent down clear signs, Allah does guides whom he will. (Quran, 22:17)

7- On the earth are signs for those of assured faith and in your souls (own selves), Will you not then see. (Quran, 51:20-21)

8- Soon we show them our signs in the further regions (of the earth) and their own souls until it becomes manifest to them that is truth. (Quran, 41:53)

9- To Allah belongs the east and west, wherever you turn there is the presence of Allah. (Quran, 2:115)

10- O Prophet, send not away those who call on their Lord morning and evening seeking His Face. (Quran, 6:52)

11- Wait for us, let us borrow (a light) from your light. (Quran, 57:13)

12- Referring to criminal's plot which they hide, Quran refers, Allah is all around them and see their claims which they hide. (Quran, 4:108)

13- When shall We question those whom our message was sent and those by whom We sent. And verily We shall account whole story with the knowledge for We were never absent at any time or place. (Quran, 7:6-7)

14- There has come to you enlightenment from your Lord. So, whoever will see does so for (the benefit of) his soul, and whoever is blind (does harm) against it. And (say), I am not a guardian over you. (Quran, 6:104)

In general, the Sufis (Divine seekers) have looked upon themselves as devoted Muslims who take seriously Allah's cause to perceive His presence both in the world (cosmos) and in the self. They stress inwardness over outwardness, contemplation over action, spiritual development over legislation, and cultivation of soul over social instructions. They don't bother with controversial issues of different schools of thought concerning the jurisprudence and practices. A prominent Sufi theologian, Ibn-e-Arabi, advised to see with both eyes, keeping reason and unveiling in perfect balance while acknowledging the right of both sobriety and drunkenness.

This world of sense is only a shadow of the celestial world. In struggling against your body instincts, desires and passion, the mystic creates finer vibrations in himself. He begins from a very low level and goes up the scale. A mystic merge into love of Allah at the level of hidden faculty (لطیفہ خفی), he finds the silence (ھو) where Allah wants to be known, according to the Hadith of Hidden Treasure, descending in lower frequencies from depth to depths to height of heights. These extremes meet in One Being that is Allah, the omnipresent.

Imam Hamid Muhammad Al-Ghazali, who being an orthodox theologian and philosopher became gnostic after understanding deeply the mystical meanings of Light verse (Quran, 24:35). He described the light of Allah through graded order intellectually; how light reaches to human beings. The light of sun comes through the window of a house falling on a mirror, fixed upon a wall, which reflects the light on the adjacent wall facing it, whence it in-turn in reflects on the floor. Similarly, the Light verse refers Spirit, Heart and Soul as Lamp, Glass and Niche in the human kind. The Niche (higher recess and opening way for revelations) is referred to the breast of a perfect man (Muhammad, Peace Be Upon Him). The Lamp is the core of spiritual truth revealed unto prophet hood. The Glass is purified heart of Muhammad (Peace Be Upon Him), his transparent protector for illuming the revealed spiritual truth from Divine light filtered through human language and intelligence of prophet hood to mankind reflecting like a guiding brilliant star lit by blessed illuminating quality traits and piety of Allah's messenger imperceptibly - prior no human mind and heart have been consciously touched by it. He (messenger) is the spiritual light of the Most Exalted (Allah) over all lights' reflections.

Quran, in fact, has more to offer to the seekers of Divine truth. The whole exercise is for the Knower to know himself. By knowing ourselves we come to know Allah.

UNDERSTANDING TOWARDS ALLAH

The real concept of Islamic Sufism can be described in the following poetic verses based on Quran and Hadith.

HE WHO RECOGNIZES HIMSELF, RECOGNIZES GOD
THE HEART OF THE BELIEVER IS ALLAH'S ABODE
HE WHO PROTECTS ALLAH IN HIS HEART
ALLAH WILL DO SO, NEVER LET HIM APART

ALLAH IS NEAR AND FAR, TRANSCENDENT, IMMANENT
HE IS IN EVERY SOUL AND OMNIPRESENT
CONSTANT FOCUS ON ALLAH LEADS YOU TO ONE
UNION WITH ONE, LIKE RAYS WITH SUN

WHEN MERGED IN REAL, NOTHING ELSE BUT REAL
"HE" SAID WITHOUT FEAR, I AM THE REAL
THE NON-EXISTENT ANNIHILIATED IN THE EXISTENT
UNREAL VANISHES, THE REAL IS PERSISTENT

Note: "HE" above is referred to Mansur Al-Hallaj.

METHODICAL EXERCISE OF KALIMA TAWHEED

NEGATE YOURSELF, AFFIRM ALLAH
LA ILAHA ILLALLAH
NONE BUT THE REAL, SAY ALLAH HU
YOU REMEMBER ALLAH, HE REMEMBER YOU
Self-help
RECOGNISE YOUR OWN IMPERFECTION
CONFORM WITH ALLAH'S PERFECTION

WOE TO THE WORSHIPPER WHO IS IGNORANT OF THE PRAYER
BY NOT FOCUSING ON ALLAH'S NAME WITH CARE

As Rumi puts it
YOU ARE YOUR OWN THOUGHT BROTHER
THE REST OF YOU IS BONES AND FIBRE
IF YOU THINK OF ROSES, YOU ARE A GARDEN WITH FRAGNANCE
IF YOU THINK OF THORNES, YOU ARE FUEL FOR FURNACE

Rumi addressed to a hypocrite
LIKE THE HYPOCRITE WHO OFFERS EXCUSES FOR ACTION
I AM SO BUSY PROVIDING FOR WIFE AND CHILDREN
I DON'T HAVE TIME TO DIVERT MY ATTENTION
HOW COULD I HAVE TIME TO PRACTICE MY RELIGION
I CAN NOT ESCAPE FROM FEEDING MY FAMILY
I MUST SEEK THE EARNING I NEED, REALLY

Rumi answers
YOU HAVE ESCAPED FROM ALLAH, NOT FROM IDOLS
YOU HAVE ESCAPED FROM THE TRUTH, NOT FROM EVILS

Allah has warned hypocrites, "And be not like those who forgot Allah, so He made them forget themselves. Those are the defiantly disobedient." (Quran, 59:19)

SUFI STAGES OF PROGRESSION- THROUGH LOVE AND REMEMBRANCE

Everything on earth is undergoing annihilation but there subsists the Face of your Lord (Quran, 55:26-27). Our true and proper self is un-real - not our own, but belongs to Allah's process of continual creation. Quran defines everything as perishing but Allah's Face which helps us to exist like the rays of light and the reality of sun. Sufi's imaginal perception of Allah's nearness is based on nearly fifteen verses of Quran whereas theologians assert that Allah is utterly incomparable (تنزیہ) with all things in the universe. The vision of things, as they truly are, demands balance (mesoteric approach) between Allah's immanence and transcendence.

A Sufi practise his Islamic faith to recognise Allah through direct knowledge of self that flows freely in the purified heart and cultivated soul. It makes the Divine seekers worth of being taught (gnosis) by Allah Himself according to Quranic verse, "Be wary (piety - تقویٰ) of Allah and Allah will teach you" (Quran, 2:282). Piety is the highest and powerful human attribute in Allah's eyes. Quran refers remembrance (ذکر) and reminder (تذکر) are the only cure for our heedlessness, forgetfulness and shortcomings. "Not Equal are the blind and the seeing, nor are those who have faith and do wholesome deeds and the ugly-doer. Little do you remember" (Quran 40:58). What we need to remember is the Trust which human beings have accepted voluntarily because of their capability to carry it by remembering Allah

in their activities and presence in the world and the soul. Fifteen verses of Quran command people to remember and mention names of Allah. Both, remembrance and supplication (daily prayer - پنج گانہ نماز), are voluntary acts for awakening the soul each time the prayer is performed.

When the Divine seeker intends to know the meaning of Hadith Gabriel questioning the Holy Prophet (Peace Be Upon Him) What is Ikhlaas? Prophet (Peace Be Upon Him) replied, "See Allah while performing the prayer". Quran refers to this in the verse, "Where ever you turn, you see the Face of Allah". How can one practise it during supplication? During prostration, when one places hands on the prayer mat, see your both hands forming the name Allah (الله) , imagining, as if you are seeing Him. Such kind of supplication becomes mujahida, also referred as the first stage of the seeker (سالک). At the second stage, known as Methodology (طریقت), the seeker learns the inward meaning of Kalima Shahada and practises it by the recitation of its negation and affirmation phrases (ذکر نفی اثبات). The methodology of this zikr is taught by the master (shaikh - شیخ). The zikr of Kalima Shahada is superior of all other zikrs. The first part of Kalima (توحید) is split into two halves. While invocating the first half, LA ILAHA, the invocator negates all illusory negativities of self, and the second half, ILLALLAH, affirms ultimacy of the Divine reality. Besides the voluntary act of daily prayers of the first stage (Shariat, Islamic law), the seeker, at the second stage (Methodology - طریقت) , invocates the practice of Kalima Shahada. This takes seeker to a higher (third) stage called Divine Reality (حقیقت)

where the traveller invocates ALLAH HU, known as a two-way zikr. Quran refers to it as "Remember me, I shall remember you" (Quran, 2:152). The invocator (rememberer) calls down 'ALLAH' and Allah responds the caller as 'HU' which means Allah have heard your call; now the seeker has become fully aware of Allah's reality and gnosis of His Being. The fourth stage is called Divine Wisdom or Gnosis (معرفت) where a seeker becomes perfect man (انسان کامل) through his true self-awareness. The seeker undergoes complete annihilation and by subsisting the Real Being, Allah, as Quran puts it, "Where ever you turn, there is face of Allah" (Quran, 2:115).

Allah looks upon His creation with love and mercy like the eastern face of rising sun toward its light rays. If Allah does not look upon creation and turn His glorious Face towards His creation, they will cease to exist. Our true and proper self, realistically, is not our own. It is like a continuous reflection of sun rays towards darkness or a continuous beam of light from the cinema projector projecting characters on the screen, which we assume as real.

DRINKING WITHOUT QUENCHING IS A WAY OF LOVE

To understand Allah, Islamically, one needs to comprehend how Allah reveals Himself through Quran and Hadith.

Devote yourself to Allah, "And remember the name of your Lord morning and evening" (Quran, 76:25). Referring to invocation of zikr, Holy Prophet (Peace Be Upon Him)

advised Muslims to understand the real meaning of Quran and remembrance from those Ulma (Gnostics) who have the knowledge of the spiritual meanings of Allah's names and the kind of zikrs: what is to be remembered, why should it be remembered and how can it be remembered. Hadith Qudsi, narrated by the Prophet (Peace Be Upon Him), as words of Allah, "I was a Hidden Treasure, I loved to be known, I created the creation that I might be known". The best of His creation are human beings and the best of human beings is Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him). Prophet (Peace Be Upon Him) was once asked by one of his companion, "What was that which the Almighty Allah created before anything else?". The Prophet (Peace Be Upon Him) replied that it was His nur (light, energy) that Allah created before anything else and created the rest of universe from that nur. Rumi pointed out that Allah's most desired motive to be known and unfold His Hidden Treasure is through his trust worthy capable creature, human beings, as his vicegerent and the rememberer of His names in the entire universe.

PURE LOVE WAS PAIRED WITH MUHAMMAD IN CREATION
JUST COMPREHEND THE LOVE OF ALLAH'S ELEVATION
LOVE IS THE ATTRIBUTE OF DIVINE
LOVE MAKES THE DREGS INTO WINE
LOVE MAKES YOU CLEAN AND PURE
LOVE TURNS THE PAIN INTO CURE
LOVE TURNS COPPER INTO GOLD MINE
LOVE MAKES THE SOUL TO SHINE

WHAT IS LOVER HOOD? IT IS A PAINFUL TALE
THAT ENDS UP TO VEILING TO LIFT HIS VEIL
HE WHO LOVES ALLAH WITH PURE HEART
ALLAH WILL DO SO NEVER LET HIM APART

VISION AND VEIL

Everything upon earth is undergoing annihilation (فنا).
But there subsists the Face of you Lord (بقا).
Our true-self is not our own but what Allah gives us at each instant. Since Allah's un-perishing face is that which looks upon creation, "Where ever you turn, there is Face of Allah" (Quran, 2:115), particularly, looking back at you to exist and see nothing but His un-perishing face (بقاباللہ) as if you realize that yourself seemed merged into Real and see nothing but the Real (Giver of the existence). Imam Ghazali contrasts the reality (حقیقت) and metaphor (مجاز) like the glorious sun rising from the east (reality) and when it has set in the west (metaphor - a veil for your vision). A gnostic always see the brightness of the sun, lives in the Face of Allah while the ignorant see its dark face i.e. when it has set in the west and remain ignorant of self-knowledge.
Quran says that Allah taught Adam (gnosis) the Divine names, all of them. (Quran, 2:31). Human beings who follow the straight path of the blessed friends of Allah (اولیاءاللہ) will continue to actualize the knowledge of the beautiful names (اسما), attributes and traits forever which explains the bliss of paradise.

A PERFECT MAN IS A CLARIFYING BOOK

Ibn-e-Arabi often explains human perfection as the realization of Divine form with its twin nature, humanity and divinity because human beings have the potential to become self-aware clarifying book that corresponds all the Divine and cosmos books of knowledge by knowing Allah's essence. Allah sees His form in the mirror of human being and the creation also sees its form in Him. The leader of the Gnostics, Ali Ibn-e-Abu Talib, referred to the clarifying book (ناطق قرآن), mentioned in "Mira-tul-Arifin" by Imam Hussain
YOUR CURE IS WITHIN YOU BUT YOU DO NOT KNOW
YOUR ILLNESS IF FROM YOU BUT YOU DO NOT SEE
YOU ARE THE "CLARIFYING BOOK"
THROUGH WHOSE LETTERS BECOME MANIFEST THE HIDDEN
YOU SUPPOSE THAT YOU ARE A SMALL BODY
BUT THE GREATEST WORLD UNFOLDS WITHIN YOU
YOU WOULD NOT NEED WHAT IS OUTSIDE YOUSELF
IF YOU WOULD REFLECT UPON SELF BUT YOU DO NOT REFLECT
Similarly, Ibn-e-Arabi says

I am the Quran and the seven oft-repeated.
(Quran, 15:87)

And the spirit of the spirit (روح الروح) - there is not spirit I am not Have you not heard the words of Allah? Read your book! Yourself suffices you this day as a reckoner against you! (Quran, 17:14).

He who reads this clarifying book has come to know what has been, what is, and what will be. If you cannot read all of your book, read of it what you can. Have you not seen how He says, "And in your selves: What, do you not look"

(Quran, 51:21). And have you not seen how He says, "We shall show them Our signs in the horizons and in their selves, till it is clear to them that it is the truth. Suffices it not as to your Lord, that He is witness over everything?" (Quran, 41:53)

It has been recounted that when Ali's army gained the upper hand over Aisha's army (peace be upon him both) in the battle that took place after the slaying of Hazrat Usman (peace be upon him). Aisha's party held the Divine Book aloft with a spear so that Ali's followers would not slay them. When Ali saw that the soldiers stop the battle, he said, "O people! I am the speaking Book of Allah, but that is the silent Book of Allah! Attack them and leave them not".

In the same way Allah says, "Say! God suffices as a witness between me and you, and whosoever possesses knowledge of Book." (Quran, 13:43).

Hazrat Ali addressed his son, Imam Hussain, "This (self) is the clarifying book and the knowledge of self is knowledge of the book." "And there is not a thing, neither wet (which is the visible world), nor dry (which is the spiritual world and everything beyond) but in a Clarifying Book" (Quran, 6:59).

GNOSIS OF QURAN UNDERSTOOD BY SHAH ZAMAN

THE KNOWER OF ITS SECRET, THE SUBJECT OF QURAN

Adam (and his ancestry) is singled out for Divine form and clarifying book in the whole creation because he has the potential to attain perfection by adapting the character traits of powerful names and attributes of Allah. Every human being has two perfections. Firstly, his natural and physical death and then to resurrection. Secondly, his

voluntary return to meet Allah in this world and the world hereafter (meditation of annihilation and subsistence - مراقبہ فنا), die before you die (موت قبل انت موت), through cultivation of soul and purification of heart that is the prerogative of human being. A Muslim gnostic differs from the non-Muslim mystic who struggles to seek perfection by knowing the spirit only (اتما) but not realizing the Creator, Allah, as the Ultimate Real Being, which is only possible by following the way of Holy Prophet (Peace Be Upon Him).

Vision, thought and imagination

Baha Walad, father of Maulana Rumi, explains the vision of Allah in all creation takes place at the level of thought (خیال) in infinite variety, never ending joy and ceaseless image of Allah, self-showing.

VISION OF ALLAH EXISTS IN INFINITE VARIETY, NEVER ENDING

AT THE LEVEL OF THOUGHT CEASELESS IMAGES OF ALLAH, SELF SHOWING

THE ASCENTIC STANDS ON THE SHORE OF IMAGINATION, SEEING

THE GNOSTIC SOUL IS DROWNED IN THE SEA OF BEING

This blissful experience of never ending thought and ceaseless image of Allah are His attributes which is only possible if the mystical traveller is embodied in Allah's character traits and attributes demonstrated practically by Allah's Prophet and his close companions.

THE BEST CHAMPIONS OF ISLAM, GUIDES FOR OTHER
ABU BAKR AND ALI, USMAN AND UMER
ALI, THE LEADER OF GNOSTICS, THE BEST MOULD
THE SCHOLOR, THE GNOSTIC, STRONG AND BOLD
WHOSE LEARNING, PROWESS, WIT AND SWORD
WAS AT THE WILL OF ALMIGHTY GOD
WHEN CALLED FOR HELP, HE ALMOST THERE
TO PROCLAIM THE TRUTH WITH WISDOM AND CARE

Imam Ali, spiritual successor of the Prophet, discloses the secret between Allah and His true servant. "The human being is the secret of Allah and Allah is the secret of a perfect man" (Hadith). According to another hadith, "He who knows himself (with annihilation in Allah), knows Allah (with the subsistence of His Face)". The Quranic verse 22:88, "Everything is perishing but His Face" was translated by Hazrat Ali with its meaning derived from Quran's Chapter of 'The family of Israel' (Bani Israel), 17:14, "Read you book (reflect on yourself) suffices you this day as reckoner against you", that means self-awareness is enough for you as there is nothing outside you.

UNDERSTANDING GNOSIS OF ALLAH

All are 'He' is truer than none are 'He'. Allah is immanent more than His transcendence as Allah is always present and the perception of His absence will eventually disappear. How? It was mentioned earlier that the Imagination (Khayal - خیال) is the innate ability of the soul to perceive the presence of Allah in all things, as indicated in

the verse, "Where ever you turn there is the Face of Allah" (Quran, 2:115). As the Prophet defines 'Ihsan' - it is to worship Allah as if you see Him. Through methodical concentration in the Face (Name) of Allah, the Sufi-worshipper strengthen his focus in the Name of Allah with the aim of reaching the (third) stage of Divine Reality (حقیقت) through unveiling (kashf - کشف), which is the generic term for super-natural vision of Allah's presence in the world and the soul.

Ibn-e-Arabi asserts that unveiling is mode of knowledge (عرفان الٰہی) superior to reason.

If Allah had not brought the world and His best-chosen creature, human beings, into existence, His "Hidden Treasure" attributes, qualities and powerful names would remain concealed and hidden.

According to Ibn-e-Arabi, the Divine names and creative possibilities are latent in Allah as storehouses mentioned in Quran, "And there is not a thing but that with Us are its storehouses (depositories), and We do not send it down except according to a known measure" (Quran, 15:21). Gnostic's sub-conscious mind (backing store) is given a part of this knowledge (storage of super-natural). "When I have fashioned him (Adam) and breathed My spirit into him" (Quran, 15:29). Ibn-e-Arabi calls this spirit (روح) the Breath of All-Merciful. Within it Allah articulate His words and immerses all things in the Divine mercy, about which Quran says, "My mercy embraces everything" (Quran, 7:156). The All-Merciful breath is omnipresent, existent, a mercy for every existent thing and a manifestation of Allah's love for

Hidden Treasure. Because of this love to be known, Allah Breathed (كلمة الله) and the Breath became manifest. The Breath of All-Merciful bestows existence in the form of all possible things, just as human breath bestows existence in letters. So, the cosmos is Allah's Spoken words in respect to this breath. Both, creator and creation will never cease existence as it is a continuous process. On Allah's command we come to exist, fulfil the function for which we are created and "unto Him we (all matters) return" (Quran, 2:210).

Allah addresses the soul that has just died "You were heedless of this - therefore we have removed from you your covering (hijab - حجاب) and you sight today is piercing" (Quran, 50:22). This verse, alone, is enough to suggest why the quest for voluntary death is practised by the Sufi traveller.

DIE BEFORE YOU DIE IS VOLUNTARY DEATH
WHO BORNS TWICE REALISE THIS MERTH
WE COME FROM HIM, UNTO HIM WE RETURN
WHO DIES FOR ALLAH HAVE NO DEARTH

EXISTENCE OF THE VEILS IS SUPERABUNDANCE OF ALLAH'S LIGHT

"You remember me, I shall remember you" (Quran, 2:152). This two-way communication between Allah and His True servant through remembrance and invocation is formed and Allah's love and mercy for His invocator casts His beautiful images of Face in the consciousness and self-awareness of His true lover. Such intimacy with Allah's

attributive names is an alchemy that transmutes perception and awareness into utter joy.

Abu Nasr Sarraj (d:988) quotes, "The veil is any barrier that bars the intending seeker from what is intended and sought is Allah or Allah's Face". Most theologians and philosophers held that Allah Himself cannot be seen and understood by rational mind except the unveiled heart or at death. When the Divine seekers (Sufis) achieve the voluntary death and annihilation of the self in this life, they also achieve vision of Allah and His praise worthy reflection in the cosmos.

THE MOMENT I OPEN MY EYES
I SEE YOUR FACE
THE INSTANT I LOOK AROUND
I FIND YOUR GRACE
Jami's romantic verse with my changes

I SAID MY ROSE CHEEKED LOVELY
WHY KEEP HIDING MOON LIKE, REALLY
GAZE AT THE BEAUTY-GIVER WITHIN
SEEN IN THE CURTAIN, WITHOUT IT, HIDDEN

Allah's face is hidden behind every veil. Just His beauty infuses every form, every object of love, every desire, wherever we look, we see His Face. Allah's Face is reality, we need to speak His name with awareness, knowing our self and Lord. His name and reality, veil and Face are all attributes. Lord, who makes Himself known through every luminosity that appear in the heaven and earth, yet bright enough to prevent us from seeing Him. When the Prophet

was asked if he saw Allah during his ascension. He replied, "He is light, how could one face the extensity of Allah's light", whereas Prophet's knowledge of light (gnosis), recognition of nearveils that yielded knowledge of the Lord's nearness.

Prophet, in his regular prayers, used to ask Allah, "show us the things as they are". During the journey of ascension, Prophet's prayer was answered, in which, Allah shown Himself as He is to His Beloved Prophet. The true followers of the Prophet have understood, followed and practise the meaning of the aforementioned verse in their prayers. "The prayer of a believer is ascension" (Hadith). "Unto them the most beautiful already went forth from God beforehand" (Quran, 21:101). "He fastened to them the word of godwariness" (Quran, 48:26) and He turned their souls away from this world. He bestowed upon them the sciences of inheritance from the Prophets. They understand Allah by gnosis and to reach that perfection they travelled to Allah and they turned away from everything other than Allah. Their spiritual light tore apart the veil, and their secret hearts roamed around the Throne of All-Merciful, Allah. Referring to the devoted friends of Allah, in an authoritative saying (Hadith Qudsi), the Prophet quotes Allah words concerning the devoted servant (perfect man - انسان کامل) who loves Allah and who follows the Prophet's Sunnah, so that Allah my love him in return: "My servant never ceases drawing near to Me through supererogatory works (نوافل) and until I love Him. Then, when I love him, I am his Hearing with which he hears, My Sight with which he sees,

My Hand with which he grasps and My Feet with which he walks". This is highest stage of human perfection and ascension of his soul that practically inanimate to one that surpass the angels and let him to become Allah's beloved servant. Once the seekers love Allah, they will be Loved by Him in return. Allah's love may then intoxicate them, annihilate all their human failings and limitations, and bless them with radiance of His own eternal being.

Rumi says in state of intoxication

YOU SAY TO ME WHY DON'T YOU COME TO YOURSELF
YOU SHOW ME THE SELF, I WILL COME TO MYSELF

I KNOW NOTHING OF WINE, I AM ANNIHILATED
I HAVE GONE TOO FAR INTO NO PLACE RELATED
SOMETIMES I FALL TO THE DEPTH OF OCEAN
I RISE UP AGAIN LIKE THE RISING SUN

WHEN SOMEONE ANNIHILATES IN HIS FACE
THE PERISHING LEAVES BEHIND NO TRACE
KNOWING THE REAL PASSED BEYOND METAPHOR
WHO ASCENT TO ALLAH, LIVE FOREVER

Ibn-e-Arabi asked Allah, "O Allah who is worthy to hear and see You as You are witnessed everywhere but never shows Your Face."

Allah replied, "O My servant, what are you seeking from Me. If you are seeking what you know then you are satisfied with the veil, but if you are seeking what you do not know then you are seeking the veil. I have entrusted my veil to you seeking for me. They see Me and I veil them through

their vision of Me from Me. You will not stand in vision until you see My veil. Until you remain veiled by your own veils (ignorance), the veils will veil you."

Your lack of knowledge made the manifested Being into non-manifest as nothing hides Him but His manifestation. Just ponder over the Quranic verse, "They measured not what has become manifest with its true measure" (Quran, 6:91), otherwise, "He is manifest, He is the non-manifest, and the first and the last" (Quran, 57:3). In other words, what you seek in nonmanifest domain is manifest, so do not weary yourself".

ALL VEILS ARE HE YET NONE ARE HE
VEIL IS A CURTAIN BETWEEN HIM AND ME
I WISH FOR ME, HIS LOVE AND MERCY
WILL REMOVE THE VEIL OF HIDDEN REALITY

HE WHO KNOWS HIMSELF KNOWS GOD
THE HEART OF THE BELIEVER IS ALLAH'S ABODE
HE WHO LOVES ALLAH WITH PURE HEART
ALLAH WILL DO SO NEVER LET HIM APART

STAGES OF MYSTICISM IN A NUTSHELL

Stages of Spiritual (soul) development	Islamic Law (Shariat)	Methodology (Tariqat)	Divine Reality (Haqiqat)	Divine Wisdom (Marifat)	Gnosis (Irfan)	Complete Gnosis (Mukamal Irfan)	Higher Gnosis (Bala Irfan)
Training Instructions	Fulfil all obligatory commands of Shariat. Remembrance (invocation) of Allah (Zikr).	Self-accountability. Zikr of Negation-Affirmation (Zikr of Nafi-Asbat).	Establishes contemplation, witnessing, and inspirations (Ilham). Zikr of Allahu, audible zikr (Zikr e Jahri) and silent zikr (Zikr e Pa Anfas). Supplication and praying in solitude.	Establishes meditation and intuition. Remembrance and nearness towards Allah. Annihilation into Allah. Zikr of Ism-e-Zaat (Allah).	Establishes unveiling (Makashfa) and Allah's gnosis. Able to manifest extraordinary acts (Karamat). Zikr of Hoo Hoo. Three-dimensional invocation, شغل سہ گوشی	Nullification (Madomiat). Perfection in servitude (Abdiat). Sub-ordination of Muhammadiat. Invocation of Prayer Saifi. چلہ حرز دعاء سیفی	Nullification of everything but The Real (Haq, Allah). Sidrat Al-Muntaha. Salutation on Muhammadiat. Closeness to the place of Aou Adna.
Intellectual (Awareness) Level	Corporeal (Jismani) and Argumentative (Istadlali) intellect.	Particular (Juzwi) and heartfelt (Qalbi) intellect.	Gnostic intellect.	Universal (Kulli) intellect. Limited (Sughra) wilayat.	Self-consciousness intellect, Greater (Kubra) wilayat.	Above self-conscious (Fauq Al Shaur) intellect. Bewilderment.	Extrovertive intellect. Actualization of the cosmos (Imkan) and The Creator (Allah).
Exoteric and Esoteric Knowledge Level	Knowledge from Allah (Ilm Min Allah). Seek and adhere to the knowledge of Shariat.	Knowledge with Allah (Ilm Ma'a Allah). Knowledge of the stages of Monotheism (Tawheed). Esoteric knowledge of Shariat. Beginning of love.	Knowledge of Allah (Ilm Ila Allah). Acquaintance of the knowledge of Divine Reality. Sincerity and love of Allah.	Knowledge in Allah (Ilm Billah). Knowledge of Divine Reality. Poverty towards Allah. *"He who knows himself knows his Lord"*. A satisfied soul.	Acquaintance of the divinely-inspired knowledge (Ilm Laduni) through inspiration and divine light (Nur). Establishes different types of unveiling (Kashf).	Develops occultism i.e. knowledge of the unknown and hidden (Ilm ul Asrar).	Human perfection.

34

STAGES OF MYSTICISM IN A NUTSHELL

Stages of Spiritual (soul) development	Islamic Law (Shariat)	Methodology (Tariqat)	Divine Reality (Haqiqat)	Divine Wisdom (Marifat)	Gnosis (Irfan)	Complete Gnosis (Mukamal Irfan)	Higher Gnosis (Bala Irfan)
Type of Self (Nafs)	The Inciting Self (Nafs e Ammara). Exoteric of Shariat.	The Self-Accusing Self (Nafs e Lawama). Esoteric of Shariat.	The Inspired Self (Nafs e Mulhima). Love.	The Satisfied Self (Nafs e Mutmainna). Submissive to The Real (Allah). Union (Wasl).	The Pleased Self (Nafs e Rathia). Annihilation.	The Pleasing Self (Nafs e Marthia). Bewilderment.	The Perfect Self (Nafs e Kamila). The status of Muhamadiat. Subsistence.
Characteristic of the Self (Nafs)	Dominant with animal instincts. Evil deeds prevail over good ones. Visualised as a shape of an animal. *"Verily, the inciting nafs is inclined to evil." (Quran, 12:53)*	Struggle to prevail good deeds over evil ones. Incriminates itself, feels guilty. Awareness of the distinction between good and the bad. Clerics and scholars benefit from the self-accusing self.	Sustain piety. Feels great pleasure with righteous deeds. Experience inspiration through intuition. Establishes contentment, charity, humbleness, repentance, patience, and sincerity.	Gains exoteric and esoteric purity. The heart is constantly in content with Allah. Six veils of heart are uplifted; it upgrades to the 'Realm of Divine nature' (Alam e La Hoot). May manifest extraordinary acts (Karamat).	The Pleased Self possesses the supreme qualities of 'The satisfied self'. Self is intoxicated with the love of Allah. Realm of annihilation and subsistence. Complete dependence and trust (Tawakkul) in Allah. Manifestation of extraordinary acts. (Karamat)	Pleasing to the Divine (Lord, Allah) after complete surrender and submission to the Divine will. *"Return to your Lord, Well-pleased (yourself) and **well-pleasing to Him**" (Quran, 89:28)*	Self-perfection. Closeness with Allah (Qurb e Ilahi), which is the highest status above all heavens. Keep-on in the footsteps of Prophet.

35

STAGES OF MYSTICISM IN A NUTSHELL

Stages of Spiritual (soul) development	Islamic Law (Shariat)	Methodology (Tariqat)	Divine Reality (Haqiqat)	Divine Wisdom (Marifat)	Gnosis (Irfan)	Complete Gnosis (Mukamal Irfan)	Higher Gnosis (Bala Irfan)
Purification of Self (Nafs)	Abandon heedlessness, lying, ungenerosity, backbiting, arrogance, greediness. Abstain from whatever is disapproved by Shariat. Repent for evil deeds. Adopt generosity and kind-heartedness. Fulfil all obligatory commands of Shariat.	Abstain from evil deeds and desires of 'The Inciting Self' (The Greater Struggle a.k.a. Jihad e Akbar). Indulge in purification of the self (Taziya e Nafs) via prayers, supplication and Zikr with sincerity (Ikhlas).	Abstain companionship from the agnostic and the disbelievers. A minor dot of sin brings despair and sorrow. Realizes the self – *"Actualizing self is actualizing Allah."*	Submission to Divine commands (Amr e Ilahi). The unseen world (Alam e Gaib) manifests to the soul. Subtleties (Lataif) awakens in the self. Establishes forgiveness, thankfulness, and trust in Allah (Tawakkul). Becomes a gnostic under the blessed guide from the leader of Gnostics, Hazrat Ali (God be pleased with him)	Pleased with Allah. *"Return to your Lord, **Well-pleased (yourself)** and well-pleasing to Him" (Quran, 89:28)*	Develops mutual love between man and Allah. Quran refers to the Pledge of Ridhwan (Bay'at e Ridhwan) as *"Indeed, Allah was pleased with the believers when they pledged allegiance to you (Muhammad, peace be upon him) under the tree." (Quran 48:18)*. Guide others with calmness, morality, forgiveness, and under the guidance set by the Prophet (peace be upon him).	Worship and glorify Allah in solitude.

36

STAGES OF MYSTICISM IN A NUTSHELL

Stages of Spiritual (soul) development	Islamic Law (Shariat)	Methodology (Tariqat)	Divine Reality (Haqiqat)	Divine Wisdom (Marifat)	Gnosis (Irfan)	Complete Gnosis (Mukamal Irfan)	Higher Gnosis (Bala Irfan)
Knowledge and Certainty (Yaqeen)	The Knowledge of Certainty (Ilm ul Yaqeen). Believe and practise the commandments delivered by Shariat.	The Vision of Certainty (Ayn ul Yaqeen). Able to differenciate between good and the evil, belief and disbelief. Starting point of love, fearlessness and esoteric vision.	The Reality of Certainty (Haq ul Yaqeen). Visualize manifestation of the Real (Haq) in everything. Purification of the self and cleansing of the heart.	The Ultimate Truth of Certainty (Haq ul Haq). The self of a man is prevailed by The Real (Haq).	*"And there is a type of man who sells his life to earn the pleasure of Allah. And Allah is full of kindness to (His) slaves" (Quran: 2:207)*	Being pleased with Allah and pleasing to Him is an ascension (Mi'raj) of a human being, Allah becomes the guardian (Wali) of such human being.	Continuously receive mystical intuitive knowledge through ecstatic and esoteric experiences.
Realms of Divine Descent	Realm of Physical bodies. (Alam e Na soot)	Realm of Subtle Light (Intelligence) (Alam e Malakoot). Realm of isthmus (Barzakh).	Realm of Existence Beyond Form or Realm of Power (Alam e Jabaroot).	Realm of Divine Nature or Realm of Absolute Unity (Alam e La Hoot).	Realm of the Presence of Divine Nature (Alam e Ba hoot).	Realm of Divine Creative Nature or Realm of First Manifestation (Alam e Ha hoot)	Silence.
The Six Subtleties (Psyco-Spiritual organs) and Their Colors	Self (Nafs). Aspires Heart (Qalb). Blue.	Heart (Qalb). Aspires Spirit. Yellow.	Spirit (Rooh). Aspires Secret (Sirr). Red.	Secret (Sirr). Aspires Hidden (Khafi). White. *"The MAN is my secret and I am his secret" (Hadees)*	Hidden (Khafi). Aspires Most-Hidden (Akhfa). Green.	Most Hidden (Akhfa). Aspires Allah's Nur (Light/Energy). Purple inclined towards blackish	Annihilation into Allah. Aspires Absoluteness/Infinity (Zaat). Colourless.

37

STAGES OF MYSTICISM IN A NUTSHELL

Stages of Spiritual (soul) development	Islamic Law (Shariat)	Methodology (Tariqat)	Divine Reality (Haqiqat)	Divine Wisdom (Marifat)	Gnosis (Irfan)	Complete Gnosis (Mukamal Irfan)	Higher Gnosis (Bala Irfan)
Zikr (Remembrance of God)	Perform 5 daily prayers. Recite third Kalima (Tamjeed) 1000 times after praying. Recite supplication of prophet Yunus (Peace be upon him) LA ILAHA ILLA ANTA SUBHANAKA INNI KUNTU MINAZ ZALIMEEM. Moreover, recite the following LA ILAHA ILLALLAH, LA MA'BOOD ILLALLAH, LA MAHBOOB ILLALLAH, LA MAQSOOD ILLALLAH, LA MATLOOB ILLALLAH, LA MAUJOOD ILLALLAH.	Recite negation-affirmation: Negate egotism with LA ILAHA and affirm Divinity (LA MAUJOOD ILLALLAH) with ILLALLAH; imagine, there is nothing everywhere but Allah, when reciting ILLALLAH. Recite the following 200 times: LA ILAHA ILLALLAH. 500 TIMES: ILLALLAH. 100 times (minimum): YA NUR YA ALLAH YA HADI YA ALLAH.	Recite ALLAH HU; presume the following Quranic verse while reciting ALLAH HU *'Remember me, I shall remember you' (Quran, 2:152).* The heart will echo back HU. Recite the following in solitude YA MAN LA ILAHA ILLA HUWA YA HUWA ANTA HUWA. Moreover, do audible (loud) zikr (Zikr Jahri) and silent zikr (Zikr Pa Anfas).	Zikr of Ism-e-Zaat (Allah). 40,000 times ALLAH ALLAH (HUWALLAH). YA HAQ ANTAL HAQ. YA MUJEEB ANTAL HAQ. YA MUGEETH ANTAL HAQ. Moreover, recite the following up to 400 times Zikr of Sultan Naseera. Zikr e Char Zarbi. Zikr of MOOTO QABLA ANTA MOOT. At this stage the spirit (Rooh) prevails over self (Nafs) and heart (Qalb).	Zikr of pleasure (pleased with Allah or The Pleased self)is HU HU. Recite each verse below, after praying, 40 times. You can also recite it up to 400 times. YA HAYYU ANTAL HAYYU. YA JAMEELU ANTAL HAYYU. YA AZEEMU ANTAL HAYYU. YA AZEEMU ANTAL HAYYU. YA ALLIYU ANTAL HAYYU.	Zikr of Divine attributes (Asma e Ilahi). Mystics, usually, recite each verse 40 times up to 40 days. You can also recite it up to 400 times. YA QAYYUMU YA KAFI. YA QAYYUMU YA MUGNI. YA QAYYUMI YA QADIR.	Recite each verse below, after praying, 40 times. You can also recite it up to 400 times. YA QAHHAR YA JABBAR. YA QAYYUMU YA QAHHAR. YA QAYYUMU YA JABBAR. YA QAHHARU YA WADOODU YA QAHHARU

GNOSIS (DIVINE KNOWLEDGE)

The true gnosis is nothing but perpetual amazement
When the heart is filled with divine attainment.
All human attributes are then annihilated;
The spirits substance with God is related.
The drunken and the sober become one,
When union and separation come to none;
Absence from self to presence lead;
The desire is fixed on Allah indeed;
Annihilation bears the fruit of subsistence;
And see nothing but God's existence
Allah becomes the lord of my heart
With no partner then how it is apart
When he is present I am past
When I find him, I am lost.
I think of you and so often do,
Now I have completely become you;
You drew nearer to me such a way;
That slowly and slowly I passed way

RACIAL INTEGRATION

Behold on your shores I stand
A hopeful, brother from the east;
Some smile and grasp me by the hand
But others, who misunderstand,
Rank me lower, for I am tanned ,
In tropical climate by great heat.

A great many useful gracious things
One owes the other east and west;
But first understand to mind there springs;
The Christ whose love such blessing brings;
Whose lord hymns your soul sings,
Proof, that the east has given best.

I sit beneath great saring spires;
And hear your learned doctors preach;
Yet shall their voices and their choirs
Of music still the wild desires;
Which haunt your souls, put out the fires,
That keep all heavens beyond your reach
If your believe hear me I plead;
And think, did not the prophets write,
Of love and service, not by greed;
Of power and riches shall you lead
For all whatever their race or creed
Are brothers in God's loving sight.

Let no man call his piece of earth;
His own, but look on it as lent;
From God who brought the world to birth
And Wills that none in fear or dearth;
Should live, but in truth, peace and mirth;
In happiness and sweat content.

"O" brothers, then stay not apart;
Lay down your arms, let God alone;
Has power, let faith illume the heart;
With hope anew, in friendship start,
To build the bridge, forget the art;
Of war, let all lands be as one.

MYSTERY OF ANAL-HAQQ

God is one he begetteth not and not born
The unknown lies in the attributes shown
He is beyond limits, there is no end.
He is beyond reasons to comprehend.
He is beyond thought, beyond contemplation
He is concealed from senses and recognition
When a link is formed between faith and revelation
It activates a state of perpetual transformation.
Then true men of knowledge feels his presence
By love for him…..discover his essence
Surrender their ego at the Divine will
Who is omni-present yet hidden still
So negate thyself and affirm His ego
I am not but He, the Divine truth aglow.

A POETIC TRIBUTE TO HOLY PROPHET OF ISLAM

He attained the light of darkness by his perfection,
He dispelled the darkness of the world by the grace
Excellent were all his qualities pray for blessing on him and his posterity.

Glory to ALLAH, full of mercy and grace;
Who created the universe and human race;
In his creation he honoured man;
As vicegerent to know His plan;

Infused unto him own spirit with light,
Gave him knowledge, spiritual insight;
Given a "will" soul heart and mind;
Purify his nature to learn to be kind.

To know A LLAH through His wondrous signs,
In the guidance of those whose glory shines;
How ALLAH guides, makes Himself known,
Through the magnified man, the best born.

When evils became multiplied,
God sent his apostles to guide;
His men to obey his universal law;
There is no other god but "Allah"

To lead man to his noblest destiny;
And experience harmony with eternity;

Although ALLAH sent many messengers;
Among one nation not among others.

Some of their names have perished utterly;
Forgotten by ignorance and perversity;
Al last came the time when voice of unity;
Grace and mercy, love and bounty;
Spoken by unlettered apostle with wisdom;
For whom ALLAH created his kingdom.

In the fullest blaze of history Muhammad came
And put the wisdom of the learned to shame;
He stood for all humanity and those in need
He is mercy for the universe indeed.

After earthly life of forty years,
Divine words revealed to his ears;
"Iqraa" read a cry rang clear;
The prophet's breast was pressed to hear
The Quranic verses by sanctified pen,
Transferred to the tablet of his mind then;
The revelations were completed gradually;
His mission was accomplished actually;
In twenty three years Quran was revealed;
After final message Prophet-hood was sealed;

He married Khadija a noble woman;
No woman can do what she had done;
His best companions with faith and sword;

At the service of mighty messenger of God
Spent their utmost strength and skill;
Spoke of Divine law and God's will
Although the wealth was within their reach
Only Allah's message they cared to preach.

They were chapions of Islam guides for other;
Abu Bakar and Ali, Usman and Umar;

"Ali" the well beloved, the best of mould
The scholar gnostic, strong and bold;
Whose learning, prowess, wit and sword;
Was at the Will of almighty God;
When called for help he almost there;
To proclaim the truth with wisdom and care;
Muhammad dispelled the darkness with the light;
Preached one God to be worshiped whose right,
Over his creation most firmly stand;
To acknowledge His unity and understand;
His apostle's message as true revelations,
Which reject false gods and superstitions.

Thus purity of Muhammad's mind and soul,
Perfected his mission and achieved the goal
And brought the mankind from night to dawn;
And gave a perfect book the holy Quran
Which contain both esoteric and exoteric doctrines;
For the salvation of humankind by righteous actions.

WHAT LIES BEYOND MYSTERY

Memories although sweat to revive,
But leave behind them endless pain
The more i feel the more dive
Deep in the sea of thoughts in vain.

This world is like a crossing;
Where several meet and depart;
But some are such while passing;
Leave a mark on the heart;

You will find it common everywhere;
Friends are many the friend is rare;
Who will guide us, when guides are blind;
Men are cruel, the man is kind.

Adversity spurs man to great deeds;
And brings the will to find a way;
Not only a true faith he needs
Courage and effort have part to play

Often I find it too deep for thought
This realm of truth I long have sought
The spiritual truth in wondrous way
How God speaks unto man of clay.

The perfect man is the mirror of divine
Through which his signs, attributes shine,

When he is present then I am past;
When I find him, then I am lost

Man is the image of God who sent;
His chosen prophets with spiritual grace;
To teach him what his purpose meant
As a vicegerent to know his place

But we can never wholly see;
What lies beyond mystery;
Alone faith answers live and trust;
God will not let us die in dust

Shall we meet again who knows,
Until we are spiritually close
To work of God who molded man;
The best on earth to know His plan

(This poem was written to a newly convert Muslim friend Yaqoob Ziki in 1960). He did PHD and became a preacher of Islam.

Gnostic commemorates the name of Allah within his heart and mind. His breath becomes a spiritual and ethnic message of love towards Allah as He says "The Almighty Allah is pleased and appeased with them and they are also pleased and appeased with Him". There is another like utterance in the Holy Quran "They love Allah and Allah loves them."

Islamic Mysticism lays stress on intention of the heart singleness of the purpose as holy prophet of Islam said Man's actions are counted with his intention. No prayer is correct and right unless the ignorance is removed about the presence of heart with Allah at the time of prayer (ref. Verse 107:4-5) which is also described as an ascension for the true believers whose spiritual meals are invocation, concentration, meditation on a single point and centre of the name of Allah and its commemoration. This practice helps the commemorator (Zakir) to remain in constant worship of Allah suhanaho as such:-

Provide your soul splended meals.
Commemoration of Allah in fact reveals,
Esoteric secrets in your heart,
That plays such a spiritual part,
As drop in ocean makes slogan,
Now I am the mighty ocean,
Shahzaman is blessed with divinely sense,
That freed him form the worldly fence.

Paghat Kabir said "just as a fish loves water and the miser loves silver and a mother loves her child so also sufi mystic loves the name of Allah according to a saying of prophet "He who does not vibrate at remembrance of the friend has no friend.

When man has made himself familiar with Zikr says

Imam Ghazali, he separates himself (inwardly) from all else. Now at the death he is separated from all, what remains is only Allah who has indicated ways and means of meeting Him by saying I am very near closer to humankind than the jugular vein and added the heart of Gnostic or true believer is my throne. If any one desires to meet me he can do so by commemorating Me with devotion and affection (refer to sura 41:53). Allah Says clearly

"Remember me I will remember thee, Be grateful to me and reject not faith (2:152)

He who protects Allah in the heart,
Allah will protect him in the world;
Let not the devil do us apart;
I remain for ever with my beloved;

Hazrat Ali the commander of Momineen said
He who knoweth himself knoweth God
The heart of the believer is Allah's abode

"ISLAMIC VERSES FOR SCHOOL CHILDREN"

To Remember by Heart

DIVINE UNITY

Allah is only one, no more,
Never Think of two, three, four;
Allah Not born and give birth none,
He is unique, Matchless and one;

ONLY ALLAH IS WORSHIPABLE

Let us adore and pray Allah
Who is our God, let us say Allah;
He is merciful, kind and almighty one,
Only Allah is worship-able, his equal none;
If we want Allah as our guide,
Then we have to be on his side;
Those who make Allah their target,
They are called Allah's favourite;

ALLAH INSPIRED PROPHETS

Allah sent pious men to show right way
They are called prophets whom we obey
In fact Allah can only be loved
When we love His prophet beloved

THE HOLY BOOK QURAN

The holy Quran is Allah last revelation.
It is superlative source of salvation.
Code of life is only Quran's presentation,
Which provides to all an open invitation;
The Holy Book is a path of salvation
For the first books it is verification.

FIVE FUNDAMENTALS OF ISLAM

In Islam five fundamentals are due
which we all should keep in view
prayer, fast, kalma, poor's due, pilgrimage
These are the fundamentals for all ages

PRAYER (AL-SALAH)

Let us pray at night and day,
Only prayer is the best way;
In prayer we can ask and say,
Allah can never be from us away;
The prayer of Muslims is matchless devotion,
If offered with full interest and notion;
We will be asked of prayer on judgment day;
Let us confirm it without any further delay;
Surely prayer is a fence for devil.
May Allah save us from each evil.

EQUALITY

None is big and none is small
Allah has equally made us all
When we pray to Allah and Bow
Then we stand in one row

PILGRIMAGE (HAJJ)

The pilgrimage is a gift of Allah indeed
Which bring the Muslims all we need
He who performs Hajj is a fortunate
He is blessed, having excellent fate

MUSLIM EQUIALITY AND BROTHER HOOD

Muslims are equal, difference is none
In Muslim brotherhood we are one
Let us on good terms with each other
And treat every one as our brother

LOVE

Indeed love is a worship not sin
with love we hearts of other's win
man who knows not love at all,
In life he will have a great fall

CHARACTER COURAGE AND FAITH.

Adversity spurs man to great deeds
And brings the will to find the way
Not only a good character he needs
Courage and faith have part to play.

HUMANITY

The house is built by arts
Home is built by hearts
The shcholar is built by college
Man is built by knowledge
The nation is built by convention
Country is built by contention
Community is built with unity
The unity is built with Humanity.

Co-Poet: BA Shad, Former Christen priest converted to Islam by Peer Shahzaman Syyed

TWIN NATURE OF HUMAN KIND

Seven firmaments of heavens are stages;
The universe was made in six ages;
In six long periods, nature ran;
in the seventh Allah moulded man;

As a vicegerent to know the reality
To attain the gnosis of Divine unity,
Whose essence is one at stage of lahut
Many attributes are at stage of Nasut

Man has twin nature, Human and divine
Like the sun and rays both shine
Neither my divinity neglectful of humanity
Not my humanity can afford my sanity
I create His essence in my knowing
His object is realised in my doing

PERFECT MAN VISION

Discover your self, If you wish to be with God
The mystery of universe is in Allah, abode
your heart has a lamp, shines like a star;
Reflect in your mirror, what a fool you are;
Neglecting yourself, being Allah's trustee;
So seek the vision of perfect man to see.

CONCEPTS OF HUMAN FAITH

He who asserts trinity is Trinitarian
He who asserts oneness is unitarion,
He who asserts duality is polytheist
He who disbelieves in One is atheist

WHAT QURAN SAYS

If you see the unity behind the multiplicity
And behinds all appearance his reality
Your knowledge is perfect "What Quran says"
As sun can't be separated from its rays.

CONCEPT OF SUFISM

He who knows himself knows God,
The heart of the believer is Allah abode;
He who protects Allah in his heart
Allah will do so Never let him apart

LOVING HEART

This world is like a crossing
Where several meet and depart
But some are such while passing
Leave a mark on the heart

TRUE LOVE

You won't delay I know you dear
But I would die before you hear
The nature will pick the pearls you shed
The tears shall prove the love of the dead

FRIENDLY ADVICE

Many pitfalls in life so deep
Always look before you leap
Take my friendly advice to keep
As you sow, so shall you reap

CONCEPT OF AHAD (ONE) ALLAH

IN ISLAMIC MYSTICISM (SUFISM)

The Mystical verses in four languages are based on LOVE for ALLAH (One Universal God) and His beloved last Prophet Muhammad admired and acclaimed by all Semitic religions, Non-Muslims Historians and Scholars like Michael H. Hart and Thomas Carlyle, La-Martine as a unique best, most influential, extra-ordinary human being in history.

The Semitic religions believing in monotheism (Unique True God) are integral part and key to mystery of human existence. The Creator of universe, the supreme Divine authority named ALLAH in Islam, Father in Christianity, ALA - HAY - NO in Judaism, Pratima - Brahma in Hinduism, AHURA - MAZDA in Zoroastrianism, Wahe-Guru in Sikhism our ultimate goal to recognize and love Him. The physiological constitution of Human kind is such that his mind accepts the existence of the supreme Maker and Creator unless conditioned to believe the contrary. The glorious Quran, a Miracle of Miracles says: `O' people come to common terms as between us and you. That we worship none but ALLAH, that we associate no partners with Him (3:64)

This concept of ALLAH is revealed in Quran Sura IKhlas (112:1-4)

ALLAH IS ONE NO MORE,
NEVER THINK TWO THREE FOUR;
ALLAH NOT BORN, GIVES BIRTH NONE
HE IS UNIQUE, MATCHLESS AND ONE

CONCEPT OF ALLAH IN CHRISTIANITY

The revelations attributed to prophet Jesus Christ who was most contemplative saintly man ever lived in this world said in the Bible (John 14:28)

My Father (ALLAH) is greater than me. I cast devils by the spirit and word which ye hear is not mine but the father (ALLAH) which has sent me (Mathew 12:28)

I have not spoken of myself but the father sent me He gave me a commandment what I should speak Jon (12:49)

I am going to depart, spirit of Truth (Ameen) the comforter, Admirable (Muhammad) will come after me he will say what father reveal upon him (Johan 18:18)

CONCEPT OF ALLAH IN JUDAISM

"Shama Israelu Adonai Ila Hayno Adna Ikhad (Words of Moses in Herbrew) Hear "o" Isrealu, The lord our God (ALLAH) is one LORD (Bible Deut 6:4)

I will raise them up a prophet (Muhammad) from among their (Arab) brothers Ishmaelite like unto thee 'O' MOSES and put my words (Iqra) in his mouth and he speak unto them all that I shall command him (Devironomy 18:18)

CONCEPT OF ALLAH AND HIS BELOVED PROPHET MUHAMMAD IN HINDUISM

The four Vedas religious scriptures of Hinduism repealed upon their messenger (one of the prophets presumably called Kashfi Nabi) Yajurveda states in chapter 3 verse 32, 33 of THAT GOD you cannot make any image there is only one ALLAH not second not at all not in the least bit

(Riqveda volume - 8 ch. 1 verse 9)

All praises are due to Him alone, there is only One God (ALLAH) Worth Him. Riqveda V. 6 Ch 45: 16)

CONCEPT OF ALLAH IN ZOROASTRIANISM

This is ancient religion strictly monotheistic. Its books Avesta and Dastar contain the name of Allah called HARA MUZDA as one creator, Almighty, Greatest God who is unborn, has no parents (Yasta 31:7-11, 14:7:33:11,45:6 similar to sura Ikhlas (112:1:4) of Quran.

CONCEPT OF ALLAH IN SIKHISM

The religion being monotheistic is off shoot of Hinduism is strictly and strongly influenced by Islam and Muslim saints The founder of religion Sikhism GURO NANAK the had saintly nature and twin faith partly in Islamic mysticism (Sufism) and partly in Hindu customs and culture. His love for prophet Muhammad and His Allah led him to visit the Holy Kaaba in Makkah and follow the teaching of Islamic Mysticism. He added mystical couplets of a Muslim saint Baba Fareed and Bhagat Kabir in his poetry (Shabid) Book Guru Granth

All religions basically exhort mankind to be righteous and eschew evil but Islam goes (the natural religion of man) goes beyond that. It guides us toward Practical ways of achieving piety, righteousness, gnosis of Allah (Isme-Azan) of Ilahe Aaley meen (الہ العالمین) (Maarift-e-Ilahi/Gnosis of God) eliminating evils and ills of society from our individual and collective lives.